روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدان خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	04:40
طلوع آفتاب	06:02
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	07:19

آج کی حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میری امت کے بگاڑ کے زمانہ میں (یعنی جب امت میں دین سے بے رغبتی اور فرائض اسلام سے غفلت کا بگاڑ ہر طرف پھیلا ہوا ہو اور کفر وشرک اور الحاد کا غلبہ دین پر عمل کرنے والوں کی زندگی دوبھر کئے ہوئے ہو) جو شخص میری سنت پر کاربند رہے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔“ (مشکوٰۃ)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 175, Wednesday- 24 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۷۵ ۞ بدھ، ۲۴ر جون، ۲۰۲۶، ۸ر محرم الحرام ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

اب مہاراشٹر میں یکساں سول کوڈ کیلئے راستہ ہو رہا ہموار

غور وخوض کے لیے کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان، بی جے پی رکن اسمبلی دیویانی نے ایوان میں کہا کہ خواتین پر مظالم روکنے کے مقصد سے مرکز نے ۳ر طلاق پر پابندی عائد کرنے والا قانون نافذ کیا ہے، اس کے باوجود مہاراشٹر میں اس قانون کا اثر دکھائی نہیں دے رہا

مہاراشٹر اسمبلی میں آج بی جے پی رکن اسمبلی دیویانی فراندے کی جانب سے ضابطہ 105 کے تحت پیش کردہ توجہ دلاؤ نوٹس پر مسلم خواتین کے تحفظ، 3 طلاق قانون کے نفاذ اور یکساں سول کوڈ (یو سی سی) کے موضوع پر بحث ہوئی۔ یعنی بی جے پی حکمراں ریاستوں کی طرح مہاراشٹر میں بھی یکساں سول کوڈ کے لیے راستہ ہموار ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ اس معاملہ میں ایوان کے اندر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان تیز وتند مباحثہ بھی دیکھنے کو ملا۔ بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر مملکت برائے داخلہ یوگیش قدم نے کہا کہ ریاستی حکومت یکساں سول کوڈ نافذ کرنے کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کرنے کے لیے ہائی کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں یک رکنی کمیٹی تشکیل دے گی۔ دوسری طرف دیویانی فراندے نے ایوان میں اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ خواتین پر مظالم کی روک تھام کے مقصد سے مرکزی حکومت نے 3 طلاق پر پابندی عائد کرنے والا قانون نافذ کیا ہے۔ اس کے باوجود مہاراشٹر میں اس قانون پر مؤثر طریقے سے عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مسلم مردوں کی جانب سے ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کے معاملات اور خواتین کو طلاق دینے کے لیے ان پر ظلم وستم کیے جانے کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مسلم خواتین پر ان کے شوہروں کی جانب سے جان لیوا حملوں کے معاملات بھی سامنے آ رہے ہیں۔ فراندے نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مسلم خواتین کے تحفظ کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں، ایسے معاملات میں فوری کارروائی کو یقینی بنایا جائے اور اس مسئلے پر حکومت اپنا واضح مؤقف پیش کرے۔ اس مسئلے پر بحث کے آغاز میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار) کے رکن اسمبلی جینت پاٹل نے توجہ دلاؤ نوٹس کی قابل سماعت حیثیت پر اعتراض کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ موضوع قواعد کے مطابق نہیں ہے۔ تاہم اسمبلی اسپیکر نے ان کا اعتراض مسترد کرتے ہوئے بحث کی اجازت دے دی۔ دیویانی فراندے کی جانب سے یہ معاملہ اٹھائے جانے کے دوران رکن اسمبلی ثنا ملک نے بھی اعتراض درج کرایا۔ انہوں نے کہا کہ تعدد ازدواج اسلام میں جائز ہے، لیکن دیگر مذاہب میں بھی اس پر عمل کیا جاتا ہے، پھر صرف مسلم برادری کو ہی نشانہ کیوں بنایا جا رہا ہے؟ اس مسئلے پر ایوان میں کچھ وقت کے لیے ہنگامہ آرائی بھی ہوئی اور اراکین کے درمیان تند وتیز جملوں کا تبادلہ دیکھنے کو ملا۔ بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر مملکت برائے داخلہ یوگیش قدم نے کہا کہ ریاستی حکومت اس معاملے کو سنجیدگی سے لے رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یکساں سول کوڈ نافذ کرنے سے متعلق مطالعہ کرنے کے لیے ہائی کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں یک رکنی کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ یہ کمیٹی مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کرے گی۔ اس کے بعد رپورٹ کی بنیاد پر آئندہ کی کارروائی اور فیصلے کیے جائیں گے۔

لکھنؤ سانحہ آتشزدگی کے بعد کانپور میں سخت کارروائی

کاکادیو کے متعدد کوچنگ اداروں پر چھاپے، ۳۰ر عمارتیں سیل

لکھنؤ کے کوچنگ ادارے میں پیش آئے المناک آتشزدگی حادثے کے بعد کانپور میں بڑے پیمانے پر جانچ مہم چلائی گئی۔ ضابطوں کی خلاف ورزی پر 30 عمارتوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے کئی کوچنگ ادارے سیل کر دیے گئے۔ لکھنؤ کے علی گنج علاقے میں پیش آئے کوچنگ ادارے کے المناک آتشزدگی حادثے کے بعد کانپور ترقیاتی اتھارٹی نے شہر کے اہم تعلیمی مرکز کاکادیو میں بڑے پیمانے پر جانچ مہم شروع کر دی ہے۔ حفاظتی انتظامات اور عمارتوں سے متعلق ضابطوں کی خلاف ورزی کے خدشات کے پیش نظر متعدد کوچنگ اداروں کا معائنہ کیا گیا اور کئی مقامات پر کارروائی کرتے ہوئے عمارتوں کو سیل کر دیا گیا۔ جانچ کے دوران کئی کوچنگ اداروں کو خالی بھی کرایا گیا۔ ایک طالب علم نے بتایا کہ اس کے بیچ میں تقریباً 40 سے 50 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ اس نے کہا کہ لکھنؤ کے حادثے میں بڑا جانی نقصان ہوا ہے اور ایسے حالات میں تمام کوچنگ اداروں کے حفاظتی انتظامات کی مکمل جانچ ضروری ہے تاکہ آئندہ کسی ناخوشگوار واقعے سے بچا جا سکے۔ ایک طالبہ نے بتایا کہ دورانِ کلاس اچانک انہیں باہر جانے کے لیے کہا گیا اور بتایا گیا کہ ادارے کو سیل کیا جا رہا ہے۔ اس کے مطابق اس کے بیچ میں تقریباً 60 طلبہ تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ طالبہ نے کہا کہ حکومت کی جانب سے اٹھائے جا رہے اقدامات درست ہیں اور اگر کسی ادارے کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ حفاظتی معیار میں کہیں نہ کہیں کمی موجود رہی ہوگی۔ طالب علم پرتومن یادو نے بھی انتظامیہ کی کارروائی کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ حفاظتی ضابطوں پر مکمل عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے کوچنگ ادارے کو سیل کیا گیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ جب متعلقہ ادارے تمام ضروری دستاویزات اور حفاظتی تقاضوں کو پورا کر لیں گے تو انہیں دوبارہ کھولنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ کانپور ترقیاتی اتھارٹی کے سکریٹری ابھے پانڈے نے بتایا کہ لکھنؤ کے حادثے کو انتہائی سنجیدگی سے لیتے ہوئے پورے اتھارٹی علاقے میں خصوصی جانچ مہم چلائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں کوچنگ ادارے چل رہے ہیں یا تہہ خانوں میں کسی قسم کی سرگرمیاں جاری ہیں، وہاں خصوصی توجہ کے ساتھ معائنہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پیر کے روز سے اب تک تقریباً 30 عمارتوں کے خلاف کارروائی کی جا چکی ہے۔ متعدد کوچنگ اداروں کو سیل کیا گیا ہے جبکہ کئی دیگر کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ نشان زد عمارتوں کے خلاف کارروائی مسلسل جاری رہے گی اور حفاظتی ضابطوں کی خلاف ورزی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔

دہلی: طوفان نے اکھاڑ دیئے کئی درخت، تیز آندھی سے نوئیڈا میں افراتفری

دہلی۔ این سی آر میں آندھی وطوفان کے باعث چند ہی منٹوں میں موسم کا مزاج مکمل طور پر تبدیل ہو گیا

دہلی–این سی آر میں منگل کی دوپہر اچانک آنے والی شدید آندھی اور طوفان نے لوگوں میں خوف وہراس پیدا کر دیا۔ تیز ہواؤں کے باعث دہلی میں کئی مقامات پر سڑک کنارے کھڑے درخت اکھڑ گئے، جبکہ نوئیڈا میں ٹین کی کئی چھتیں اڑ گئیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے موسم نے ایسا خوفناک رخ اختیار کیا کہ سڑکوں پر گاڑیوں کی رفتار تھم گئی اور لوگ محفوظ مقامات کی تلاش میں ادھر اُدھر بھاگتے نظر آئے۔ نوئیڈا میں آنے والے اس شدید طوفان نے معمولات زندگی کو بری طرح متاثر کر دیا ہے۔ دہلی–این سی آر تیز رفتار آندھی اور طوفان کے باعث چند ہی منٹوں میں موسم کا مزاج مکمل طور پر تبدیل ہو گیا۔ آسمان پر سیاہ بادل چھا گئے اور تیز ہواؤں کے ساتھ گرد وغبار کے بادل کئی کلومیٹر دور تک اڑتے دکھائی دیے۔ نوئیڈا کے شہری علاقوں سے لے کر گریٹر نوئیڈا ویسٹ، جیور، دنکور، بلاس پور اور آس پاس کے دیہی علاقوں تک آندھی کے وسیع اثرات دیکھنے میں آئے۔ تیز ہواؤں کے باعث نوئیڈا کے سیکٹر-18، سیکٹر-16 سمیت کئی علاقوں میں لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سڑک کنارے لگے متعدد درخت ٹوٹ کر گر گئے، جبکہ بعض مقامات پر ٹین کی چھتیں اور عارضی ڈھانچے بھی ہوا میں اڑ گئے۔ اچانک آنے والے طوفان سے لوگوں میں افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا اور کئی جگہوں پر آمد ورفت بھی متاثر ہوئی۔ آندھی کے ساتھ اڑنے والی گرد نے سڑکوں پر حد نگاہ کو کافی حد تک کم کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں آسمان گرد کی تہہ سے ڈھک گیا، جس کے باعث گاڑی چلانے والوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بیشتر گاڑی ڈرائیو کرنے والے سڑک کے کنارے رک کر موسم کے معمول پر آنے کا انتظار کرتے نظر آئے۔ دیہی اور کھلے علاقوں میں گرد وغبار کا اثر زیادہ نمایاں رہا، جہاں دور دور تک گرد کے بادل دکھائی دیتے رہے۔ آندھی اور طوفان کے دوران کئی علاقوں سے درختوں کی شاخیں ٹوٹنے اور املاک کو نقصان پہنچنے کے بعد متعلقہ محکمہ مسلسل صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اگر کہیں راستے بند ہوئے ہیں یا نقصان کی اطلاع ملی ہے، وہاں امدادی کارروائیوں اور معمولات کی بحالی کا کام کیا جا رہا ہے۔ اس درمیان انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ شدید آندھی کے دوران درختوں، بجلی کے کھمبوں اور کمزور تعمیرات کے قریب کھڑے ہونے سے گریز کریں اور محفوظ مقامات پر رہیں۔

کلکتہ ہائی کورٹ کے جج نے سماعت سے قبل

بی جے پی سے خاندانی تعلق ظاہر کیا، ممتا بنرجی کی انتخابی عرضی پر نوٹس جاری

کولکاتا: کلکتہ ہائی کورٹ نے سابق وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی رہنما ممتا بنرجی کی جانب سے بھوانی پور اسمبلی حلقہ کے انتخابی نتائج کو چیلنج کرنے والی عرضی پر ابتدائی سماعت کرتے ہوئے مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ سوبندو ادھیکاری سے جواب طلب کیا ہے۔ سماعت کے دوران جسٹس گورانگ کانت نے غیر معمولی شفافیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ انکشاف بھی کیا کہ ان کے بڑے بھائی بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی ترجمان ہیں اور اس وجہ سے اس معاملے میں کسی فریق کو اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ پیشگی طور پر اپنی رائے ظاہر کر سکتا ہے۔ بار اینڈ بنچ کی رپورٹ کے مطابق جسٹس گورانگ کانت نے کہا کہ وہ مکمل انکشاف کے بعد ہی معاملے کی سماعت کریں گے تاکہ بعد میں کسی قسم کا اعتراض پیدا نہ ہو۔ ممتا بنرجی کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل کلیان بندوپادھیائے نے عدالت کو بتایا کہ انہیں جج کی سماعت پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور انہیں عدالت پر مکمل اعتماد ہے۔ اس کے بعد انہوں نے عرضی کے نکات پر تفصیلی دلائل پیش کیے۔ عدالت نے ابتدائی طور پر یہ قرار دیا کہ عوامی نمائندگی قانون کے تحت دائر کی گئی عرضی قانونی تقاضوں کے مطابق ہے، اس لیے اسے اس مرحلے پر خارج کرنے کی کوئی بنیاد موجود نہیں۔ عدالت نے مدعا علیہان کو چار ہفتوں کے اندر جواب داخل کرنے کی ہدایت دی، جبکہ اس کے بعد جواب الجواب داخل کرنے کے لیے مزید چار ہفتوں کی مہلت دی گئی ہے۔ مقدمے کی آئندہ سماعت 12 ہفتوں بعد مقرر کی گئی ہے۔ ممتا بنرجی نے اپنی عرضی میں الزام عائد کیا ہے کہ بھوانی پور اسمبلی حلقہ میں ووٹوں کی گنتی کے دوران سنگین بے ضابطگیاں ہوئیں۔ ان کے وکیل نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ متعلقہ ریٹرننگ افسر مفادات کے تصادم کے باوجود تعینات کیا گیا تھا اور اس افسر کے خلاف پہلے بھی متعدد شکایات سامنے آ چکی ہیں۔ عرضی میں یہ الزام بھی شامل ہے کہ خصوصی نظر ثانی کے عمل (ایس آئی آر) کے دوران بڑی تعداد میں ووٹروں کے نام انتخابی فہرستوں سے غیر قانونی طور پر حذف کیے گئے۔ عدالت نے اہم حکم جاری کرتے ہوئے بھوانی پور حلقہ کے تمام پولنگ مراکز میں استعمال ہونے والی الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں، ووٹر ویریفائی ایبل پیپر آڈٹ ٹریل مشینوں اور ووٹوں کی گنتی کے مرکز کی نگرانی کیمروں کی تمام ریکارڈنگ محفوظ رکھنے کی ہدایت دی ہے۔

مرکزی وزیر جارج کورین نے

راجیہ سبھا کی میعاد ختم ہونے کے بعد استعفیٰ دے دیا

نئی دہلی: کورین مرکزی وزیر مملکت برائے اقلیتی امور اور ماہی پروری، حیوانات اور ڈیری کے وزیر تھے۔ مرکزی وزیر اور کیرالہ سے بی جے پی کے تجربہ کار رہنما جارج کورین نے منگل 23 جون کو اپنی راجیہ سبھا کی میعاد ختم ہونے کے بعد یونین کونسل آف منسٹرس سے استعفیٰ دے دیا۔ کورین (65) مرکزی وزیر مملکت برائے اقلیتی امور اور ماہی پروری، حیوانات اور ڈیری کے لیے بھی تھے۔ راشٹرپتی بھون کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ صدر دروپدی مرمو نے کورین کا استعفیٰ قبول کر لیا ہے۔ بی جے پی نے حالیہ راجیہ سبھا انتخابات میں کورین کو دوبارہ نامزد نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا، جن کی میعاد 21 جون کو ختم ہوئی تھی۔ وہ اگست 2024 میں مدھیہ پردیش سے مرکزی وزیر جیوتی رادتیہ سندھیا کی خالی کردہ نشست کی بقیہ مدت کے لیے راجیہ سبھا کے لیے بلا مقابلہ منتخب ہوئے تھے۔ سندھیا، جو اس وقت مواصلات کے مرکزی وزیر ہیں اور شمال مشرقی خطے کی ترقی کے وزیر بھی ہیں، جون 2024 میں مدھیہ پردیش کے گونا حلقہ سے لوک سبھا کے لیے منتخب ہوئے تھے۔ منگل کو جاری کردہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ صدر ہند نے، جیسا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے مشورے پر، آئین کے آرٹیکل 75 کی شق (2) کے تحت فوری اثر کے ساتھ، یونین کونسل آف منسٹرس سے کورین کا استعفیٰ قبول کر لیا ہے۔ شق میں لکھا گیا ہے کہ ”وزیر صدر کی خوشنودی کے دوران عہدہ سنبھالیں گے۔“ سابق اقلیتی امور کے وزیر مختار عباس نقوی نے بھی اپنی راجیہ سبھا کی مدت پوری ہونے سے ایک دن قبل جولائی 2022 میں مرکزی کابینہ سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ مرکزی وزیر جارج کورین نے راجیہ سبھا کی میعاد ختم ہونے کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے، کیونکہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے انہیں دوبارہ ایوانِ بالا (راجیہ سبھا) کے لیے نامزد نہیں کیا تھا۔

راجستھان: انسٹاگرام پر آر ایس ایس مخالف

ویڈیو پوسٹ کرنے والا شخص گرفتار، پولیس کی زیادتی پر تنازع

ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے چودھری کی حراست کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھاتے ہوئے پوچھا کہ ”کیا اب اس ملک میں آر ایس ایس پر تنقید کرنا جرم بن گیا ہے؟“ انہوں نے فون ضبط کرنے کو ”سراسر آمریت“ قرار دیا۔ راجستھان میں انسٹاگرام پر آر ایس ایس مخالف ویڈیو پوسٹ کرنے والے ۲۵ سالہ کنٹینٹ کریئٹر نوین چودھری کی گرفتاری پر سیاسی تنازع کھڑا ہو گیا ہے۔ چودھری نے اپنے انسٹاگرام پیج ”جھنجھنو ایکسپریس“ (Jhunjhunu Express)، جس کے ۱۱ ہزار سے زائد فالوورز ہیں، پر پوسٹ کردہ ایک ویڈیو میں مبینہ طور پر ہندوتوا تنظیم پر نوجوانوں میں ”نفرت کے بیج“ بونے کا الزام لگایا تھا۔ ویڈیو میں ایک کھیل کے میدان میں بچوں کے دو گروہ دکھائے گئے تھے، ایک باسکٹ بال کورٹ پر اسکیٹنگ کر رہا تھا اور دوسرا معمر افراد کے ساتھ تھا جو آر ایس ایس کارکنوں کے طرز کے لباس میں ملبوس تھے۔ چودھری نے بتایا کہ سائبر پولیس نے اتوار کی صبح انہیں فون کرنا شروع کیا اور ویڈیو ڈیلیٹ کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہیں انسٹاگرام اور وہاٹس ایپ پر دھمکی آمیز پیغامات بھی موصول ہوئے۔ صبح ۹ سے ۱۰ بجے کے قریب پانچ سے دس پولیس گاڑیاں ان کی رہائش گاہ پر پہنچی اور اہلکاروں نے ان کا فون چھین لیا اور انہیں اس طرح گھسیٹتے ہوئے لے گئے جیسے وہ کسی دہشت گرد کو گرفتار کرنے آئے ہو۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ پولیس وین کے اندر ان کے ساتھ تقریباً ۳۰ منٹ تک مار پیٹ کی گئی جبکہ اہلکاران سے بار بار آر ایس ایس کے بارے میں ان کی معلومات کے متعلق سوالات کرتے رہے۔ انہیں صبح ۱۰:۳۰ بجے سے رات ۸ بجے تک کھانے، پانی، بیت الخلا کی سہولت کے بغیر ایک الگ تھلگ سیل میں رکھا گیا۔ انہیں پیر کی صبح تقریباً ۱۱:۳۰ بجے رہا کیا گیا اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کی کچھ سوشل میڈیا پوسٹس کو ڈیلیٹ کر دیا گیا تھا۔ کوتوالی کے ایس ایچ او شرون کمار میل نے کہا کہ پولیس نے یہ کارروائی چودھری کی جانب سے انتشار پھیلانے اور امنِ عامہ کو خراب کرنے کی شکایتیں موصول ہونے کے بعد کی۔ انہوں نے تشدد کے الزامات کو ”جھوٹا“ قرار دے کر مسترد کر دیا۔ ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے چودھری کی حراست کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھاتے ہوئے پوچھا کہ ”کیا اب اس ملک میں آر ایس ایس پر تنقید کرنا جرم بن گیا ہے؟“

مختصر مگر اہم خبریں

صدر مرمو آج پدم ایوارڈ ۲۰۲۶ر سے نوازیں گے

نئی دہلی: صدر دروپدی مرمو منگل 23 جون کو نئی دہلی کے راشٹرپتی بھون میں سول انویسٹیچر تقریب-II میں 2026 کے پدم ایوارڈز پیش کریں گے، جس میں سابق مرکزی وزیر شیبو سورین، ٹینس اسٹار وجے امرتراج، اداکار مموٹی اور گلوکارہ الکا یاگنک 65 ایوارڈز میں شامل ہوں گے۔ نائب صدر C.P. شام 5 بجے شروع ہونے والی تقریب

میں رادھا کرشنن، وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ اور تعاون کے وزیر امیت شاہ، مرکزی وزراء اور دیگر معززین بھی شرکت کریں گے۔ دوسری سول انویسٹیچر تقریب میں صدر جمہوریہ 65 پدم ایوارڈز سے نوازیں گے، جن میں دو پدم وبھوشن، سات پدم بھوشن اور 56 پدم شری شامل ہیں۔ صدر مرمو نے 25 مئی کو پہلی سول انویسٹیچر تقریب میں دو پدم وبھوشن، چھ پدم بھوشن اور 57 پدم شری سمیت 65 پدم ایوارڈز سے نوازا تھا۔ ملک کے اعلیٰ ترین شہری اعزازات میں سے ایک پدم ایوارڈز تین زمروں میں دیئے جاتے ہیں، یعنی پدم وبھوشن، پدم بھوشن اور پدم شری۔ یہ ایوارڈ مختلف شعبوں/سرگرمیوں کے شعبوں میں دیئے جاتے ہیں، جن میں آرٹ، سماجی کام، عوامی امور، سائنس اور انجینئرنگ، تجارت اور صنعت، طب، ادب اور تعلیم، کھیل اور سول سروس شامل ہیں۔ ’پدم وبھوشن‘ غیر معمولی اور ممتاز خدمات کے لیے دیا جاتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کی ممتاز خدمات کے لیے ’پدم بھوشن‘ اور کسی بھی شعبے میں ممتاز خدمات کے لیے ’پدم شری‘۔ ایوارڈز کا اعلان ہر سال یوم جمہوریہ کے موقع پر کیا جاتا ہے۔ جبکہ سابق مرکزی وزیر اور جھارکھنڈ مکتی مورچہ (جے ایم ایم) کے بانی شیبو سورین کو بعد از مرگ پدم بھوشن، پی نارائنن اور جسٹس (ریٹائرڈ) کے ٹی کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ تھامس کو بالترتیب ادب اور تعلیم اور عوامی امور کے لیے پدم وبھوشن سے نوازا جائے گا۔ دیگر ایوارڈز میں پدم بھوشن ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں شامل ہیں: وجے امرتراج، ایس کے ایم۔ مائلا نندھن، مموٹی، ویلیلی ٹیسن، دتا تریڈ ونوری اور الکا یاگنک۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں کی فہرست میں دو امریکی، ایک روسی اور ایک جارجیا کا شہری شامل ہے۔ امریکہ کے ڈاکٹر دتا تریڈ ونوری کو میڈیسن کے شعبے میں پدم بھوشن سے نوازا جائے گا۔ پروفیسر پرتیک شرما کو میڈیسن کے لیے پدم شری سے نوازا جائے گا۔ روس کی لیوڈ میلا کھوکھلووا کو ادب اور تعلیم میں پدم شری کے لیے چنا گیا ہے۔ جارجیا کے ولادیمر میستویریشولی کو بعد از مرگ کھیلوں کے لیے پدم شری سے نوازا جائے گا۔ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ مغربی بنگال سے تعلق رکھنے والے پروفیسر مہندر ناتھ رائے کو سائنس اور انجینئرنگ کے شعبے میں پدم شری کے لیے چنا گیا ہے۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے آج نئی دہلی کے راشٹرپتی بھون میں منعقدہ دوسری سول انویسٹیچر تقریب میں 65 شخصیات کو پدم ایوارڈز 2026 سے نوازا ہے۔ ان انعامات میں 2 پدم وبھوشن، 7 پدم بھوشن اور 56 پدم شری شامل ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ سمیت کئی اہم رہنماؤں نے اس باوقار تقریب میں شرکت کی۔ مشہور ملیالم اداکار مموٹی، معروف گلوکارہ الکا یاگنک اور ٹینس اسٹار وجے امرت راج کو پدم بھوشن ایوارڈ دیا گیا۔ سیاست داں شیبو سورین کو بعد از مرگ یہ اعزاز ملا۔

ایبولا بحران: کمیونٹی ٹرانسمیشن‘ کے باعث ۳۰ر لاکھ بچوں کی صحت خطرے میں، یونیسیف نے جاری کیا الرٹ

یونیسیف نے وارننگ دی ہے کہ جمہوریہ کانگو (ڈی آر سی) کے تقریباً 29.5 لاکھ بچوں اور نوعمروں کی صحت شدید خطرے میں ہے، ایبولا کی اس وبا کیلئے ’بونڈی بوگیو اسٹرین‘ کو ذمہ دار مانا جا رہا ہے

ایبولا عالمی سطح پر صحت کے لیے سنگین خطرہ بنا ہوا ہے۔ 15 مئی کو وبا کے باضابطہ اعلان کے بعد اب کیسز کی تعداد بڑھ کر 1048 ہو گئی ہے، جس میں 267 افراد کی اموات بھی شامل ہیں۔ اتوار تک کے اعداد وشمار کے مطابق 371 مریض آئیسولیشن یا اسپتال میں داخل ہیں، جبکہ 112 افراد ٹھیک ہو گئے ہیں۔ شرح اموات مجموعی طور پر 25.5 فیصد ہے۔ ایبولا کی رپورٹس پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ تصدیق شدہ کیسز کی تعداد میں ہر ہفتہ اضافہ ہو رہا ہے، جو کمیونٹی ٹرانسمیشن کا اشارہ ہے۔ ماہرین نے وارننگ دی ہے کہ اگر عوامی صحت کے اقدامات فوری طور پر نافذ نہ کیے گئے تو انفیکشن کا پھیلاؤ مزید تیز ہو سکتا ہے۔ ایبولا کے بڑھتے ہوئے کیسز کو دیکھتے ہوئے بچوں کی زندگیاں بچانے اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے وقف تنظیم یونیسیف نے بھی الرٹ جاری کیا ہے۔ یونیسیف نے وارننگ دی ہے کہ جمہوریہ کانگو (ڈی آر سی) کے تقریباً 29.5 لاکھ بچوں اور نوعمروں کی صحت شدید خطرے میں ہے۔ ایبولا کی اس وبا کے لیے ’بونڈی بوگیو اسٹرین‘ کو ذمہ دار مانا جا رہا ہے۔ اس اسٹرین سے بچاؤ کے لیے فی الحال کوئی ویکسین یا پھر مؤثر علاج نہیں ہے۔ نیوز ایجنسی ’سنہوا‘ کے مطابق جمعہ کو اقوام متحدہ کے انسانی ہمدردی کے کارکنان نے وارننگ دی تھی کہ کانگو میں بے گھر افراد کے کیمپوں میں زیادہ بھیڑ اور صاف صفائی میں کمی کی وجہ سے ایبولا پھیلنے کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ اقوام متحدہ کا دفتر برائے رابطہ انسانی امور (او سی ایچ اے) نے بتایا کہ 70.2 لاکھ سے زائد افراد (جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے ہیں) نے صوبہ اتوری کے 60 سے زائد مقامات پر پناہ لے رکھی ہے۔ ان میں سے کئی مقامات پر پانی، صفائی ستھرائی اور صحت کی مناسب سہولیات تک رسائی حاصل نہیں ہے۔ تازہ ترین رپورٹس کے مطابق اتوری کی راجدھانی ’بونیا‘ کے 2 کیمپوں میں کم از کم 13 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔ طبی ٹیمیں فوری طور پر اس بات کی جانچ کر رہی ہیں کہ کیا یہ اموات ایبولا کی وجہ سے ہوئی ہیں؟ اپریل کے بعد سے شہر کے آس پاس قائم کیمپوں میں کم از کم 62 اموات ہو چکی ہیں۔ اس دوران یونیسیف نے متاثرہ علاقوں میں بچوں کی صحت کے حوالے سے گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ 22 جون کو جاری کردہ ایک بیان میں یونیسیف نے خبردار کیا کہ 31 متاثرہ علاقوں میں رہنے والے 18 سال یا اس سے کم عمر کے تقریباً 29.5 لاکھ بچے اور نوعمر شدید خطرے میں ہیں۔ یہ تعداد وہاں کی کل آبادی کا تقریباً 54 فیصد بنتی ہے۔ ان بچوں کو نہ صرف ایبولا وائرس سے خطرہ ہے، بلکہ صحت کی خدمات اور دیگر ضروری سہولیات میں رکاوٹ کی وجہ سے بھی شدید نقصانات کا سامنا ہے۔ 19 جون تک دستیاب اعداد وشمار کے مطابق ایبولا کے کل تصدیق شدہ کیسز میں تقریباً 15 فیصد بچے اور نوعمر ہیں، جبکہ اس بیماری سے ہونے والی تصدیق شدہ اموات میں بچوں کی تعداد 25 فیصد سے زیادہ ہے۔ سب سے تشویشناک بات یہ ہے کہ جن بچوں اور نوعمروں میں ایبولا کی تصدیق ہوتی ہے، ان کی موت کا خطرہ بالغوں کے مقابلے میں تقریباً دوگنا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ یہ وبا کم عمر افراد پر کہیں زیادہ سنگین اثرات ڈال رہی ہے۔ ایبولا کی وجہ سے پیدا ہونے والے ناموافق حالات میں ہنگامی اقدامات کے لیے یونیسیف اگلے 6 ماہ کے لیے ابتدائی طور پر 07.7 کروڑ امریکی ڈالر کا مطالبہ کر رہا ہے۔

منشیات سے پاک ممبئی اور مہاراشٹر وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس پرعزم

مہاراشٹر اسمبلی میں ڈرگس کے خلاف مختلف سوالات پر وزیر اعلیٰ کا دعوی، اپوزیشن کا ایوان سے واک آوٹ

ممبئی :(اسٹاف رپورٹر)مہاراشٹر اسمبلی کے دوسرے روز اپوزیشن نے اسمبلی سے واک آوٹ کرکے کام کاج میں عدم موجودگی درج کروائی دوسری جانب عوامی مسائل پر سوال اور جواب کے دوران وزیر اعلی نے ڈرگس سے پاک ممبئی اور مہاراشٹر کے اپنے عزم مصمم کو دہرایا۔آج وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے ڈرگ مافیا کے خلاف پوچھے گئے مختلف سوالات پر تفصیلات پیش کیں۔فڑنویس نے واضح کیا کہ حکومت ممبئی اور مہاراشٹر کو منشیات سے پاک بنانے کیلئے پرعزم ہے۔وزیر اعلی نے آج ایوان میں اعداد وشمار کے ساتھ یہ معلومات پیش کیں۔اپوزیشن نے اعتراض کیا۔ پولیس پر سنگین الزامات لگائے گئے ۔وزیر اعلی فڑنویس نے اس کا تفصیلی جواب دیا۔ ریاست میں چار مہینوں میں 254 کروڑ روپے کی منشیات ضبط کی گئی ہیں۔حکومت نے اسمبلی کو بتایا کہ ریاست میں چار مہینوں میں 254 کروڑ روپے کی منشیات ضبط کی گئی ہیں۔ جنوری سے اپریل 2026 تک ریاست میں منشیات رکھنے کے 142,1 کیس درج کیے گئے۔ حکومت نے اسمبلی کو بتایا کہ اس آپریشن میں 626,1 ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے اور 53.254 کروڑ روپے کی منشیات ضبط کی گئی ہیں۔ وزیر اعلی نے بتایا کہ منشیات کے استعمال کے خلاف 3,199 اقدامات درج کیے گئے ہیں۔ اینٹی نارکوٹکس ٹاسک فورس (اے این ٹی ایف) کے تمام سات یونٹ ممبئی سمیت ریاست بھر میں انسداد منشیات کی کارروائیوں کے لیے کام کر رہے ہیں۔ سال 2025 میں، اے این ٹی ایف اور پولیس نے مل کر 523.17 کروڑ روپے کی منشیات کو تباہ کیا۔ فڑنویس نے کہا کہ منشیات کی اسمگلنگ اور فروخت کے سلسلے میں حکومت کی زیرو ٹالرنس پالیسی ہے اور قصوروار پائے جانے والے پولیس افسران اور ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کی بھی ہدایت دی گئی ہے۔ منشیات سے پاک ممبئی مہم: پولیس بڑے پیمانے پر ہفتہ وصولی میں ملوث پائی گئی ہے۔ ایسے پولیس اہلکاروں کے خلاف براہ راست کارروائی کی جائے۔ شرد پوار این سی پی لیڈر جینت پاٹل نے الزام لگایا کہ ہمیں آن لائن منشیات فراہم کی جارہی ہے۔ اس دوران لیڈر جتیندر اوہاد نے الزام لگایا کہ منشیات کا ریکیٹ پولیس کی ملی بھگت سے چل رہا ہے۔ ہم ہمیشہ ایوان میں منشیات پر بحث کرتے ہیں۔ منشیات فروخت ہونے والی جگہوں کے بارے میں پولیس کو اطلاع دینے پر بھی کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ سنیل پربھو نے الزام لگایا کہ آج گلیوں میں منشیات فروخت ہو رہی ہیں۔ ریاست میں یہ ایک سنگین جرم ہے۔ محکمہ نارکوٹکس کیا کر رہا ہے؟ جینت پاٹل نے مطالبہ کیا کہ ہماری پولیس کو ان جگہوں پر بھیجا جائے جہاں ریاست سے باہر کی بندرگاہوں پر منشیات پائی جاتی ہیں۔ حکومت نے بتایا کہ مہم اور منشیات سے پاک آگاہی کے لیے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ ایسے معاملات میں قصوروار پائے جانے والے تمام پولیس والوں کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ ہم نے نارکوٹکس ڈپارٹمنٹ کو توسیع دی ہے۔ ہم ہر تھانے میں ایک محکمہ قائم کر رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ اچھے افسران کو اینٹی نارکوٹکس فورس میں تفویض کیا جائے۔ وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے بتایا کہ میں اب ہر روز نارکوٹکس پر تفصیل طلب کی جائے گی ۔منشیات کے سرغنہ سلیم ڈولا کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ ستارہ میں بھی ایک فیکٹری ملی ہے اور وہ ان کی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ممبئی پولیس کی کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ممبئی پولیس نے مختلف ریاستوں میں جا کر منشیات کو تباہ کیا ہے۔ ہم نے ممبئی کے 3000 اسکولوں اور کالجوں میں پروگرام شروع کیے ہیں۔ ہم منشیات سے پاک زندگی گزارنے کی مہم چلا رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے یقین دلایا کہ منشیات کے بارے میں معلومات فراہم کرنے والوں کو ہم انعامات دیں گے۔

طلاق ثلاثہ اور یکساں سول کوڈ پر مہاراشٹر اسمبلی میں ہنگامہ

قرآن و شریعت کے نفاذ کا ثنا ملک کا مطالبہ، بی جے پی چراغ پا، تعداد ازدواج پر پاکستان کی مثال پیش کرنے پر ایوان میں ثنا ملک کا جارحانہ انداز

ممبئی :(اسٹاف رپورٹر)مہاراشٹر قانون ساز اسمبلی میں اس وقت ہنگامہ برپا ہوگیا، جب طلاق ثلاثہ اور یکساں سول کوڈ مساوی قانون یو سی سی پر بحث شروع تھی، اس دوران این سی پی اجیت پوار گروپ کی لیڈر اور رکن اسمبلی ثنا ملک نے جارحانہ انداز میں کہا کہ تعداد ازدواج صرف مسلمانوں میں ہی عام نہیں ہے دیگر مذاہب میں بھی یہ عام ہے صرف مسلمان کو نشانہ بنایا جارہا ہے اس پر بی جے پی ہنگامہ آرائی کرتے ہوئے کہا کہ ملک آئین دستور سے چلے گا قرآن یا شریعت سے نہیں۔ قانون ساز اسمبلی کے مانسون اجلاس کے دوسرے دن، تین طلاق، تعداد ازدواج اور یکساں سول کوڈ (یو سی سی) جیسے انتہائی حساس مسائل پر حکمراں اور حزب اختلاف کے اراکین اسمبلی کے درمیان نوک جھونک ہوئی ۔بی جے پی ایم ایل اے دیویانی فراندے نے یکساں سول کوڈ پر سوال اٹھایا اس دوران این سی پی (اجیت پوار گروپ) کی ایم ایل اے ثنا ملک نے جارحانہ رویہ اختیار کیا دیویانی نے یہاں یو سی سی کے نفاذ کا مطالبہ کیا توجہ طلب نوٹس کے عرفت بی جے پی ایم ایل اے دیویانی نے طلاق ثلاثہ کا مسئلہ پیش کیا تین طلاق اور تعداد ازدواج کی وجہ سے مسلم خواتین کے ساتھ بڑی ناانصافی ہورہی ہے۔صرف پاکستان ہی تعداد ازدواج کا پابند ہے، لیکن ہندوستان میں ایسا نہیں ہے۔ ریاستی حکومت یکساں سول کوڈ کو کب نافذ کرے گی؟ یہ سوال کیا جس پر وزیر مملکت داخلہ یوگیش کدم نے یو سی سی کے لیے کمیٹی تشکیل سے متعلق تفصیل بتائی اور کہا کہ سرکار کا موقف اس میں واضح ہے، ریاستی حکومت یکساں سول کوڈ (یو سی سی) کے نفاذ سے متعلق مثبت طریقے پر کام کر رہی ہے وزیر اعلیٰ نے قانونی مسودہ بھی تیار کرلیا ہے ہائی کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج کی صدارت میں ایک کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس کی رپورٹ آنے کے بعد، یو سی سی کے نفاذ کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔ایک بار جب یو سی سی نافذ ہوجائے گا، تو یہ ملک کے ہر شہری پر یکساں طور پر قانون نافذ ہوگا۔اس لیے کثرت ازدواج اور تعداد ازدواج پر پابندی ہوگی۔ مسلمان قرآن وسنت پر عمل کرتا ہے وہ شریعت کا پابند ہے۔ایم ایل اے ثنا ملک، نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے جارحانہ رخ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان قرآن سنت اور شریعت پر عمل پیرا ہے اور بی جے پی کو کرارا جواب دیتے ہوئے کہا کہ بی جے پی اور اراکین کہتے ہیں کہ پاکستان میں فلاں قانون نافذ ہے تو پاکستان کوئی منفرد کام نہیں کرتا وہ قرآن وحدیث پر کاربند ہے قرآنی تعلیمات کو ہی وہ نافذ کرتا ہے اس لئے میں مطالبہ کرتی ہوں کہ یہاں بھی قرآنی تعلیمات پر عمل کیا جائے کیا صرف مسلمان مرد ہی ایک سے زیادہ شادی کرتے ہیں؟ تعداد ازدواج دوسرے مذاہب میں موجود ہے۔فرق یہ ہے کہ صرف مسلم مذہب میں ہی تعداد ازدواج کے لیے یکساں اصول وضوابط ہیں۔ثناء ملک نے کہا،"طلاق حسن اور طلاق احسن وہ اقسام ہیں جن کی ہم پیروی کرتے ہیں۔لیکن طلاق بدعت بذات خود ایک الگ ثقافتی عمل ہے۔

مہاراشٹر آر ٹی آئی قوانین کی ترامیم واپس نہ لینے پر بھوک ہڑتال: انا

انا ہزارے نے مہاراشٹر آر ٹی آئی قوانین کی ترامیم واپس نہ لینے پر ۵ر جولائی سے بھوک ہڑتال کی دھمکی دی ہے

معروف سماجی کارکن انا ہزارے نے مہاراشٹر رائٹ ٹو انفارمیشن (آر ٹی آئی) قوانین ۲۰۲۶ء کی مخالفت کی ہے اور خبردار کیا ہے کہ اگر ریاستی حکومت نے ان ترامیم کو واپس نہ لیا جنہیں وہ شفافیت کے قانون کو کمزور کرنے والا قرار دیتے ہیں، تو وہ ۵ر جولائی سے غیر معینہ مدت کے لیے بھوک ہڑتال شروع کر دیں گے۔ ہزارے کا الزام ہے کہ نئے قوانین کے تحت متعارف کرائی گئی متعدد دفعات معلومات کے حق کے قانون کی روح کو مجروح کرتی ہیں اور شہریوں کے لیے سرکاری اداروں سے معلومات حاصل کرنا مزید مشکل بنا دیتی ہیں۔منگل کو نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر ۲۴ر جون کو بات چیت طے ہے اور اس کے بعد کارروائی کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ ہزارے نے کہا،"تمام فیصلے پرسوں شام ۴ر بجے لیے جائیں گے۔ اگر قانون کو کمزور کرنے کا ارادہ نہ ہوتا تو ایسے مضحکہ خیز قوانین کیوں بنائے جاتے؟ میں نے ۱۹۹۸ء، ۲۰۰۱ء، ۲۰۰۴ء اور ۲۰۰۶ء میں آر ٹی آئی پر تحریکیں چلائیں۔ اگر پرسوں کی گفتگو میں ہمارے مسائل کا حل نکل آیا تو ہڑتال منسوخ کر دی جائے گی؛ بصورت دیگر تحریک ہوگی۔" انا ہزارے کی جن دفعات کی مخالفت ہے ان میں آر ٹی آئی درخواست کی فیس کو ۱۰ر روپے سے بڑھا کر ۳۰ر روپے کرنا بھی شامل ہے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کو لکھے گئے خط میں، سماجی کارکن نے فیس میں اضافے کے پیچھے منطق پر سوال اٹھایا اور استدلال کیا اگر ۲۰ر سال بعد فیس میں اضافہ کیا جاتا ہے تو معلومات دینے سے انکار کرنے والے افسران پر جرمانے بھی بڑھائے جائیں۔اس کے علاوہ ہزارے نے آر ٹی آئی درخواست دیتے وقت درخواست گزاروں کے لیے شناختی ثبوت جمع کروانا لازمی قرار دینے کی شرط پر بھی اعتراض کیا ہے۔ان کے مطابق، یہ شق آر ٹی آئی قانون کے مقصد کے خلاف ہے، جس کے تحت شہریوں کو اپنی ذاتی تفصیلات ظاہر کرنے یا یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ معلومات کیوں حاصل کر رہے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ اس طرح کی شرائط مخبروں اور کارکنوں کو ممکنہ خطرات سے دوچار کر سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں سماجی کارکن نے مہاراشٹر آر ٹی آئی قوانین ۲۰۲۶ء کے تحت متعارف کرائی گئی کئی دیگر دفعات پر بھی اعتراضات اٹھائے ہیں۔ان میں ایک موضوع، ایک درخواست کا اصول، آر ٹی آئی درخواستوں کے لیے لفظوں کی حد، اور درخواست گزار کی وفات کی صورت میں درخواستوں کو بند کرنے کی اجازت دینے والی دفعات شامل ہیں۔ ہزارے نے ان قوانین پر بھی تنقید کی ہے جو سماعتوں کے دوران درخواست گزاروں کی غیر موجودگی میں اپیلیں مسترد کرنے کی اجازت دیتے ہیں اور ان دفعات پر جو انفارمیشن کمیشن کے سامنے قانونی نمائندگی کو محدود کرتی ہیں۔انہوں نے بار بار درخواست دینے سے متعلق اقدامات کی بھی مخالفت کی، یہ استدلال کرتے ہوئے کہ یہ شہریوں کو اپ ڈیٹ یا مکمل معلومات حاصل کرنے سے روک سکتے ہیں۔

مانخورد شیواجی نگر کے ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی کو

مہاتما پھولے اعزاز میں حیات وخدمات ایوارڈ سے نوازا گیا

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) مانخورد۔شیواجی نگر کے ایم ایل اے کو بابائے قوم مہاتما جیوتی راؤ پھولے کی دوصد سالہ پیدائش کے موقع پر منعقدہ مہاتما پھولے سمان تقریب میں باوقار جیون گورو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز انہیں سماجی انصاف، اور سماجی خدمت کے میدان میں ان کی مسلسل خدمات پر تفویض کیا گیا۔ایوارڈ کو قبول کرتے ہوئے ایم ایل اے نے کہا کہ یہ اعزاز ان کیلئے ایک بڑی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ باعث افتخار بھی ہے۔ بابائے قوم مہاتما جیوتی راؤ پھولے کی پیدائش دوصد سالہ مہوتسو کمیٹی سے اظہار تشکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، میں کمیٹی کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس اعزاز کے قابل سمجھا۔ میں دل سے کپل پاٹل جی، دنیشور مہاراو جی، ڈاکٹر ظہیر قاضی، کپل پاٹل جی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ابرہانی صاحب اور اس تنظیم سے وابستہ تمام معزز ممبران کا بھی مشکور ہوں ۔مہاتما جیوتی راؤ پھولے، کرانتی جیوتی ساوتری بائی پھولے اور فاطمہ شیخ کے اپنے اسمبلی حلقہ مانخورد شیواجی نگر میں عظیم الشان حصار کی تخلیق کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ یہ ان کے عظیم نظریات کو عوام تک پہنچانے کی ایک عاجزانہ کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سماجی انصاف، مساوات، اور بھائی چارے کے راستے پر چلتے ہوئے، پسماندہ اور کمزور طبقات کے حقوق اور انصاف کی جنگ لڑ رہے ہیں، ہم ان کے نظریے کو اپنا رہنما سمجھ کر معاشرے کی خدمت کرتے رہیں گے۔اس وقت سماج میں نفرت پھیلانے کی کوششوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسے مشکل وقت میں ہمیں مہاتما پھولے جی کے دکھائے گئے ہندو مسلم اتحاد، باہمی بھائی چارے اور انسانیت کے راستے پر چلتے ہوئے ملک کو مضبوط کرنا ہے، یہی ان کی جدوجہد اور نظریات کو حقیقی خراج عقیدت ہوگا۔انہوں نے واضح کیا کہ یہ ایوارڈ ان کے لیے صرف ایک اعزاز نہیں ہے بلکہ عوامی خدمت اور سماجی ہم آہنگی کے لیے مزید لگن کے ساتھ کام کرنے کی تحریک ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اس پروقار تقریب میں صحافت، ادب، نظریاتی، تعلیمی اور سماجی شعبوں میں بہترین خدمات انجام دینے والی دیگر شخصیات کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ایم ایل اے نے تمام معززین کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ مانخورد شیواجی نگر (ممبئی) کے ایم ایل اے اور سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر ابو عاصم اعظمی کو سماجی اور سیاسی خدمات کے اعتراف میں مہاتما پھولے اعزاز کے تحت حیات وخدمات ایوارڈ سے نوازا جانا ان کے حامیوں اور حلقے کے عوام کے لیے ایک بڑی مسرت کی بات ہے۔ابو عاصم اعظمی کو یہ ایوارڈ ملنے کی اہمیت اور ان کی سیاسی وسماجی خدمات کا جائزہ درج ذیل نکات کے ذریعے لگایا جاسکتا ہے۔ یہ ایوارڈ مہاراشٹر کے عظیم مصلح اور پسماندہ طبقات کے حقوق کے علمبردار مہاتما جیوتی راؤ پھولے کے نام پر دیا جاتا ہے۔ یہ اعزاز ان شخصیات کو پیش کیا جاتا ہے جنہوں نے معاشرے کے غریب، کمزور اور اقلیتی طبقات کی فلاح وبہبود کے لیے طویل عرصے تک جدوجہد کی ہو۔ انہوں نے اپنے حلقے میں پینے کے صاف پانی، سڑکوں، صحت کی سہولیات اور غریب بچوں کے لیے تعلیم کی فراہمی جیسے بنیادی مسائل پر مستقل آواز اٹھائی ہے۔

محرم الحرام جنوبی ممبئی میں پولیس الرٹ

عزاداری کے دوران مسلکی تصادم کا خطرہ، پولیس کا روٹ مارچ

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) محرم الحرام کے پیش نظر جنوبی ممبئی میں سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں یہاں کھڈے کی باڑی، پٹھان واڑی، مغل مسجد سے جلوس عزاداری نکالا جاتا ہے جس کے سبب شیعہ سنی تصادم کا خطرہ بھی لاحق ہے ایسے میں پولیس نے الرٹ جاری کیا ہے پٹھان واڑی پیرولین میں 10 روزہ مجالس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے جبکہ اسی علاقہ سے علمداری بھی منعقد ہوتی ہے ایسے میں علمداری عزاداری کے جلوس میں کسی بھی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے اس لئے پولیس نے ان حساس علاقوں میں روٹ مارچ بھی نکالا ہے۔اے سی پی تنویر شیخ کی سربراہی میں تمام جلوس کے روٹ پر پولیس نے مارچ کیا اس کے ساتھ ہی مسلکی تصادم نہ ہو اس پر خاص نظر رکھی جارہی ہے سوشل میڈیا سمیت مجالس کی بھی نگرانی کی جارہی ہے پیرولین اور کھڈے کی باڑی میں اس سے قبل بھی شیعہ سنی تصادم کا واقعہ رونما ہوا تھا اس لئے پولیس نے یہاں خصوصی حفاظتی انتظامات کا دعوی کیا ہے ڈونگری جے جے پولیس نے گزشتہ شب اسی تناظر میں حساس علاقوں میں روٹ مارچ کا انعقاد کیا تھا اس کے ساتھ ہی عزاداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اصول وضوابط کا خاص خیال رکھیں اس کے علاوہ پولیس نے یہ واضح کیا ہے کہ اگر کوئی بھی مسلکی اختلاف اور مسلکی تصادم پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس پر بھی کارروائی ہوگی شرپسندوں پر نظر رکھنے کا عمل بھی شروع کر دیا ہے پولیس نے محرم کے دوران شرپسندوں اور سماج دشمن عناصر پر کارروائی بھی تیز کر دی ہے۔ اے سی پی تنویر شیخ نے ڈویژن میں ہنگامی دورہ بھی شروع کر دیا ہے اس کے علاوہ براہ راست عوام سے بھی ملاقات کر کے حالات پر نگرانی رکھ رہے ہیں۔محرم الحرام کے آغاز اور عزاداری کے جلوسوں ومجالس کے پیش نظر جنوبی ممبئی میں ممبئی پولیس ہائی الرٹ پر ہے۔ پولیس کی جانب سے مسلکی یا فرقہ وارانہ تصادم کے خدشات کو دور کرنے اور امن وامان قائم رکھنے کے لیے مختلف حساس علاقوں میں روٹ مارچ (فلیگ مارچ) کیا جارہا ہے اور حفاظتی انتظامات سخت کر دیے گئے ہیں۔ممبئی پولیس نے جنوبی ممبئی کے بھنڈی بازار، ڈونگری، اور کھڈے کی باڑی سمیت تقریباً 13 مقامات کو انتہائی حساس قرار دیا ہے جہاں مجالس اور وعظ کا انعقاد ہوتا ہے۔

آج مالیگاؤں کے نور باغ چوک میں ذکر تاجدارِ کربلا اجتماع

مولانا سید امین القادری قبلہ کا خصوصی خطاب

مالیگاؤں : (نامہ نگار)عالمی تحریک سنی دعوتِ اسلامی، شاخ مالیگاؤں کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح امسال بھی ذکر تاجدارِ کربلا کے عظیم الشان اور روح پرور اجتماعات کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے۔ وارث علی چوک اور آزاد نگر جیلانی چوک میں کامیاب اجتماعات کے انعقاد کے بعد، آج بروز بدھ کو اس سلسلے کا اگلا بڑا اجتماع نور باغ چوک میں منعقد ہونے جارہا ہے۔ اس کے بعد جمعرات اور جمعہ کو اے ٹی ٹی ہائی اسکول گراؤنڈ پر آخری اجتماعات کے ساتھ یہ سلسلہ اپنے اختتام کو پہنچے گا۔ان اجتماعات میں ملک کے مایہ ناز اور شعلہ بیاں خطیب حضرت مولانا سید امین القادری قبلہ کا سلسلہ وار رقت انگیز اور علمی خطاب جاری ہے، جسے سننے کے لیے شہر بھر سے ہزاروں کی تعداد میں عاشقانِ رسول شرکت کر رہے ہیں۔اس طرح کی تفصیلات آج نور باغ چوک میں دورہ کے دوران نور باغ گروپ کے ذمہ داران میں رضوان میمن نے دی، انہوں نے بتایا کہ نور باغ چوک میں ہونے والے اجتماع کی اہمیت کے پیش نظر مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن کے افسران اور مختلف محکموں کے ذمہ داران نے اجتماع گاہ اور گردونواح کا تفصیلی دورہ کیا۔ میئر نسرین حاجی خالد شیخ رشید اور کمشنر کی خصوصی ہدایت پر کارپوریٹر شکیل بیگ، فقیر محمد، عرفان عابد علی، پربھاگ آفیسر عرفان تابانی، محکمۂ صفائی کے سربراہ اقبال جان محمد، اور لائٹ وتجاوزات (اتیکرمن) ڈپارٹمنٹ کے اعلیٰ حکام نے موقع پر پہنچ کر تیاریوں کا جائزہ لیا۔ حکام نے یقین دلایا ہے کہ اجتماع سے قبل دو دنوں کے اندر نور باغ کے پورے علاقے کو ہنگامی طور پر مکمل صاف کر دیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ اجتماع کے پیش نظر پورے علاقے کی گہرائی سے صفائی، جھاڑو مارنا اور کچرے کی فوری نکاسی۔ گٹروں کی صفائی اور تجاوزات کا خاتمہ کیا جائے گا تاکہ آمدورفت میں رکاوٹ نہ ہو۔اسی طرح اسٹریٹ لائٹس اور بجلی کے نظام کو چاک وچوبند کرنا۔ بارش اور وبائی امراض کے پیشِ نظر جراثیم کش ادویات کا چھڑکاؤ (فوارنی) اور سڑکوں کے دونوں جانب چونا پاؤڈر کا بھی چھڑکاؤ کیا جائے گا۔ سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے آج شام پولس ڈپارٹمنٹ کے اعلیٰ افسران بھی نور باغ چوک پہنچ کر حفاظتی انتظامات اور پولس بندوبست کا جائزہ لیں گے۔رضوان میمن گروپ نے مزید تفصیلات دیتے ہوئے کہا کہ خواتین کے لیے خصوصی باپردہ انتظام کیا گیا ہے، ایس ڈی آئی نور باغ گروپ کے متحرک ذمہ داران میں رضوان میمن، اقبال بھائی بکھار والے، شفیق انصاری اور ان کے تمام رفقاء گزشتہ کئی دنوں سے گھر گھر جا کر دعوت نامے تقسیم کر رہے ہیں۔ انہوں نے شہر کے برادرانِ اسلام اور خواتین سے کثیر تعداد میں اس دینی بزم میں شرکت کی مخلصانہ اپیل کی ہے۔شرکاء کی سہولت کے لئے خواتین اسلام کے لیے باغبان جماعت خانہ کے گراؤنڈ پر مکمل باپردہ نشستوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ان کے لیے بڑی ایل ای ڈی (LED) اسکرین لگائی جارہی ہیں تاکہ وہ پروگرام کو باآسانی دیکھ اور سن سکیں۔اسی طرح علماء کرام اور مشائخ عظام کے لیے ایک وسیع وعریض اسٹیج تیار کیا جارہا ہے۔ پنڈال میں شرکاء کے بیٹھنے کے لیے صوفے، کرسیاں اور فرش کا بہترین انتظام رہے گا۔اس کے علاوہ گرمی اور موسم کی مناسبت سے زائرین کے لیے ٹھنڈے پانی اور شربت کی سبیلیں لگائی جارہی ہیں۔ پروگرام بروز بدھ کو بعد نماز مغرب شروع ہوگا، جس میں مولانا سید امین القادری صاحب کے مرکزی خطاب سے قبل دیگر علمائے کرام کے بیانات ہوں گے۔اور پروگرام رات ٹھیک دس بجے اختتام پذیر ہوگا۔

ریلائنس رٹیل کے یوتھ فیشن برانڈ یوستا نے لانچ کی فیفا کلیکشن

ممبئی: ریلائنس رٹیل کے یوتھ فیشن برانڈ یوستا نے اپنا نیا فیفا کلیکشن لانچ کیا ہے۔ اس مجموعہ کو ان نوجوانوں پر نشانہ بنایا گیا ہے جو اپنے روزمرہ کے انداز میں کھیل سے اپنے تعلق کی عکاسی کرنا چاہتے ہیں۔ مجموعہ فٹ بال، فیشن اور پاپ کلچر کو اکٹھا کرتا ہے۔ کمپنی کے مطابق، اس نئے مجموعہ میں مردوں، خواتین ، بچوں سمیت پورے پریوار کیلئے فیفا اپیریل شامل ہیں۔ یہ کلیکشن یوستا (Yousta) اسٹورز پر دستیاب ہوگا۔ اس میں مشہور فٹ بال ٹیموں سے متاثر کنٹری جرسی، جدید آرام دہ لباس، کوآرڈ سیٹس، گرافک ٹی شرٹس، سپورٹس انسپائرڈ ڈینم، اور کئی کرداروں پر مبنی ڈیزائن شامل ہیں۔ یوستا کا کہنا ہے کہ لائسنس یافتہ مجموعے اس کے پورٹ فولیو کا ایک اہم حصہ ہیں، کیونکہ یہ برانڈ کو نوجوانوں کے ذوق، دلچسپیوں اور ثقافتی مواقع سے براہ راست جڑنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس کلیکشن میں Fun with FIFA رینج بھی شامل ہے، جو فٹ بال سے متاثر کھیلوں کے لباس کو زیادہ رنگین اور فیشن کے موافق انداز میں پیش کرتا ہے۔ اس میں ٹی شرٹس اور شارٹس، ریبڈ ٹینک، اور کھیلوں کے طرز کے ڈینم کے کوآرڈ سیٹ شامل ہیں۔ ٹماٹر سرخ اور چمکدار سبز جیسے چمکدار رنگ اسے نوجوانوں کے لیے زیادہ دلکش بناتے ہیں۔ اس رینج میں پی نٹس، مکی اور منی اور گارفیلڈ جیسے مشہور کردار بھی شامل ہیں، جو فٹ بال سے متاثر فیشن میں ایک تفریحی اور تاثراتی رابطے کا اضافہ کرتے ہیں۔ کمپنی کے مطابق، بچوں کے کوآرڈ سیٹ مجموعہ کی مضبوط ترین کارکردگی دکھانے والی مصنوعات میں سے ہیں۔ یوستا کے مطابق، فیفا کلیکشن کا مثبت ردعمل جین Z صارفین میں کھیلوں سے متاثر اسٹریٹ ویئر اور ایتھلیزر فیشن کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو ظاہر کرتا ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ یوستا اپنے صارفین کے لیے ایسے مجموعے تیار کر رہی ہے جو آسان اور جدید فیشن کے ذریعے بین الاقوامی کھیلوں کے جوش کو ان کے قریب لاتے ہیں۔

ممبئی شہر ومضافات میں بارش کا آغاز

ممبئی شہر ومضافات میں صبح سے ہی موسلا دھار بارش کا سلسلہ دراز ہوگیا ہے یہاں بارش کے سبب شہریوں نے گرمی سے راحت کی سانس لی ہے ممبئی محکمہ موسمیات نے ممبئی رائے گڑھ پال گھر اور رتنا گیری میں تین گھنٹوں تک شدید سے شدید تر بارش کی پیشگوئی بھی کی ہے ممبئی شہر میں 20 ایم ایم شمالی مضافات میں 4 ملی میٹر اور مغربی مضافات میں 13 ملی میٹر بارش درج کی گئی ہے جبکہ بارش کے دوران ریلوے اور بسوں کی خدمات جاری ہے اور معمولات کے مطابق ہی ممبئی شہر رواں دواں ہے البتہ سینٹرل ریلوے کی ٹرین 10 سے 15 منٹ کی تاخیر سے چلائی جارہی ہے بارش کے سبب ممبئی میں عوام نے چین کی سانس لی ہے جبکہ معمولی بارش سے ہی سڑکوں کی قلعی کھول گئی ہے یہاں کئی مقامات پر پانی جمع ہونے کی شکایت بھی موصول ہوئی ہے جبکہ بی ایم سی نے دعوی کیا ہے کہ بارش کے دوران حالات معمولات پر ہے اور بی ایم سی نے ضروری اقدامات بھی کئے ہیں۔

یو سی سی پر ایوان میں ہنگامہ مسلمانوں کو حاشیہ پر لایا گیا ہے: ابوعاصم اعظمی

ممبئی مہاراشٹر قانون ساز اسمبلی میں یو سی سی یکساں سول کوڈ پر بحث کے دوران ثنا ملک اور بی جے پی اراکین میں ہنگامہ پر رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس ملک میں مسلمانوں کو حاشیہ پر لایا گیا ہے یہ لوگ صرف دھرم دیکھ کر بل لاتے ہیں اگر کوئی مسلمان قتل کرتا ہے تو اس کا گھر بلڈوز کیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی دوسرے مذہب کا یہی عمل انجام دیتا ہے تو اس کا گھر پر بلڈوزر نہیں چلایا جاتا اعظمی نے سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ سرکار مسلمان کو ہدف بنارہی ہے جو سراسر غلط ہے اگر یو سی سی بل منظور ہوتا ہے تو تمام طبقات و مذاہب پر اس کا یکساں اثر ہوگا یہ صرف مسلمانوں کو ہی متاثر نہیں کرے گا۔ یو سی سی پر ہنگامہ آرائی کے بعد ابوعاصم اعظمی نے یو سی سی پر اعتراض کیا اور کہا کہ یہ قانون صرف اس لیے لائے جارہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو پریشان کیا جائے لیکن یو سی سی صرف مسلمانوں کو ہی نہیں تمام مذاہب وطبقات متاثر کرے گا۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

منشیات، مساجد ومدارس کے تحفظ اور مسلمانوں پر

مظالم کے خلاف آل انڈیا سنی جمعیت العلماء کی ہنگامی میٹنگ

ممبئی آل انڈیا سنی جمعیت العلماء کے زیر اہتمام دوٹانکی واقع جامعہ قادریہ اشرفیہ سنی مسجد بلال میں منشیات کے بڑھتے رجحان، مساجد و مدارس کے تحفظ اور مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف ایک اہم ہنگامی میٹنگ منعقد ہوئی۔ اجلاس کی صدارت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا الشاہ سید معین الدین اشرف اشرفی جیلانی، صدر آل انڈیا سنی جمعیت العلماء نے فرمائی جبکہ سرپرستی بانی رضا اکیڈمی و نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیت العلماء، اسیرِ مفتی اعظم محافظِ ناموسِ رسالت الحاج محمد سعید نوری نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں حضرت علامہ سید معین الدین اشرف اشرفی جیلانی نے نوجوانوں میں منشیات کی بڑھتی لعنت پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج اچھے اور معزز خاندانوں کے نوجوان بھی اس بری لت کا شکار ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک فرد کی نشہ کی عادت پورے خاندان کو متاثر کرتی ہے، اس لیے معاشرے کو اس ناسور کے خاتمے کے لیے متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے مساجد و مدارس کے ذمہ داران کو ہدایت دی کہ اپنے تمام قانونی دستاویزات اور کاغذات مکمل اور درست رکھیں تاکہ ضرورت پڑنے پر قانونی سطح پر مؤثر جدوجہد کی جا سکے۔ الحاج محمد سعید نوری نے اپنے خطاب میں کہا کہ ملک کے موجودہ حالات انتہائی تشویشناک ہیں۔ مساجد، مدارس اور دینی اداروں کو مختلف چیلنجز کا سامنا ہے اور ناموسِ رسالت ﷺ پر حملوں کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ناموسِ رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر ممکن اقدام کیا جائے گا اور جلد ہی مساجد و مدارس کے تحفظ کے لیے ایک جامع لائحۂ عمل ترتیب دیا جائے گا۔ ہالینڈ سے تشریف لائے ہوئے ممتاز عالم دین مفتی شفیق الرحمن نے میدانِ کربلا کے پیغام پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضرت امام حسینؓ نے انسانیت کو ظلم کے خلاف ڈٹ جانے، برائیوں کے خاتمے اور مظلوموں کو انصاف دلانے کا درس دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر دنیا امام حسینؓ کی تعلیمات کو اپنا لے تو عالمی امن واخوت کا قیام ممکن ہو سکتا ہے۔ ہانڈی والی مسجد کے خطیب و امام علامہ اعجاز احمد کشمیری نے کہا کہ ناموسِ رسالت ﷺ پر حملے ایک منظم سازش کا حصہ ہیں جنہیں کسی صورت برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے بتایا کہ حالیہ دنوں ایک مرتدہ کی جانب سے گستاخانہ حرکت پر قانونی کارروائی کرتے ہوئے ایف آئی آر درج کرائی گئی اور آئندہ بھی ایسے عناصر کے خلاف قانونی جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔ اجلاس میں قاری مشتاق احمد تیغی، قاری قطب الدین، مولانا عرفان علیمی، مولانا شاہ نواز، مولانا عبدالرحیم، قاری محفوظ احمد، مولانا ثناء اللہ، قاری نقیب، قاری احمد رضا، قاری الیاس، قاری اشفاق اور دیگر علماء و ائمہ مساجد نے شرکت کی۔ اجلاس کے اختتام پر منشیات کے خاتمے، مساجد و مدارس کے تحفظ اور مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لیے مشترکہ جدوجہد کو مزید مؤثر بنانے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

بنگلہ دیش میں ہندو رہنماؤں کی

وزیر داخلہ صلاح الدین احمد سے درگا پوجا سکیورٹی پر ملاقات

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں نامکمل رام مجسمے کی تعمیر دوبارہ شروع کرنے کا مطالبہ، اقلیتی حقوق کا نیا امتحان ۔ بنگلہ دیش پوجا اُدجاپن پریشد کے ایک وفد نے پیر کے روز بنگلہ دیش سیکریٹریٹ میں وزیر داخلہ صلاح الدین احمد سے ملاقات کی اور اقلیتی برادریوں کی سکیورٹی سے متعلق اہم امور پر تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات میں خاص طور پر آئندہ شاردیہ درگا پوجا کے موقع پر سکیورٹی انتظامات پر توجہ دی گئی۔ آٹھ رکنی وفد کی قیادت بنگلہ دیش پوجا اُدجاپن پریشد کے صدر باسودیب دھر اور جنرل سیکریٹری سنتوش شرما نے کی۔ اجلاس میں اقلیتی برادریوں کے تحفظ، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور امن و امان کی صورتحال پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اقلیتی امور سے متعلق وزیر اعظم کے خصوصی معاون نیجن کانتی سرکار بھی اس موقع پر موجود تھے۔ وزیر داخلہ صلاح الدین احمد نے تمام شہریوں کے مساوی حقوق اور مذہبی آزادی کے لیے موجودہ حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے سابق فاشسٹ عوامی لیگ حکومت“ کے دور میں اقلیتوں کے خلاف پیش آنے والے واقعات پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کوکس بازار کے رامو، برہمن باڑیہ کے نصیر نگر اور کومیلا سمیت مختلف علاقوں میں اقلیتوں پر حملوں کے واقعات رونما ہوئے تھے، جبکہ موجودہ حکومت ایسے معاملات میں فوری اور سخت قانونی کارروائی کر رہی ہے۔ ملاقات کے دوران وفد نے متعدد اہم تجاویز پیش کیں، جن میں وزارت داخلہ میں ایک مخصوص ”فوکل پوائنٹ“ افسر مقرر کرنے کی تجویز بھی شامل تھی تاکہ اقلیتی برادریوں کے خلاف پیش آنے والے واقعات کی فوری اطلاع اور ازالہ ممکن بنایا جاسکے۔ وزیر داخلہ نے اس تجویز کی بھرپور حمایت کرتے

ہوئے یقین دہانی کرائی کہ اسے جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ اجلاس میں ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے، اقلیتوں کی سکیورٹی یقینی بنانے، آئندہ شاردیہ درگا پوجا کے دوران امن وامان برقرار رکھنے اور ہندو برادری کے مختلف مطالبات، بشمول ویسٹڈ پراپرٹی ایکٹ سے متعلق امور پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ گفتگو کے دوران بعض مقامی مسائل بھی زیر بحث آئے، جن میں گائیباندھا کے علاقے پالاشباری میں رام مندر کی تعمیر اور حالیہ عوامی بیانات سے متعلق خدشات شامل تھے، جنہیں بعض حلقے قومی خودمختاری اور فرقہ وارانہ استحکام کے لیے نقصان دہ قرار دے رہے ہیں۔ صلاح الدین احمد نے کہا کہ ہم سماجی، سیاسی اور مذہبی ہم آہنگی پر یقین رکھتے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ اگرچہ حکومت تمام شہریوں کی سکیورٹی کو ترجیح دیتی ہے، لیکن امن و استحکام برقرار رکھنے کی ذمہ داری سب کی مشترکہ ہے۔ وزیر داخلہ نے تمام مذہبی برادریوں اور سیاسی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ ذمہ داری کا مظاہرہ کریں اور ایسے بیانات یا سرگرمیوں سے گریز کریں جو مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچا سکتی ہوں یا ملک کے امن واستحکام کو متاثر کرسکتی ہوں۔ یہ ملاقات اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ حکومت درگا پوجا جیسے اہم مذہبی تہوار سے قبل ہندو برادری کے لیے ایک محفوظ ماحول فراہم کرنے کے لیے سرگرم ہے اور اقلیتی نمائندوں کے ساتھ براہِ راست رابطے اور تعاون کو فروغ دے رہی ہے۔ واضح رہے کہ بنگلہ دیش کے ضلع گائیباندھا میں زیرِ تعمیر 81 فٹ بلند رام مجسمہ ایک بار پھر قومی بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ مقامی ہندو برادری اور مذہبی تنظیموں کا کہنا ہے کہ تقریباً 80 فیصد مکمل ہو چکا یہ منصوبہ 13 جون سے رکا ہوا ہے اور اس کی بحالی اب صرف ایک تعمیراتی معاملہ نہیں بلکہ اقلیتی حقوق، مذہبی آزادی اور حکومتی ذمہ داری کا امتحان بن چکی ہے۔ رپورٹ کے مطابق مجسمہ شری شری رادھا گووندا اور کالی مندر کے احاطے میں تعمیر کیا جارہا ہے۔ مندر کمیٹی کا کہنا ہے کہ تعمیر روکنے کا فیصلہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لیے کیا گیا، تاہم مقامی حلقوں کا دعویٰ ہے کہ اسلام پسند گروہوں کی مخالفت اور بڑھتے ہوئے دباؤ کے باعث منصوبہ معطل کیا گیا۔ کوئی عدالتی حکم یا سرکاری تحریری نوٹس جاری نہیں کیا گیا، جس سے منصوبے کی قانونی حیثیت غیر یقینی صورتحال کا شکار ہے۔ رام مجسمے کے منصوبے کے خلاف مختلف مذہبی تنظیموں نے احتجاج کیا اور اس کی فنڈنگ کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ اس دوران سوشل میڈیا پر مجسمے کی مخالفت کی مہم بھی چلائی گئی، جس کے بعد کشیدگی میں اضافہ ہوا۔ ہندو تنظیموں اور طلبہ گروپوں نے مجسمے کی تعمیر بحال کرنے اور مبینہ طور پر رام کی تصویر کی بے حرمتی میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے کیے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ حکومت کے لیے اصل چیلنج یہ ہے کہ آیا وہ آئینی مذہبی آزادی اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بناتی ہے۔

پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں کریک ڈاؤن پر تنقید

اقوامِ متحدہ سے مداخلت کے مطالبات میں اضافہ

لندن رمظفر آباد: پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر (پی او کے) میں جاری احتجاجی تحریکوں اور حکومتی کارروائیوں کے تناظر میں انسانی حقوق کے کارکنوں اور مختلف تنظیموں نے پاکستان پر سخت گیر کریک ڈاؤن کا الزام عائد کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق انسانی حقوق کے حامی حلقوں کا کہنا ہے کہ حالیہ مہینوں میں پی او کے میں عوامی احتجاج، سیاسی سرگرمیوں اور حقوق کے مطالبات کے جواب میں وسیع پیمانے پر گرفتاریاں، چھاپے اور سکیورٹی اقدامات دیکھنے میں آئے ہیں۔ ناقدین کے مطابق ان اقدامات نے خطے میں سیاسی کشیدگی کو مزید بڑھا دیا ہے۔ بیان جاری کرنے والے کارکنوں اور تنظیموں کا مؤقف ہے کہ متعدد سیاسی کارکنوں، سماجی رہنماؤں اور احتجاجی تحریکوں سے وابستہ افراد کو حراست میں لیا گیا جبکہ بعض علاقوں میں نقل و حرکت اور اظہارِ رائے پر بھی پابندیاں عائد کی گئیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان حالات میں آزادانہ سیاسی سرگرمیوں اور شہری آزادیوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ عوامی ایکشن کمیٹیوں اور دیگر مقامی گروپوں کی جانب سے مہنگائی، بجلی کے نرخوں، نمائندگی اور مقامی حقوق کے حوالے سے اٹھائے گئے مطالبات کے بعد ریاستی ردِعمل مزید سخت ہوگیا۔ انسانی حقوق کے کارکنوں نے مطالبہ کیا کہ ان واقعات کی آزادانہ تحقیقات کرائی جائیں۔ تنظیموں نے اقوامِ متحدہ، عالمی انسانی حقوق اداروں اور بین الاقوامی برادری سے اپیل کی کہ وہ خطے کی صورتحال کا جائزہ لیں اور انسانی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے مناسب اقدامات کریں۔ ان کا کہنا ہے کہ سیاسی اختلافِ رائے کو طاقت کے ذریعے دبانے کے بجائے مذاکرات اور جمہوری عمل کو فروغ دیا جانا چاہیے۔ پاکستانی حکام کا مؤقف رہا ہے کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے امن وامان برقرار رکھنے اور عوامی سلامتی کے تحفظ کے لیے کارروائیاں کرتے ہیں، جبکہ حکومتی نمائندوں کا کہنا ہے کہ احتجاج کے دوران تشدد اور بدامنی کی روک تھام ریاست کی ذمہ داری ہے۔ مبصرین کے مطابق حالیہ احتجاج اور اس کے بعد ہونے والی کارروائیوں نے پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر کی سیاسی صورتحال کو ایک بار پھر بین الاقوامی توجہ کا مرکز بنا دیا ہے، جبکہ اقوامِ متحدہ اور انسانی حقوق کے اداروں سے مزید کردار ادا کرنے کے مطالبات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

تائیوان کے خلاف چین کی ہائبرڈ جنگ میں شدت، بحری دباؤ بڑھانے کی نئی حکمت عملی پر تشویش

ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ چین تائیوان کے خلاف اپنی ”ہائبرڈ جنگ“ کی حکمت عملی کو مزید وسعت دے رہا ہے

تائی پے: ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ چین تائیوان کے خلاف اپنی ”ہائبرڈ جنگ“ کی حکمتِ عملی کو مزید وسعت دے رہا ہے اور بحیرہ جنوبی چین و آبنائے تائیوان میں بحری سرگرمیوں کے ذریعے تائیوان پر دباؤ بڑھا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بیجنگ روایتی فوجی طاقت کے ساتھ ساتھ معاشی، نفسیاتی، سفارتی، قانونی اور معلوماتی ذرائع کو بھی استعمال کر رہا ہے تاکہ تائیوان پر مسلسل دباؤ برقرار رکھا جا سکے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ حکمتِ عملی براہِ راست جنگ کے بغیر اپنے سیاسی اور تزویراتی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کا حصہ ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ حالیہ مہینوں کے دوران چینی بحری جہازوں، کوسٹ گارڈ اور دیگر سرکاری بحری اداروں کی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ ان کارروائیوں کا مقصد تائیوان کے گرد موجود سمندری علاقوں میں چین کی موجودگی کو مضبوط بنانا اور تائیوانی حکام پر نفسیاتی دباؤ بڑھانا بتایا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چین صرف فوجی مشقوں تک محدود نہیں بلکہ ”قانونی جنگ“ اور معلوماتی مہمات کے ذریعے بھی اپنے دعووں کو تقویت دینے کی کوشش کر رہا

ہے۔ مبصرین کے مطابق اس حکمتِ عملی کا مقصد بین الاقوامی سطح پر اپنے مؤقف کو مضبوط کرنا اور تائیوان کی سفارتی گنجائش کو محدود کرنا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چین کی جانب سے بحری دباؤ میں اضافے سے خطے میں غلط فہمی یا حادثاتی تصادم کے خطرات بھی بڑھ سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے امریکہ، جاپان اور دیگر علاقائی شراکت دار تائیوان کی سلامتی کی صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ تائیوانی حکام نے بارہا کہا ہے کہ وہ اپنی خودمختاری اور جمہوری نظام کے تحفظ کے لیے پرعزم ہیں اور کسی بھی قسم کے دباؤ کے سامنے جھکنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ تائی پے نے چین کی بڑھتی ہوئی فوجی اور بحری سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے بین الاقوامی برادری سے حمایت کی اپیل بھی کی ہے۔ دوسری جانب چین تائیوان کو اپنا حصہ قرار دیتا ہے اور بیجنگ کا موقف ہے کہ ”ایک چین“ پالیسی اس کے بنیادی قومی مفادات میں شامل ہے۔ تاہم تائیوان کی منتخب حکومت اس دعوے کو مسترد کرتی ہے اور اپنے مستقبل کا فیصلہ تائیوان کے عوام کا حق قرار دیتی ہے۔ مبصرین کے مطابق چین کی جانب سے بحری اور غیر روایتی ذرائع کے استعمال میں اضافہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ تائیوان آبنائے مستقبل قریب میں بھی ایشیا کے اہم ترین تزویراتی کشیدگی کے مراکز میں شامل رہے گی۔ چین کی جانب سے تائیوان کے خلاف براہِ راست فوجی طاقت کے بجائے ہائبرڈ جنگ اور گرے زون حکمتِ عملی میں شدید اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ حالیہ تجزیوں اور سکیورٹی رپورٹس کے مطابق، بیجنگ اب روایتی عسکری طاقت کے استعمال کے بغیر تائیوان پر مسلسل سیاسی اور نفسیاتی دباؤ برقرار رکھنے کے لیے بحری، سفارتی اور ڈیجیٹل ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے۔ تائیوانی ماہرین اور عالمی برادری نے چین کی اس نئی حکمتِ عملی اور سمندری حدود میں بڑھتی ہوئی جارحیت پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔

جی ایس ایف ایم نے پیپلز پارٹی کی پی او کے اور گلگت بلتستان کو پارلیمانی نشستیں دینے کی تجویز مسترد کردی

لندن۔ 23 رجون۔ ایم این این۔ جیئے سندھ فریڈم موومنٹ (جے ایس ایف ایم) کے چیئرمین سہیل آبر نے پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی جانب سے پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر (پی او کے) اور گلگت بلتستان (پی او جی بی) کو پاکستان کی قومی اسمبلی اور سینیٹ میں نمائندگی دینے کی تجویز پر سخت تنقید کی ہے۔ ایک بیان میں سہیل ابڑو نے کہا کہ پی او کے اور گلگت بلتستان متنازع علاقے ہیں اور ان کا سیاسی مستقبل وہاں کے عوام کی رائے سے طے ہونا چاہیے، اس لیے انہیں پاکستان کے آئینی اور پارلیمانی ڈھانچے میں مزید ضم کرنے کی کوشش ناقابل قبول ہے۔ ان کے مطابق ان علاقوں کی حیثیت بین الاقوامی سطح پر متنازع رہی ہے اور ان کے بارے میں حتمی فیصلہ مقامی آبادی کے حقِ خودارادیت کے مطابق ہونا چاہیے۔ ابڑو نے دعویٰ کیا کہ پاکستان کو ان علاقوں کو اپنی وفاقی سیاسی ساخت کا حصہ بنانے کا نہ قانونی اختیار حاصل ہے اور نہ ہی اخلاقی جواز۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی قسم کی پارلیمانی نمائندگی کا اقدام وہاں کے عوام کے حقِ خودارادیت کو متاثر کر سکتا ہے۔ جے ایس ایف ایم رہنما نے حالیہ مہینوں میں پی او کے میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں اور

پاکستانی عدالت نے بلوچ کارکن ماہ رنگ بلوچ کو عمر قید کی سزا سنائی

کوئٹہ: پاکستان کی ایک انسداد دہشت گردی عدالت نے معروف بلوچ کارکن اور بلوچ یکجہتی کمیٹی کی رہنما ماہ رنگ بلوچ کو عمر قید کی سزا سنا دی ہے۔ عدالت نے انہیں دہشت گردی، بغاوت اور ایک نیم فوجی اہلکار کے قتل کے مقدمے میں مجرم قرار دیا۔ رپورٹس کے مطابق مقدمہ 2024 میں گوادر میں ہونے والے ایک احتجاجی مظاہرے سے متعلق تھا، جس کے دوران ایک سکیورٹی اہلکار ہلاک ہوگیا تھا۔ استغاثہ کا مؤقف تھا کہ احتجاجی ہجوم کو مشتعل کرنے میں بی وائی سی قیادت کا کردار تھا، جبکہ ماہ رنگ بلوچ اور ان کے ساتھیوں نے الزامات کی تردید کی ہے۔ عدالت نے بی وائی سی کے ایک اور رہنما صبغت اللہ شاہ کو بھی عمر قید کی سزا سنائی۔ دونوں رہنماؤں کے وکلا نے فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ماہ رنگ بلوچ گزشتہ چند برسوں کے دوران بلوچستان میں جبری گمشدگیوں، انسانی حقوق اور سیاسی حقوق کے مسائل پر آواز اٹھانے کی وجہ سے بین الاقوامی سطح پر توجہ حاصل کر چکی ہیں۔ ان کی گرفتاری اور قید پر متعدد انسانی حقوق تنظیموں، اقوام متحدہ کے ماہرین اور عالمی اداروں نے پہلے بھی تشویش کا اظہار کیا تھا۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ بلوچ کارکنوں کے خلاف مقدمات اور جیل کے اندر چلنے والی عدالتی کارروائیوں نے شفافیت اور منصفانہ ٹرائل کے حوالے سے سوالات کھڑے کیے ہیں۔ بعض بین الاقوامی اداروں نے ان مقدمات کو سیاسی نوعیت کا قرار دیتے ہوئے آزادانہ عدالتی نگرانی کا مطالبہ کیا ہے۔ مبصرین کے مطابق یہ فیصلہ بلوچستان میں جاری سیاسی کشیدگی اور ریاست و بلوچ حقوق کے کارکنوں کے درمیان بڑھتے ہوئے تناؤ کے تناظر میں ایک اہم پیش رفت تصور کیا جا رہا ہے، جس کے اثرات آنے والے دنوں میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر زیرِ بحث رہنے کا امکان ہے۔

ایران جنگ کے باعث بنگلہ دیش کے صنعتی عزائم خطرے میں

توانائی بحران نے معیشت پر دباؤ بڑھا دیا

ڈھاکہ: ایران سے متعلق جاری علاقائی کشیدگی اور توانائی کی عالمی منڈی میں بے یقینی نے بنگلہ دیش کے صنعتی اور معاشی منصوبوں کے لیے نئے خطرات پیدا کردیے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایندھن، ایل این جی، کھاد اور شپنگ لاگت میں اضافے نے درآمدات پر انحصار کرنے والی بنگلہ دیشی معیشت کو شدید دباؤ میں ڈال دیا ہے، جس سے صنعتی پیداوار، برآمدات اور سرمایہ کاری متاثر ہورہی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق بنگلہ دیش کی گارمنٹس صنعت، جو ملکی معیشت کا اہم ستون سمجھی جاتی ہے، بڑھتی ہوئی توانائی لاگت اور بجلی کی قلت کے باعث مشکلات کا سامنا کررہی ہے۔ کئی فیکٹریوں نے پیداوار میں کمی کی ہے جبکہ کاروباری حلقے مستقبل کے بارے میں تشویش کا اظہار کررہے ہیں۔ عالمی مالیاتی اداروں نے بھی بنگلہ دیش کی اقتصادی ترقی کے تخمینوں میں کمی کی نشاندہی کی ہے۔ توانائی کے بحران کے جواب میں حکومت نے درآمدی ایندھن پر انحصار کم کرنے کے لیے شمسی توانائی کے متعدد منصوبے شروع کیے ہیں۔ بنگلہ دیش پاور ڈیولپمنٹ بورڈ نے تقریباً 495 میگاواٹ کے نئے سولر منصوبوں کے لیے بولیاں طلب کی ہیں تاکہ مستقبل میں بیرونی جھٹکوں سے معیشت کو زیادہ محفوظ بنایا جاسکے۔ مبصرین کے مطابق موجودہ بحران نے یہ واضح کردیا ہے کہ توانائی درآمد کرنے والے ممالک کے لیے جغرافیائی سیاسی تنازعات کس طرح صنعتی ترقی اور معاشی استحکام کو متاثر کرسکتے ہیں۔ اگر علاقائی کشیدگی طویل عرصے تک جاری رہی تو بنگلہ دیش کے صنعتی توسیعی منصوبوں، روزگار کے مواقع اور برآمدی اہداف کو مزید دھچکا لگ سکتا ہے۔

یونانی رکنِ پارلیمنٹ نے چین کے

بڑھتے اثر ورسوخ اور سلامتی خدشات پر تشویش ظاہر کی

ایتھنز: یونان کے رکنِ پارلیمان سپائیروس سیرونیس نے چین کے بڑھتے ہوئے عالمی اثر ورسوخ، اقتصادی رسائی اور یورپی سلامتی پر اس کے ممکنہ اثرات کے حوالے سے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یورپ کو اپنی تزویراتی خودمختاری اور اہم قومی مفادات کے تحفظ کے لیے زیادہ محتاط رویہ اختیار کرنا ہوگا۔ رپورٹ کے مطابق انہوں نے خاص طور پر اہم بنیادی ڈھانچے، بندرگاہوں، مواصلاتی نظام اور حساس ٹیکنالوجی کے شعبوں میں چینی سرمایہ کاری اور رسائی کے ممکنہ تزویراتی مضمرات کی طرف توجہ دلائی۔ ان کا کہنا تھا کہ اقتصادی تعاون اور قومی سلامتی کے تقاضوں کے درمیان توازن برقرار رکھنا یورپی ممالک کے لیے ایک اہم چیلنج بنتا جارہا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ جمہوری ممالک کو اپنی پالیسیوں، دفاعی ڈھانچوں اور اہم قومی اثاثوں کے تحفظ کے لیے باہمی تعاون کو مضبوط بنانا چاہیے تاکہ بیرونی اثر ورسوخ سے پیدا ہونے والے خطرات کا مؤثر انداز میں مقابلہ کیا جاسکے۔ مبصرین کے مطابق یورپ میں چین کے کردار، سرمایہ کاری اور مبینہ جاسوسی سرگرمیوں سے متعلق بڑھتی ہوئی بحث کے تناظر میں ایسے بیانات اس وسیع تر مکالمے کا حصہ ہیں جس میں اقتصادی فوائد اور قومی سلامتی کے تقاضوں کے درمیان توازن تلاش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اقوامِ متحدہ کی انسانی حقوق کونسل سے

توہینِ مذہب اور ارتداد پر سزائے موت کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

جنیوا: انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم جوبلی کمپین نے اقوامِ متحدہ کی انسانی حقوق کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان قوانین کے خلاف مؤثر اقدامات کرے جن کے تحت توہینِ مذہب اور ارتداد کے جرائم پر سزائے موت دی جاتی ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ ایسے قوانین بنیادی انسانی آزادیوں اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے اصولوں سے متصادم ہیں۔ 62ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے تنظیم کی نمائندہ ہلدا فہمی نے کہا کہ دنیا کے 11

ممالک میں اب بھی مذہبی عقائد تبدیل کرنے، ترک کرنے یا اظہارِ رائے کے بعض معاملات پر سزائے موت کی گنجائش موجود ہے۔ ان کے مطابق یہ قوانین آزادئ ضمیر، مذہبی آزادی اور بنیادی انسانی حقوق کے استعمال کو مجرمانہ بنا دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جوبلی کمپین اور 90 سے زائد تنظیمیں و افراد کئی برسوں سے ایسے قوانین کے خاتمے کے لیے مہم چلا رہے ہیں۔ ان کا مؤقف ہے کہ توہینِ مذہب اور ارتداد سے متعلق سزائے موت کے قوانین ایسے ماحول کو فروغ دیتے ہیں جہاں تشدد، استثنیٰ اور ماورائے عدالت کارروائیوں کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ تنظیم نے مطالبہ کیا کہ جن ممالک میں اب بھی ان جرائم پر سزائے موت موجود ہے وہ اپنے قوانین کو بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیارات اور اقوامِ متحدہ کی سزائے موت پر عائد عالمی پابندی سے ہم آہنگ کریں۔ فہمی نے زور دیا کہ سزائے موت کو کسی بھی صورت میں مذہبی عقیدے، مذہب کی تبدیلی یا آزادئ اظہار جیسے بنیادی حقوق کے استعمال پر نافذ نہیں کیا جانا چاہیے۔ تقریب کے دوران اس بات کو بھی مثبت پیش رفت قرار دیا گیا کہ حالیہ برسوں میں سوڈان اور متحدہ عرب امارات نے ارتداد کے جرم پر سزائے موت ختم کر دی ہے۔ تنظیم نے دیگر ممالک پر بھی زور دیا کہ وہ اسی راستے پر چلتے ہوئے متعلقہ قوانین میں اصلاحات کریں۔ جوبلی کمپین نے ان افراد کی فوری رہائی کا مطالبہ بھی کیا جو توہینِ مذہب یا ارتداد سے متعلق مقدمات میں سزائے موت کا سامنا کر رہے ہیں۔ تنظیم نے نائجیریا، پاکستان اور موریطانیہ کے بعض زیرِ حراست افراد کے مقدمات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایسے قیدیوں کے حقوق کا تحفظ کیا جانا چاہیے۔ یہ مطالبات اقوامِ متحدہ کی انسانی حقوق کونسل میں مذہبی آزادی، آزادئ ضمیر اور دنیا بھر میں سزائے موت کے استعمال سے متعلق جاری مباحثے کے دوران سامنے آئے، جہاں مختلف تنظیمیں اور ماہرین انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے مزید بین الاقوامی اقدامات پر زور دے رہے ہیں۔

پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں نوجوان نسل احتجاجی تحریک کی قیادت کرنے لگی

مظاہروں میں خواتین اور بچوں کی بھی شرکت

راولاکوٹ: پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر (پی او کے) میں جاری احتجاجی تحریک نے ایک نیا رخ اختیار کر لیا ہے، جہاں نوجوانوں، خواتین اور اسکول کے طلبہ کی بڑی تعداد احتجاجی سرگرمیوں میں حصہ لے رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق راولاکوٹ سمیت مختلف علاقوں میں عوامی مظاہرے مسلسل جاری ہیں اور مظاہرین سیاسی حقوق، بنیادی سہولیات اور حکومتی پالیسیوں کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق راولاکوٹ کے عیدگاہ گراؤنڈ میں ہزاروں افراد کئی روز سے دھرنا دیے ہوئے ہیں۔ احتجاج میں شریک نوجوانوں اور بچوں نے مختلف مطالبات کے حق میں پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے، جن میں بنیادی حقوق، تعلیم اور عوامی مسائل کے حل کا مطالبہ کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق مظاہروں کا دائرہ راولاکوٹ سے آگے بڑھ کر دیگر قصبوں اور دیہات تک پھیل چکا ہے۔ بعض علاقوں میں خواتین نے بھی ریلیاں نکالیں اور مقامی مسائل، مہنگائی اور سیاسی نمائندگی سے متعلق مطالبات پیش کیے۔ احتجاجی تحریک کی قیادت عوامی ایکشن کمیٹی (AAC) کررہی ہے، جس نے حکومت کے سامنے 38 نکاتی مطالبات پیش کرتے ہوئے 23 جون کی ڈیڈ لائن مقرر کی ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ اگر مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو مزید بڑے احتجاجی اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حالیہ کشیدگی کے دوران انٹرنیٹ سروسز کی معطلی اور اشیائے ضروریہ کی ترسیل میں رکاوٹوں کے باعث عوامی بے چینی میں اضافہ ہوا ہے۔ مقامی حلقوں کا کہنا ہے کہ مواصلاتی پابندیوں اور دیگر انتظامی اقدامات نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ قبل ازیں مختلف احتجاجی واقعات کے دوران مظاہرین اور سکیورٹی فورسز کے درمیان جھڑپوں کی اطلاعات بھی سامنے آئی تھیں، جن میں جانی نقصان اور متعدد افراد کے زخمی ہونے کی خبریں موصول ہوئیں۔ احتجاجی رہنماؤں نے ان واقعات کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ مبصرین کے مطابق پی او کے میں جاری تحریک اس لحاظ سے غیر معمولی سمجھی جارہی ہے کہ اس میں نوجوان نسل نمایاں کردار ادا کر رہی ہے، جبکہ خواتین اور طلبہ کی بڑھتی ہوئی شرکت نے احتجاج کو ایک وسیع عوامی تحریک کی شکل دے دی ہے۔

چین نے نایاب معدنیات کی امریکی کمپنیوں کو برآمدات پر پابندی عائد کردی

چین نے امریکہ کی معروف نایاب معدنیات کمپنی ایم پی میٹریلز سمیت نو امریکی اداروں پر دوہری استعمال اشیا کی برآمدات پر پابندی عائد کردی ہے

بیجنگ: چین نے امریکہ کی معروف نایاب معدنیات کمپنی ایم پی میٹریلز سمیت نو امریکی اداروں پر دوہری استعمال اشیا کی برآمدات پر پابندی عائد کردی ہے۔ بیجنگ کا مؤقف ہے کہ یہ کمپنیاں امریکی فوجی اور دفاعی سرگرمیوں سے وابستہ ہیں، جس کے باعث ان پر برآمدی پابندیاں نافذ کی گئی ہیں۔ چینی وزارتِ تجارت کے مطابق پابندی کے دائرے میں آنے والی کمپنیوں کو ایسی مصنوعات، مواد اور ٹیکنالوجی فراہم نہیں کی جاسکے گی جنہیں فوجی اور سویلین دونوں مقاصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہو۔ اس اقدام کو چین اور امریکہ کے درمیان جاری تزویراتی اور تجارتی کشیدگی کا تازہ مظہر قرار دیا جارہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پابندی کا سب سے نمایاں ہدف ایم پی میٹریلز ہے، جو امریکہ میں نایاب معدنیات کی سب سے بڑی پیداوار کرنے والی کمپنیوں میں شمار ہوتی ہے اور امریکی سپلائی چین کو چین پر انحصار سے آزاد بنانے کی کوششوں میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ چینی حکام کا کہنا ہے کہ متعلقہ امریکی کمپنیاں ایسے منصوبوں میں شامل ہیں جو چین کے قومی سلامتی کے مفادات کے منافی سمجھے جاتے ہیں۔ بیجنگ نے حالیہ برسوں میں نایاب معدنیات اور اہم معدنی وسائل کی برآمدات پر کنٹرول کو اپنی صنعتی اور قومی سلامتی کی حکمتِ عملی کا اہم حصہ بنالیا ہے۔ ماہرین کے مطابق نایاب معدنیات جدید دفاعی ساز وسامان، الیکٹرک گاڑیوں،

سیمی کنڈکٹرز، جدید الیکٹرانکس اور قابلِ تجدید توانائی کی ٹیکنالوجیز میں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ چین اس شعبے میں دنیا کا سب سے بڑا پروسیسر اور برآمد کنندہ ہے، جس کے باعث عالمی سپلائی چین میں اس کا اثر و رسوخ نمایاں ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب واشنگٹن اور بیجنگ کے درمیان جدید ٹیکنالوجی، سیمی کنڈکٹرز، دفاعی صنعت اور اہم معدنی وسائل پر مسابقت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ان پابندیوں سے دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی اور تزویراتی کشیدگی مزید بڑھنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ چین کی جانب سے نایاب معدنیات کے شعبے میں برآمدی کنٹرول سخت کیے جانے کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک متبادل سپلائی چینز کی تلاش اور مقامی پیداوار بڑھانے کی کوششوں میں مزید تیزی لا رہے ہیں۔

اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کمشنر نے چین کے ”قومی نسلی اتحاد قانون“ پر تشویش ظاہر کی

جنیوا: اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے ہائی کمشنر نے چین کے مجوزہ ”قومی نسلی اتحاد قانون“ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اس قانون سے ملک میں نسلی اور مذہبی اقلیتوں کی شناخت، ثقافت اور زبانوں کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اقوامِ متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق وولکر ترک نے کہا ہے کہ قانون کا موجودہ مسودہ ریاستی سطح پر ثقافتی ہم آہنگی اور انضمام کو فروغ دینے کی کوشش کرتا ہے، تاہم اس کے نتیجے میں اقلیتی برادریوں کی منفرد شناخت کمزور پڑنے کا خدشہ موجود ہے۔ اقوامِ متحدہ کے دفتر برائے انسانی حقوق نے اس بات پر زور دیا کہ چین کو ایسے اقدامات سے گریز کرنا چاہیے جو مختلف نسلی گروہوں کو اپنی زبان، مذہبی روایات اور ثقافتی ورثے کے تحفظ سے محروم کر سکتے ہوں۔ ادارے نے بیجنگ سے مطالبہ کیا کہ وہ قانون سازی کے عمل کو بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیارات سے ہم آہنگ بنائے۔

پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں سیاسی دباؤ میں اضافہ

جے کے جے اے اے سی نے محرم سے قبل بڑے اعلان کا عندیہ دے دیا

مظفر آباد: پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر (پی او کے) میں سیاسی کشیدگی ایک بار پھر بڑھتی دکھائی دے رہی ہے، جہاں جموں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی نے محرم سے قبل اپنے مطالبات پر پیش رفت نہ ہونے کی صورت میں ایک بڑے اعلان کا انتباہ دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ حکومت کی جانب سے عوامی مطالبات پر خاطر خواہ عمل درآمد نہیں کیا گیا، جس کے باعث عوام میں بے چینی بڑھ رہی ہے۔ تنظیم نے خبردار کیا ہے کہ اگر مقررہ مدت تک مطالبات پورے نہ ہوئے تو آئندہ لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ جے کے جے اے اے سی کا مؤقف ہے کہ گزشتہ برس حکومت کے ساتھ ہونے والے معاہدوں کے کئی نکات تاحال نافذ نہیں کیے گئے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ عوام کو بجلی کے نرخوں، آٹے کی قیمتوں، روزگار اور دیگر بنیادی مسائل کے حوالے سے جو یقین دہانیاں کرائی گئی تھیں، ان پر مکمل عمل درآمد نہیں ہوا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حالیہ مہینوں کے دوران پی او کے کے مختلف علاقوں میں احتجاجی سرگرمیوں، گرفتاریوں اور سیاسی کشیدگی کے واقعات نے صورتحال کو مزید حساس بنا دیا ہے۔ عوامی ایکشن کمیٹی کے رہنماؤں نے دعویٰ کیا کہ سیاسی کارکنوں اور احتجاجی مظاہرین کے خلاف کارروائیوں سے مسائل حل ہونے کے بجائے مزید پیچیدگیاں پیدا ہوئی ہیں۔ تنظیم نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مذاکرات کے ذریعے مسائل کا حل نکالے اور عوامی مطالبات پر عملی پیش رفت کو یقینی بنائے۔ کمیٹی کے مطابق محرم کے بعد احتجاجی تحریک کے اگلے مرحلے کا آغاز کیا جاسکتا ہے اگر مطالبات پر عمل درآمد نہ ہوا۔ دوسری جانب حکومتی حلقوں کا کہنا ہے کہ عوامی مسائل کے حل کے لیے اقدامات جاری ہیں اور مختلف معاملات پر پیش رفت ہو رہی ہے۔ تاہم احتجاجی قیادت کا مؤقف ہے کہ زمینی حقائق سرکاری دعوؤں سے مطابقت نہیں رکھتے۔ مبصرین کے مطابق جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کی جانب سے ”بڑے اعلان“ کے اشارے نے پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر کی سیاسی صورتحال کو مزید اہم بنا دیا ہے، جبکہ آنے والے ہفتوں میں حکومت اور احتجاجی قیادت کے درمیان تعلقات خطے کے سیاسی منظرنامے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

جنگی بیانیوں کا بحران: اسرائیلی معاشرے میں بدلتا ہوا تصورِ فتح وشکست

انسانی تجربات کی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ اقوام کی زندگی میں آزمائشوں کے ادوار آتے رہتے ہیں۔ کبھی یہ آزمائشیں میدانِ جنگ میں ظاہر ہوتی ہیں، کبھی فکری محاذوں پر اور کبھی سیاسی وتہذیبی کشمکش کی صورت میں سامنے آتی ہیں۔ قرآنِ کریم نے بھی انسانی تاریخ کے واقعات کو محض طاقت کے ٹکراؤ کے طور پر نہیں بلکہ حق و باطل، عدل وظلم، حکمت وغفلت اور عمل وکردار کے آئینے میں دیکھنے کی دعوت دی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں کامیابی کا مفہوم صرف ظاہری غلبے، مادی طاقت یا وقتی فتح تک محدود نہیں۔ حقیقی کامیابی وہ ہے جس میں اصول، اخلاق، عدل اور انسانیت کی پاسداری شامل ہو۔ اسی لیے تاریخ میں کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ بظاہر طاقتور قوتیں اپنے وسائل اور لشکروں کے باوجود کمزور ہوئیں، جب کہ صبر، استقامت اور واضح مقصد رکھنے والی اقوام نے نامساعد حالات میں بھی اپنا اثر قائم رکھا۔

مسعود محبوب خان (ممبئی)

انسانی تجربات کی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ اقوام کی زندگی میں آزمائشوں کے ادوار آتے رہتے ہیں۔ کبھی یہ آزمائشیں میدانِ جنگ میں ظاہر ہوتی ہیں، کبھی فکری محاذوں پر اور کبھی سیاسی وتہذیبی کشمکش کی صورت میں سامنے آتی ہیں۔ قرآنِ کریم نے بھی انسانی تاریخ کے واقعات کو محض طاقت کے ٹکراؤ کے طور پر نہیں بلکہ حق و باطل، عدل وظلم، حکمت وغفلت اور عمل وکردار کے آئینے میں دیکھنے کی دعوت دی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں کامیابی کا مفہوم صرف ظاہری غلبے، مادی طاقت یا وقتی فتح تک محدود نہیں۔ حقیقی کامیابی وہ ہے جس میں اصول، اخلاق، عدل اور انسانیت کی پاسداری شامل ہو۔ اسی لیے تاریخ میں کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ بظاہر طاقتور قوتیں اپنے وسائل اور لشکروں کے باوجود کمزور ہوئیں، جب کہ صبر، استقامت اور واضح مقصد رکھنے والی اقوام نے نامساعد حالات میں بھی اپنا اثر قائم رکھا۔

مشرقِ وسطیٰ کی موجودہ کشمکش بھی اسی وسیع تاریخی تناظر میں دیکھی جانی چاہیے۔ یہ صرف سرحدوں، ہتھیاروں یا سیاسی مفادات کا معاملہ نہیں بلکہ اس کے اثرات عوامی ذہنوں، معاشرتی اعتماد، سیاسی فیصلوں اور عالمی بیانیوں تک پھیلتے ہیں۔ جنگیں صرف میدانِ نبرد میں نہیں لڑی جاتیں بلکہ نظریات، اطلاعات اور عوامی تصورات کے میدان میں بھی جاری رہتی ہیں۔ مسلمانوں کے لیے تاریخ کا مطالعہ محض واقعات کی فہرست نہیں بلکہ عبرت اور فہم کا ذریعہ ہے۔ قرآن ہمیں غور وفکر کی دعوت دیتا ہے کہ طاقت کے زعم، ظلم کے انجام اور فیصلوں کے نتائج کو سمجھا جائے۔ اسی اصول کے تحت کسی بھی عالمی تنازعے کا جائزہ جذبات سے بڑھ کر علم، حکمت اور حقیقت پسندانہ تجزیے کے ساتھ لینا ضروری ہے۔

آج جب دنیا جنگوں، سیاسی کشمکش اور بدلتے ہوئے عالمی اتحادوں کا مشاہدہ کر رہی ہے، تو سب سے اہم سوال یہ ہے کہ طاقت کا حقیقی معیار کیا ہے؟ کیا صرف عسکری برتری کامیابی کی ضمانت ہے، یا عوامی اعتماد، اخلاقی جواز، سیاسی بصیرت اور مستقبل کی حکمتِ عملی بھی کسی قوم کے عروج وزوال میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے؟ اسی پس منظر میں اسرائیلی معاشرے میں جنگی نتائج، حکومتی بیانیے اور علاقائی طاقت کے توازن کے بارے میں سامنے آنے والی آرا ایک اہم مطالعے کا موضوع بن جاتی ہیں۔ یہ جائزہ کسی ایک فریق کے دعوے کی تائید یا مخالفت سے زیادہ اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش ہے کہ جدید جنگوں میں فتح اور شکست کے پیمانے کس طرح تبدیل ہو رہے ہیں، اور قوموں کے اندر پیدا ہونے والے سوالات کس طرح مستقبل کی سیاست پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جنگیں صرف میدانِ نبرد میں نہیں لڑی جاتیں، بلکہ وہ بیانیوں، تصورات اور عوامی ذہنوں میں بھی جاری رہتی ہیں۔ کسی بھی تنازعے کا حقیقی اثر صرف فوجی کامیابیوں یا نقصانات تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اس بات سے بھی طے ہوتا ہے کہ عوام اسے کس زاویے سے دیکھتے ہیں۔ حالیہ اسرائیلی سروے کے نتائج اسی پہلو کو نمایاں کرتے ہیں کہ جنگ کے بعد داخلی سطح پر پیدا ہونے والے سوالات کس طرح ریاستی بیانیے کو چیلنج کر سکتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق ایک حالیہ سروے میں اسرائیلی عوام کی بڑی اکثریت نے یہ رائے ظاہر کی کہ ایران کے ساتھ ہونے والے تنازع اور اس کے بعد سامنے آنے والی سفارتی صورتِ حال میں تہران نسبتاً مضبوط پوزیشن کے ساتھ ابھرا۔

عبرانی یونیورسٹی یروشلم اور آگام انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے کیے گئے سروے میں 92 ر فیصد سے زائد شرکاء نے اس تاثر کا

اظہار کیا کہ ایران نے اس کشمکش میں کامیابی حاصل کی۔ ایران اور اسرائیل کے درمیان کشمکش صرف دو ممالک کا معاملہ نہیں بلکہ مشرقِ وسطیٰ کی وسیع علاقائی سیاست سے جڑی ہوئی ہے۔ ایران طویل عرصے سے اپنی علاقائی حکمتِ عملی، اتحادی نیٹ ورک اور سفارتی روابط کے ذریعے اثر ورسوخ بڑھانے کی کوشش کرتا رہا ہے، جب کہ اسرائیل اپنی سلامتی کو علاقائی خطرات کے تناظر میں دیکھتا ہے۔ اسی تناظر میں کسی بھی جنگ یا تنازعے کے نتائج کا جائزہ وسیع علاقائی تناظر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔

جنگوں میں فتح ہمیشہ ایک ہی معنی نہیں رکھتی۔ عسکری کامیابی، سیاسی کامیابی اور نفسیاتی کامیابی تین مختلف پہلو ہیں۔ ایک فریق اگر میدان میں کچھ اہداف حاصل بھی کر لے، لیکن عوامی اعتماد، سفارتی حمایت اور طویل المدتی استحکام کے مسائل سے دوچار ہو تو اس کی کامیابی محدود سمجھی جا سکتی ہے۔ اسی لیے جدید دور میں جنگی نتائج کا تجزیہ صرف میزائلوں، فوجی کارروائیوں اور جغرافیائی کامیابیوں سے نہیں بلکہ معاشرتی ردِعمل اور سیاسی اثرات سے بھی کیا جاتا ہے۔ یہ نتیجہ اس اعتبار سے قابلِ توجہ ہے کہ اسرائیلی سیاسی منظرنامہ عموماً قومی سلامتی، عسکری طاقت اور دفاعی برتری کے تصورات کے گرد تشکیل پاتا ہے۔ ایسے ماحول میں اگر عوام کی بڑی تعداد کسی مخالف قوت کو فاتح تصور کرنے لگے تو یہ صرف ایک جنگی نتیجہ نہیں بلکہ داخلی اعتماد، سیاسی حکمتِ عملی اور ریاستی بیانیے کے لیے بھی ایک اہم سوال بن جاتا ہے۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ سروے کے مطابق وزیرِ اعظم بنیامین نیتن یاہو کے دائیں بازو کے سیاسی اتحاد کے حامیوں میں بھی ایک بڑی اکثریت نے ایران کو مضبوط فریق قرار دیا۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ معاملہ صرف سیاسی اختلاف کا نہیں بلکہ عوامی سطح پر جنگ کے نتائج کے ادراک میں ایک وسیع تبدیلی کا ہے۔ اسرائیلی معاشرہ تاریخی طور پر قومی سلامتی کے معاملات میں متحد نظر آتا رہا ہے، تاہم حالیہ برسوں میں سیاسی تقسیم، حکومتی فیصلوں پر تنقید اور جنگی حکمتِ عملی کے حوالے سے اختلافات میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ بعض مبصرین کے مطابق مسئلہ صرف بیرونی خطرات کا نہیں بلکہ یہ سوال بھی اہم ہے کہ ریاست اپنی طاقت کو کس حکمتِ عملی کے ساتھ استعمال کرتی ہے اور اس کے نتائج عوام کے سامنے کس طرح پیش کیے جاتے ہیں۔

سروے کے دیگر نتائج بھی اسی رجحان کی نشاندہی کرتے ہیں۔ بڑی تعداد میں اسرائیلی شہریوں نے رائے دی کہ ایران کے خلاف طویل فوجی مہم نے اسرائیل کی طویل المدتی سلامتی کے سوال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ ان کے نزدیک عسکری کارروائیاں وقتی دباؤ تو پیدا کر سکتی ہیں، لیکن اگر ان کے نتیجے میں سیاسی استحکام، سفارتی کامیابی اور دیرپا تحفظ حاصل نہ ہو تو جنگی حکمتِ عملی پر سوال اٹھتے ہیں۔ یہاں ایک بنیادی نکتہ سامنے آتا ہے کہ جدید جنگوں میں فتح کا تصور تبدیل ہو چکا ہے۔ ماضی میں فتح کا معیار صرف دشمن کے علاقوں پر قبضہ، فوجی نقصان یا میدان میں برتری سمجھا جاتا تھا، لیکن موجودہ دور میں سیاسی اثرات، عوامی حوصلے، عالمی حمایت اور طویل المدتی استحکام بھی کامیابی کے اہم پیمانے بن چکے ہیں۔

سروے میں ایک بڑی تعداد نے اس دعوے کو بھی قبول نہیں کیا کہ اسرائیل نے اپنے تمام جنگی اہداف مکمل طور پر حاصل کر لیے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عوامی سطح پر یہ احساس موجود ہے کہ صرف عسکری طاقت کا استعمال مسائل کا مکمل حل فراہم نہیں کرتا۔ جنگ کے بعد پیدا ہونے والی سیاسی، معاشی اور سفارتی مشکلات بھی ریاستوں کے فیصلوں کا حصہ بن جاتی ہیں۔ تاریخ میں کئی مثالیں موجود ہیں کہ طویل جنگیں صرف دشمن کو نقصان نہیں پہنچاتیں بلکہ جنگ میں شامل معاشروں کے اندر بھی تھکن، سوالات اور سیاسی تبدیلیوں کو جنم دیتی ہیں۔ عوام کا اعتماد کسی بھی ریاست کی سب سے بڑی طاقت ہوتا ہے، اور جب عوام سرکاری بیانیے اور زمینی حقیقت کے درمیان فرق محسوس کرنے لگیں تو سیاسی قیادت کو نئے سوالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

امریکی پالیسیوں کے حوالے سے بھی سروے میں عوامی تحفظات سامنے آئے، جہاں بڑی تعداد نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی حکمتِ عملی کو مؤثر قرار نہیں دیا۔ یہ رجحان اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اتحادی طاقتوں کے فیصلے بھی اب عوامی جائزے سے محفوظ نہیں رہے۔ اسی طرح 7 ر اکتوبر 2023ء کے بعد شروع ہونے والی عسکری کارروائیوں کے بارے میں بھی کئی اسرائیلی شہریوں نے یہ رائے دی کہ حماس اور حزب اللہ کے حوالے سے اعلان کردہ بنیادی اہداف مکمل طور پر حاصل نہیں کیے جا سکے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگی اعلانات اور زمینی حقیقتوں کے درمیان فرق عوامی شعور میں نمایاں ہو رہا ہے۔ موجودہ دور میں میڈیا اور اطلاعاتی جنگ بھی عسکری محاذ کی طرح اہم ہو چکی ہے۔ ہر فریق اپنی کامیابی کو اجاگر کرنے اور مخالف کے نقصان کو نمایاں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے حالات میں عوامی رائے صرف میدانِ جنگ کے واقعات سے نہیں بلکہ اطلاعات کی ترسیل، ذرائع ابلاغ اور سیاسی تعبیرات سے بھی تشکیل پاتی ہے۔ مجموعی طور پر یہ سروے ایک اہم سیاسی اور سماجی حقیقت کو سامنے لاتا ہے: جنگ صرف ہتھیاروں سے نہیں جیتی جاتی، بلکہ اعتماد، حکمتِ عملی، سفارت کاری اور مستقبل کے واضح وژن سے بھی کامیابی حاصل کی جاتی ہے۔ اگر کسی ریاست کا اپنا معاشرہ ہی جنگی نتائج کے بارے میں سوالات اٹھانے لگے تو یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ مسئلہ صرف بیرونی محاذ پر نہیں بلکہ داخلی سطح پر بھی موجود ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ بڑی طاقتیں صرف اپنی فوجی قوت سے نہیں بلکہ اپنے عوام کے اعتماد اور درست فیصلوں کی بنیاد پر مضبوط رہتی ہیں۔ جنگوں کے بعد اصل امتحان یہی ہوتا ہے کہ کون اپنی کمزوریوں کا اعتراف کر کے اصلاح کی راہ اختیار کرتا ہے اور کون صرف نعروں کے ذریعے حقیقت کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ بالآخر جنگوں کا سب سے بڑا امتحان یہ ہوتا ہے کہ کوئی قوم اپنی طاقت کے ساتھ اپنی حقیقت کا سامنا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ وقتی فتح کا اعلان کرنا آسان ہے، لیکن دیرپا امن، سیاسی استحکام اور عوامی اعتماد کا حصول ہی حقیقی کامیابی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

□□□

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۴ / جون ۔ ۲۰۲۶

سیاست میں موقع پرستی کا رجحان

ہندوستانی سیاست کسی دور میں اخلاقیات اور نظریات کی علامت ہوا کرتی تھی۔ سیاسی وابستگی نظریات کی بنیاد پر ہوا کرتی تھی اور عہدوں یا اقتدار کے لالچ میں نہیں ہوا کرتی تھی۔ سیاسی وابستگی کو تمام تر اختلافات کے باوجود ختم نہیں کیا جاتا تھا اور نہ کسی مختلف نظریہ سے وابستگی اختیار کی جاتی تھی۔ سیاست اور عوامی زندگی کو عوام کی خدمت کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا اور اسی جذبہ سے سیاست میں قدم رکھا جاتا تھا۔ اقتدار یا عہدوں کا لالچ نہیں ہوا کرتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ ہندوستانی سیاست نے مثال قائم کی تھی۔ اخلاقیات اور اصول پسندی کی وجہ سے ہی سیاسی مخالفین کا احترام بھی کیا جاتا تھا اور ان کی تجاویز کو قبول کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی تھی۔ اگر کسی سیاسی لیڈر کو اپنی جماعت یا لیڈر سے اختلاف ہوا بھی کرتا تو اس کی بنیاد پر اپنے لئے کوئی الگ راہ اختیار نہیں کرتا بلکہ پارٹی میں ہی داخلی طور پر اپنی رائے پیش کرتے ہوئے اسے منوانے کی کوشش کی جاتی تھی۔ تاہم بدلتے وقتوں نے ساری صورتحال ہی تبدیل کر دی ہے اور اب سیاست صرف اقتدار اور عہدوں کا کھیل ہو کر رہ گئی ہے۔ اخلاقیات کا تو کہیں دور دور تک نام ونشان نہیں رہ گیا ہے اور عہدے حاصل کرنے کیلئے کسی بھی حد تک جانے کیلئے ہمارے سیاسی قائدین تیار ہو گئے ہیں۔ سیاست کو اب محض دولت اور شہرت کمانے کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے اور اس کیلئے سیاسی اور نظریاتی وابستگی کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی ہے۔ صرف ایک نظریہ ہی پنپ رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی بھی قیمت پر اقتدار کا ساتھ رکھا جائے' اقتدار کے ساتھ رکھا جائے اور دولت اور شہرت کمائی جائے۔ سیاسی قائدین آج اس تجارت کے ذریعہ کروڑہا روپے کی دولت کے مالک بن رہے ہیں اور ان کیلئے سیاسی وابستگی اور نظریات کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی ہے۔ جس سیاسی جماعت کے نظریات اور اس کی پالیسیوں کی مسلسل مخالفت کی جاتی رہی ہے اور جس کے خلاف احتجاج تک کیا گیا ہے اور بڑے بڑے بیانات دئے گئے ہیں اسی جماعت کا دامن تھامنے اور اس کا ساتھ اختیار کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جا رہی ہے اور عوام کے سامنے اس کی کوئی وجہ بھی بیان نہیں کی جا رہی ہے۔ سیاسی قائدین کیلئے اگر کسی بات کی اہمیت رہ گئی ہے تو وہ یہی ہے کہ کسی طرح اقتدار کے ساتھ رہا جائے۔ کسی طرح اقتدار کے گلیاروں میں ان کا گذر ہوتا رہے اور سرکاری سرپرستی میں ان کے کام کاروبار کا سلسلہ چلتا رہے پھلتا پھولتا رہے۔ عوام کی خدمت یا عوام کی بہتری سے انہیں کوئی سروکار نہیں رہ گیا ہے۔ آج کسی پارٹی کے ساتھ تو کل کسی اور پارٹی کے ساتھ رہنا ان کیلئے معمول بن گیا ہے۔ وہ نظریات کی سیاست کی بجائے فائدہ اور سہولت کی سیاست کو ترجیح دینے لگے ہیں۔ ہماری سیاسی جماعتوں کا بھی یہی وطیرہ ہے کہ جو کوئی ان کی مخالفت کرے یا تو اسے خرید لیا جائے یا پھر اس کو سرکاری ایجنسیوں اور مقدمات سے خوفزدہ کرتے ہوئے اپنے ساتھ ملا لیا جائے۔ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں جہاں کئی قائدین کے خلاف خود حکومت کے ذمہ داروں کی جانب سے کرپشن اور بدعنوانیوں کے الزامات عائد کئے گئے' مقدمات درج کئے گئے اور ان کے کالے کرتوت عوام میں پیش کئے گئے تھے تاہم چند ہی دن بعد انہیں اپنی صفوں میں شامل کر لیا گیا۔ ان کے تمام مقدمات پر خاموشی اختیار کر لی گئی اور حد تو یہ ہے کہ انہیں ذمہ دار عوامی عہدے بھی فراہم کر دئے گئے۔ کئی ایسے ہیں جو کسی ریاست کے چیف منسٹر بن گئے ہیں تو کسی ریاست کے ڈپٹی چیف منسٹر بنائے گئے تھے۔ تو کئی ایسے بھی ہیں جو مرکزی وزارت میں اہم ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں یا پھر انہیں کچھ اور دوسرے عوامی اور سرکاری عہدے بھی فراہم کئے گئے ہیں۔ یہی اخلاقیات کا زوال ہے۔ سیاسی قائدین جہاں اخلاقیات کو ترک کرتے ہوئے نفع ونقصان کی سیاست کرنے لگے ہیں وہیں سیاسی جماعتیں بھی نظریات و وابستگی کا خیال کئے بغیر محض سیاسی وعددی طاقت میں اضافہ کو ترجیح دے رہی ہیں اور ان کیلئے بھی وابستگی کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی ہے۔ یہ صورتحال ہندوستانی سیاست کے معیار کو متاثر کر رہی ہے بلکہ بڑی حد تک متاثر کر بھی چکی ہے۔ عوام چونکہ جمہوریت میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں ایسے میں انہیں اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ سیاسی قائدین کی موقع پرستی کی جو روایت چل پڑی ہے اس کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے اور ایسے قائدین کو سبق سکھانا چاہئے۔

روز نامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

بھاگوت جی کی عجیب دلیل ہندو مذہب رجسٹرڈ نہیں!

آر ایس ایس اپنا صد سالہ جشن منا رہی ہے وزیر اعظم نریندر مودی نے لال قلعہ کی فصیل سے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ آر ایس ایس دُنیا کی سب سے بڑی این جی او ہے ایسی تنظیم جو ملک کے کسی بھی قانون کے تحت رجسٹرڈ نہیں ہے لاکھوں کی تعداد میں جس کی تربیتی شالھائیں لگتی ہیں سینکڑوں کی تعداد میں ذیلی تنظیمیں ہیں جس کے اثاثاجات کا کوئی شمار نہیں لاکھوں کروڑوں کے عطیات جسکو وصول ہوتے ہوں جسکے دفاتر عالیشان عمارتوں میں چل رہے ہوں ملکی راجدھانی دہلی کے جھنڈے والان میں دیش بندھو گپتا روڈ پر واقع بستی میں مندر کے ٹرسٹ سے ابتداء میں چھوٹی زمین لیز پر لی گئی بعد میں وہاں کے مکینوں کو ہٹایا گیا آج وہاں سنگھ کا فائیو اسٹار طرز کا بارہ منزلہ دفتر ہے کانگریس پچپن سالہ دور میں ایسا دفتر نہیں بنا سکی اور وی ایچ پی کے صدر کہتے ہیں سنگھ گرو دکشنا پر چلتا ہے ملک و بیرون ملک لاکھوں شاکھائیں لگتی ہیں جس تنظیم کو ملک کے وزیر اعظم خود دُنیا کی سب سے بڑی این جی او بتا رہے جس کے سربراہ کی محافظت کے لئے زیڈ پلس سکیورٹی مہیا کی گئی ہو مگر کیا یہ تعجب خیز نہیں ہے کہ یہ تنظیم ملک کے کسی بھی قانون کے کے تحت رجسٹرڈ نہیں ہے جس ملک میں چار پانچ آدمی بھی یکجا ہو کر کوئی معاشرتی سماجی رفاعی تعلیمی کام کرنا ہو تو ان کو مروج قانون کے تحت رجسٹر یا اندراج کرنا ہوتا ہے پھر آر ایس ایس ایسی کس قسم کی تنظیم ہے جو ملک کے آئین اور مروج قانون کے تحت رجسٹرڈ نہیں ہے موہن بھاگوت کہتے ہیں ہمارا قیام برطانوی دور حکومت میں ہوا ہم نے آزادی کے بعد 1950 میں سنگھ کا دستور سرکار کو سونپ دیا تھا وشو ہندو پریشد کے بین الاقوامی صدر آلوک کمار کہتے ہیں کہ آر ایس ایس گرو دکشنا سے چلتی ہے اس لئے ملک کے ٹیکس کے قوانین ہم پر لاگو نہیں ہوتے یہ بات ہائی کورٹ نے بھی قبول کی ہے سب سے اہم تعجب خیز بات آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے کہی ہے وہ یہ کہ میں کرناٹک کے وزیر داخلہ کے سوالوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا موہن بھاگوت اسطرح کا بیان کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑ گے کے تعلق سے دیتے تو ہو سکتا ہے کوئی بات نہیں ہوتی کیونکہ کسی پارٹی کے صدر کا عہدہ آئینی نہیں ہوتا لیکن کسی ریاست کے وزیر داخلہ کا عہدہ تو آئینی ہوتا ہے اگر کوئی مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے تعلق سے ایسی بات کہہ دے تو وہ قابل قبول ہوگی بھاگوت جی نے اور جو کہا وہ بھی تعجب خیز ہی کہا جائے گا ہم کو رجسٹریشن کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہندو مذہب رجسٹرڈ نہیں ہے لیکن سپریم کورٹ نے تو کہا ہے کہ ہندو مذہب نہیں زندگی گذارنے کا ایک طریقہ ہے بھاگوت جی کے اس بیان سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آر ایس ایس کا مطلب ہندو مذہب ہے بھاگوت جی کے کہنے کا تو مطلب یہی نکلتا ہے کیا باقی کے مذاہب رجسٹرڈ ہیں بھاگوت جی کی بات مان لیں تو کیا ہندو مذہب صرف سو سالہ قدیم مذہب ہے کیوں کہ سنگھ کو قائم ہوئے تو سو سال ہو ہیں سنگھ صد سالہ تقریب منا رہا ہے کہا جاتا ہے ہندو مذہب تو پانچ ہزار سالہ قدیم ہے آر ایس ایس بھلے ہی اپنے کو ثقافتی تنظیم بتائے مگر ملک میں نہ اس سے پہلے کسی نے یقین کیا ہے نہ آج کوئی یقین کر سکتا ہے ڈھائی ہزار کے قریب اس کی ذیلی تنظیمیں مختلف ناموں سے سنگھ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے کام کرتی ہیں دراصل بی جے پی کچھ نہیں صرف دوسری تمام ذیلی تنظیموں کی طرح سنگھ کا سیاسی بازو ہے سنگھ کی مرضی کے بغیر بی جے پی کا قومی صدر نہیں بن سکتا اگر واقع آر ایس ایس ثقافتی تنظیم ہے تو اپنی ثقافت کی بات کی جا سکتی ہے مسلمانوں کے ڈی این اے کی بات کیوں کرتی ہے کسی ثقافتی تنظیم کو یہ حق ہے کہ وہ دوسرے مذہب کی ثقافت پر حملہ کرے اگر آر ایس ایس ثقافتی تنظیم ہے تو اسکے سربراہ کو زیڈ پلس کی سیکورٹی کی کیا ضرورت ہے کیا ملک میں کسی دوسری اسطرح کی تنظیم کے سربراہ کو حاصل ہے پھر آر ایس ایس کے سربراہ کو کیوں جبکہ ملک کا کوئی قانون اس پر لاگو نہیں ہوتا جو آئین کو نہیں مانتی جسکے دفتر پر قومی پرچم دہوں تک لہرایا نہیں گیا جس طرح پریانک کھڑ گے نے اس کو اٹھایا ہے بعید نہیں کہ عدالتیں بھی کوئی راستہ آر ایس ایس کے لئے نکال لے لیکن جو چیز آج تک پردے میں تھی وہ بحث کا موضوع تو بن گئی لیکن جس پارٹی کے دور اقتدار میں اس پارٹی کی پرورش ہوئی وہ کانگریس بھی اس کی ذمہ دار ہے اُن کی سرکار کے وزیر داخلہ نے یہ معاملہ اُٹھایا کانگریس قیادت بھی اُٹھا سکتی تھی جب راہل گاندھی آر ایس ایس کے تعلق سے اتنا بولتے ہیں تب تو قانونی چارہ جوئی کرنیکی ذمہ داری بھی اُنہی کی تھی۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

غزل

لاکھوں میں بہتر کا ہُنر بول رہا ہے
یہ ان کی شہادت کا اثر بول رہا ہے

مسکین ہیں بےبس ہیں ، نہتے ہیں مسافر
چہروں سے کہاں رنجِ سفر بول رہا ہے

اب اس سے زیادہ ہو کیا توہین یزیدا!
نیزے کی بلندی پہ بھی سر بول رہا ہے

سیراب میرے خوں سے ہوا دشتِ بلا سب
معصوم یہ پیاسے کا جگر بول رہا ہے

ماتم اسے کہتا ہے جو ماتم کی ہے توہین
دل ہے کہ یہ بے خوف وخطر بول رہا ہے

ہم سایہ ادھر بھوک سے مرنے کو ہے تیار
لنگر یہ مرے گھر میں ادھر بول رہا ہے

مقصد یہ شہادت کا سمجھ پاتے جو نازاں
کہتے کہ یہ حق ہے جو بشر بول رہا ہے

جبیں نازاں

جس میں نہ ہو انقلاب موت ہے وہ زندگی

محمد مبشر الدین خرم

بیعت کرنی ہے یا جنگ یہ سوال کوئی نیا نہیں ہے' بد باطن جب یہ سوال کرے خواہ وہ اب کرے یا معرکہ' کربلا کے درمیان کرے تو جو حق پر ہوتے ہیں وہ جنگ کے لئے ہمیشہ آمادہ ہوتے ہیں۔ چھوٹی سے باتوں سے پریشان ہونے والی امت' لڑکھڑاتے ہوئے قدم اور بے چینی و بے یقینی کا شکار معاشرے کو کربلاء کے واقعہ سے درس حاصل کرنا چاہئے اور جن کی معرکہ' کربلا نے تربیت کی انہوں نے دنیا کو دکھا دیا کہ جب وقت کا 'یزید' مقابلہ پر آجائے تو اس کے ساتھ موجود ظالم 'شمر' یا ابن 'زیاد' کی پرواہ نہیں کی جاتی بلکہ مقابلہ کیا جاتا ہے۔ امت کی امت سازی اور مظلومیت کا رونا رونے کے بجائے اسے اپنے قدموں پر کھڑا کرنا ہو تو بس اس امت کو کربلاء میں کیا گیا صبر اور دی گئی قربانیوں کی یاد تازہ کرنی ہوگی۔ ایران ۔ امریکہ کے درمیان ہوئے جنگ بندی کے معاہدہ نے دوبارہ امت کو یہ پیغام دیا ہے کہ اگر سیرت امام حسینؓ پر چلا جائے اور اپنی غریب الوطنی و مظلومیت کا مرثیہ پڑھنے کے بجائے جرأت کا مظاہرہ کیا جائے تو کتنے ہی طاقتور یزید اور ابن زیاد کیوں نہ ہوں سب کو جھکایا جاسکتا ہے۔ امت کے نوجوانوں میں جب یہ احساس پیدا ہوجائے کہ اس 'جان کی کوئی بات نہیں' یہ جان تو آنی جانی ہے۔ کمزور اور خوف کے عالم میں جو زندگی گذارتے ہیں ان کا مقدر غلامی ہوجاتا ہے اور جو مقابلہ پر آمادہ رہتے ہیں وہ طاقتور ترین کو بھی گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیتے ہیں۔ 28 فروری کو جب ایران پر امریکہ اور اسرائیل نے اپنے دیگر حواریوں کی مدد سے ایران پر حملہ کرتے ہوئے ''آیت اللہ خامنہ ای'' کو شہید کیا تو دنیا نے کہنا شروع کردیا تھا کہ ایران تباہ ہوجائے گا لیکن 'شیطان بزرگ' اور اس کے حواریوں کو اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ 'آیت اللہ خامنہ ای' کی شہادت ایران کو کمزور نہیں کرے گی بلکہ ایرانیوں کے جذبہ ایثار و قربانی میں مزید اضافہ کا باعث بنے گی۔ ایران پر حملوں اور تہذیب کے خاتمہ کی بات کرنے والے ایران کی جرأت و ہمت کے آگے سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہوگئے بلکہ ایران نے بیک وقت 10 ممالک کا نہ صرف مقابلہ کیا بلکہ ان میں سے کئی ممالک کو 'امریکہ و اسرائیل' کے چنگل سے آزاد کروانے میں بھی کلیدی کردار ادا کیا۔

ایران ۔ امریکہ امن معاہدہ کے نکات کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اگر خوف سے عاری ہوکر مقابلہ کیا جائے تو تعداد یا صلاحیت کوئی معنیٰ نہیں رکھتی۔ جنگوں کے بعد ہی قیام امن ہوتا ہے اور اگر جنگ کے دوران کوئی ایک فریق اپنے تنہاء پڑ جائے تو اس کی مدد کے لئے کوئی تو آتا ہے لیکن ایران کو سب نے تنہاء چھوڑ دیا تھا اس کے باوجود ایران نے جس دلیری کے ساتھ مقابلہ کیا بلکہ اب بھی کر رہا ہے وہ قابل دید و عمل ہے۔ ایران ۔ امریکہ نے معاہدہ پر دستخط تو کردیئے لیکن 'اسرائیل' نے خود کو اس معاہدہ سے دور رکھنے کا اعلان کرتے ہوئے لبنان کو نشانہ بنایا لیکن 'اسرائیل' کی اس شر انگیزی کے ساتھ ہی 'ایران' نے اس بات کا اعلان کیا کہ اگر 'اسرائیل' لبنان پر حملہ جاری رکھتا ہے تو اسے 'امن معاہدہ' سے کوئی مطلب نہیں ہے اور وہ جنگ کے لئے تیار ہے۔ ایران نے نہ صرف جنگ جاری رکھنے کا اعلان کیا بلکہ چند گھنٹے قبل ہوئے معاہدہ کے بعد 'آبنائے ہرمز' کی کشادگی کے فیصلہ سے دستبرداری اختیار کرتے ہوئے فوری طور پر اسے دوبارہ بند کردیا۔ امریکہ نے ایران پر عائد تحدیدات کے خاتمہ

کے علاوہ تحدیدات عائد کئے جانے کے بعد قرق کئے گئے 24 بلین امریکی ڈالرس کی واپسی کے علاوہ جنگی نقصانات اور از سر نو تعمیرات کے لئے 300 بلین امریکی ڈالرس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایران کی تہذیب مٹانے کا اعلان کرنے والے 'ڈونالڈ ٹرمپ' نے ایران کو پہنچائے گئے نقصانات کی پابجائی کے عمل کا آغاز کرتے ہوئے دنیا کو یہ پیغام دیا ہے کہ 'سوپر پاور' 'نیوکلیئر' 'فوجی طاقت' 'دولت' یا فضائیہ اور بحریہ کے ذریعہ ہی جنگوں میں کامیابی نہیں ہوتی بلکہ جن کے پاس 'جگر' ہوتا ہے وہ ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ ایران پر عائد تحدیدات کے خاتمہ کے بعد کئی ممالک نے ایران کے ساتھ تجارتی روابط بحال کرنے کا نہ صرف اعلان کیا ہے بلکہ جس انداز میں تعلقات کو بحال کرنے کا اعلان کیا ہے وہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ ممالک طاقتور ملک سے تعلقات استوار کرنے کو کس قدر بے چین و بے قرار تھے۔ امریکی تحدیدات برخواست ہونے اور ایران کے تیل کو عالمی بازار میں فروخت کرنے کی چھوٹ فراہم کئے جانے کے ساتھ ہی جو صورتحال پیدا ہوئی ہے اس کے نتیجہ میں عالمی بازار میں تیل کی قیمتوں میں گراوٹ کا سلسلہ شروع ہوا ہی تھا کہ دوبارہ 'آبنائے ہرمز' کے بند ہونے کی اطلاع نے تیل کی قیمتوں کو اچھال دیا اور حصص بازار کو گرادیا۔

ایران ۔ امریکہ امن معاہدہ میں پڑوسی ملک پاکستان نے جس انداز میں ثالثی کا کردار ادا کیا ہے اور طویل مدتی مصالحت کے دوران جس صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا جاتا رہا اس بات کو کوئی قبول کرے یا نہ کرے لیکن طویل مدت تک امریکی افواج و فوجی تنصیبات کے میزبان رہے قطر اور سعودی عرب وہ اس معاہدہ کی اہمیت جانتے ہیں اور وہ مستقبل میں پاکستان کے اس احسان کا بدلہ ضرور چکائیں گے۔ ہندستان جو کہ یوکرین۔ روس کے درمیان جاری جنگ کو رکوانے کے دعوے کرتا رہا ہے لیکن وہ جنگ اب بھی جاری ہے' اس جنگ نے خطہ کی حالت غیر کی ہوئی ہے لیکن ایران۔ امریکہ کے درمیان شروع ہونے والی جنگ کے خاتمہ نے یہ ثابت کردیا کہ ثالثی اگر مستحکم اور مثبت طریقہ سے کی جائے تو ایسی صورت میں اس میں کامیابی ضرور حاصل ہوتی ہے۔

ایران ۔ امریکہ کے درمیان شروع ہونے والی جنگ میں آیت اللہ خامنہ ای کی شہادت کے علاوہ کئی فوجی جنرلوں کی شہادت بالخصوص ڈاکٹر علی لاری جانی کی شہادت نے ایران کو جتنا طاقتور آج بنایا ہے سابق میں ایران کبھی اس قدر طاقتور نہیں تھا۔ مادر وطن کے لئے دی جانے والی ان قربانیوں نے مغربی وسطیٰ میں ایران کو 'سوپر پاور' کی حیثیت فراہم کردی ہے جس نے اپنی شرائط پر امریکہ کو جنگ بندی پر آمادہ کرلیا ہے۔ ایران نے امریکہ کی دھمکیوں کے آگے سرنگوں ہونے کے بجائے اپنے اسلاف کی تاریخ کو دہراتے ہوئے قربانیوں کو ترجیح دی اور نہ صرف اپنے قائدین کی شہادت بلکہ معصوم اسکولی طالبات کی شہادت پر بھی مظلومیت کا رونا رونے کے بجائے دنیا کو 'شیطان بزرگ' کی ظالمانہ کارروائیوں سے واقف کرواتے ہوئے اس کے لئے دنیا کے 'امن پسند' اہل دل کے قلوب میں اس کے لئے نفرت پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ایران ۔ امریکہ کے درمیان ہونے والے معاہدہ سے دنیا بھر کے مختلف ممالک میں مظلوم کی حیثیت سے زندگی گذارنے والی اقوام کو درس حاصل کرتے ہوئے ظالم کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کی جرأت کا مظاہرہ کرنا چاہئے تا کہ وہ ظلم کے خلاف نبرد آزما ہوتے ہوئے اپنی کامیابی کو یقینی بنا سکیں۔ ظلم کے خلاف اٹھنے والی آواز اور ہاتھ دونوں کو جو غیبی مدد حاصل ہوتی ہے اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ دنیا کے کئی مسلم ممالک کو صہیونی طاقتوں نے اپنی سازشوں کے ذریعہ تباہ کردیا اور ان ممالک پر اپنے پروردہ عناصر کے ذریعہ حکومت کرتے ہوئے بے حیائی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا لیکن ایران میں وہ ناکام رہے۔

ظلم خواہ عالمی سطح پر ہو یا قومی سطح پر کیا جائے ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے والوں کو ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ مکان پر بلڈوزر چلنے کے خوف سے جو احتجاج سے گریز کرتے ہیں وہ کیا اپنے خانوادے کو اجاڑیں گے حالانکہ امت کی بقاء اور امت کی حیثیت کو برقرار رکھنے کے لئے خانوادہ کو قربانی کے لئے پیش کرنے کی تعلیم معرکہ' کربلا دیتا ہے۔ معرکہ کربلا دراصل کوئی واقعہ نہیں ہے بلکہ امت کی تربیت کے لئے دی جانے والی قربانی کی وہ تاریخ ہے جو نواسۂ رسول ﷺ اور ان کے افراد خانہ کے خون سے تحریر کی گئی ہے لیکن افسوس ہم جس دور میں زندگی گذار رہے ہیں اس دور میں نواسۂ رسول ﷺ کے نام لیوا تو بہت مل جائیں گے لیکن ان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے زندگی گذارنے والوں کی تعداد بہت قلیل ہے۔ ملک بھر میں جہاں کہیں حسین ابن علیؓ کی تعلیمات کے مطابق زندگی گذارتے ہوئے جدوجہد کرنے والے موجود ہیں ان میں خوف پیدا کرنے کے لئے بھی طاقتیں سرگرم ہیں جو کہ دشمنان اسلام کے لئے دانستہ یا نادانستہ کام کر رہی ہیں۔ ایران کے امن معاہدہ سے ہندستانی مسلمانوں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہئے اور کسی بھی طرح کے مظالم سے خوفزدہ ہونے کے بجائے ظلم کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ ہجومی تشدد کا شکار بننے والوں یا سرکاری دہشت گردی کا شکار ہونے والوں کو تنہاء چھوڑنے کے بجائے ان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ امریکہ و اسرائیل جیسے سفاک ممالک جو کہ خونریزی اور تباہی میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے جب وہ امن کی بات کرسکتے ہیں تو ایسی صورت میں ہمیں اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم کس غفلت کا شکار ہے جو اسرائیل کے تربیت یافتہ ہم پر بھاری پڑنے کے دعوے کر رہے ہیں اور یہ باور کروانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ اس سرزمین سے مسلمانوں کو مٹادیں گے جس سرزمین پر نہ صرف اولیائے اللہ نے بلکہ اصحاب رسول ﷺ نے دین 'اسلام' کے پیام کو عام کرتے ہوئے دعوت کے کام انجام دیئے اور دین کی حقانیت ہندستانیوں کے دلوں تک پہنچائی۔

ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ علی خامنہ ای نے امریکہ و ایران کے درمیان ہونے والے امن معاہدہ پر جس طرح کا رد عمل ظاہر کیا ہے، وہ ان کی قائدانہ صلاحیتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے اپنے پیام میں واضح طور پر یہ کہا کہ اصولی طور پر ان کی رائے معاہدہ سے مختلف تھی لیکن سپریم نیشنل سیکوریٹی کونسل نے جب انہیں یقین دہانی کروائی کہ ایرانی اقوام کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے گا تو اس معاہدہ کیلئے آمادہ ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر امریکی فریق حد سے زیادہ مطالبہ کرتا ہے تو اس کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا جائے گا بلکہ ایرانی عوام ایک باوقار قوم ہے جو سر جھکانے سے زیادہ سر کٹانے پر یقین رکھتی ہے۔ اس مفاہمتی یادداشت کے متعلق مجتبیٰ خامنہ ای کے موقف نے نہ صرف امریکہ بلکہ ان حلیف ممالک کے دلوں میں بھی ایران کا خوف پیدا کردیا ہے جو امریکہ کو سب سے زیادہ طاقتور تصور کیا کرتے تھے۔

اشتہار بازی شہرت کے بھوکوں کیلئے ہوتی ہے

پی چدمبرم

آج کل خاص طور پر سیاسی شعبہ میں اشتہار بازی اپنے نقطہ عروج پر ہے اور دیکھا جائے تو حکمراں جماعت اور اس کے قائدین اشتہار بازی میں نمود و نمائش میں بہت زیادہ مبتلا نظر آتے ہیں جبکہ حقیقت میں دیکھا جائے تو اشتہار بازی کامیاب لوگوں کیلئے نہیں کارنامے انجام دینے والوں کیلئے نہیں بلکہ مشتہرین کیلئے ہوتی ہے اور ایسے لوگوں کیلئے ہوتی ہے جو اپنی شبیہ بنانے اور اپنی زیادہ سے زیادہ تشہیر کے خواہاں رہتے ہیں۔ 9 جون کے آس پاس کئی انگریزی اور ٹامل اخبارات اور غالباً ہندوستان کے تمام اخبارات میں ایک مکمل صفحہ کا اشتہار شائع کروایا گیا جس میں گزشتہ 12 برسوں کے دوران مودی حکومت کے کارناموں کی ایک طویل فہرست پیش کی گئی۔ اس اشتہار کے ذریعہ عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ پچھلے 12 برسوں کے دوران نریندر مودی کی قیادت میں ملک نے زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔

اہم سنگ میل: اگر دیکھا جائے تو 12 سال کوئی کم عرصہ نہیں ہوتا۔ 12 سال اقتدار پر رہنا ایک بڑا اور اہم سنگ میل ہے۔ مودی حکومت پہلی مرتبہ سال 2014ء میں منتخب ہوئی، 2019ء کے عام انتخابات میں بھی اسے دوبارہ کامیابی ملی اور 2024ء لوک سبھا انتخابات میں اگرچہ وہ اقتدار برقرار رکھنے میں کامیاب ہوئی لیکن اسے وہ کامیابی نہیں ملی جس کی اسے توقع تھی۔ بہر حال بی جے پی نے مودی کے دور اقتدار کو ہندوستان کے کسی بھی منتخب وزیر اعظم کے سب سے طویل ترین دور کے لئے سراہا اُس کی تعریف و ستائش کی اور حد تو یہ ہے کہ غیر ضروری طور پر اس کا تقابل یا موازنہ پنڈت جواہر لال نہرو کے دورِ حکومت سے کیا گیا۔ موازنہ کے بغیر بھی 12 سالہ دورِ اقتدار یقیناً قابل ذکر ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو آزاد ہند کے پہلے وزیر اعظم ہونے کا اعزاز حاصل رہا اور انھوں نے ہندوستان کو زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ بالالفاظ دیگر ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے آزاد ہند کے پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے ترقی و خوشحالی کی بنیاد ڈالی۔ واضح رہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے 1952ء، 1957ء اور 1962ء کے عام انتخابات میں کامیابی حاصل کی اور وہ پورے 17 برسوں تک عہدہ وزارت

عظمیٰ پر فائز رہے۔ اس طرح اُنھیں اب تک طویل برسوں تک وزیر اعظم کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کا اعزاز حاصل ہے۔ جہاں تک حکومتوں کے دعوؤں کا سوال ہے ہر حکومت کو دعوے کرنے کا حق ہے اور اس معاملہ میں کچھ حد تک مبالغہ آرائی برداشت کی جاتی ہے لیکن ہم سطور بالا میں جن اشتہارات کا ذکر کیا ہے وہ اشتہارات مبالغہ آرائی سے کہیں آگے نکل چکے ہیں۔ عوام نے دو سال قبل مودی کے بڑھا چڑھا کر پیش کئے گئے دعوؤں کو اچھی طرح دیکھ لیا تھا اور پھر سارے ملک نے دیکھا کہ بی جے پی کو عوام نے کیسے لوک سبھا انتخابات میں 240 نشستوں تک محدود کردیا تھا جس کے نتیجہ میں بی جے پی سادہ اکثریت بھی حاصل نہ کرسکی اور دو سال بعد وہی دعوے دوبارہ کئے جارہے ہیں۔ بناء کسی بغض و عناد اور بدنیتی کے راقم الحروف ان دعوؤں میں سے چند کی مثال پیش کرنا چاہتا ہے اور عوام کو حقیقت سے واقف کروانا چاہتا ہوں۔

حکومت کا ایک دعویٰ ہے کہ اس نے تین کروڑ لکھ پتی دیدی بنائی ہیں۔ آخر یہ لکھ پتی دیدی کیا ہے۔ لکھ پتی دیدی سے متعلق حکومت نے جو تعریف کی ہے یہ سیلف ہیلپ گروپ (SHS) کی خاتون رکن ہے۔ اگسٹ 2025ء میں یہ بتایا گیا کہ سیلف ہیلپ گروپس کے 1,48,00,000 ارکان لکھ پتی دیدی بنے۔ مارچ 2026ء میں پارلیمنٹ میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ سیلف ہیلپ گروپ کے 3,07,33,820 ارکان نے خود کو لکھ پتی دیدی قرار دیا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ سیلف ہیلپ گروپ کوئی نئی بات نہیں ہے جبکہ مودی حکومت سے پہلے ہی سے یو پی اے حکومت نے ملک بھر میں خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس کی بنیاد ڈالی تھی اور یہ گروپس بڑی کامیابی کے ساتھ چلائے جارہے تھے اور سیلف ہیلپ گروپس نے نہ صرف خواتین کی مہارت میں اضافہ کیا بلکہ اُنھیں بااختیار بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ ساتھ ہی خواتین کو کمانے کے قابل بنایا۔ اُن کی آمدنی بڑھائی لیکن مودی حکومت نے یہ دعویٰ کیا کہ اس نے 3 کروڑ خواتین کو لکھ پتی دیدی بنایا جسے ہم ایک بلند بانگ دعویٰ کہہ سکتے ہیں مجھے تو شک ہے کہ آزادانہ آڈٹ سے اس دعویٰ کی توثیق نہیں ہوسکتی۔ چلئے حکومت کے اس دعوے کو قریب سے دیکھتے ہیں۔

آپ کو بتادیں کہ ہندوستان میں کام کرنے والی عمر کی خواتین (15 سال یا اُس سے زائد) کی آبادی 53 کروڑ ہے اور Female Participation کی شرح 41.7 فیصد ہے اور یہ تعداد 22 کروڑ بنتی ہے۔ یہ ایسی خواتین ہیں جو کام کر رہی ہیں یا بڑی سرگرمی کے ساتھ کام حاصل کرنے کی خواہاں ہیں۔ اگر 3 کروڑ خواتین کو لکھ پتی دیدی بنانے کے دعویٰ کو قبول کیا جاتا ہے تو لیبر فورس میں ہر سات میں سے ایک خاتون (بڑی سرگرمی سے کام کر رہی ہے یا کام حاصل کرنے کی خواہاں ہے) لکھ پتی ہے۔ آپ کو یہ بھی بتادیں سیلف ہیلپ گروپس ارکان (جس میں تقریباً خواتین شامل ہیں) کی تعداد اندازاً 9-10 کروڑ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دعویٰ عورت کی Networth سے متعلق نہیں بلکہ اُس کے گھر کی سالانہ آمدنی سے متعلق ہے۔ اس دعویٰ میں یہ بات چھپادی جاتی ہے کہ گھر کے دوسرے ارکان بھی اچھی خاصی آمدنی حاصل کرسکتے ہیں۔ یا وہ آمدنی کے حامل ہوسکتے ہیں۔ گھرانے کی مجموعی سالانہ آمدنی پہلے ہی ایک لاکھ روپے ہوسکتی ہے اور متعلقہ خاتون اس میں صرف اپنا ایک حصہ ڈالتی ہے۔ ویسے بھی سالانہ ایک لاکھ روپے گھریلو آمدنی کوئی غیر معمولی بات نہیں اور وہ بھی ایک ایسے ملک میں جہاں فی کس سالانہ اوسط آمدنی 205324 روپے ہو۔ یہ ایک عام بات ہے لہٰذا یہ دعویٰ کہ حکومت نے سیلف ہیلپ گروپس ارکان میں سے 3 کروڑ لکھ پتی دیدی پیدا کی ہیں حقیقت سے بعید معلوم ہوتا ہے۔

حکومت کا ایک اور دعویٰ ہے کہ اس نے 19 ہزار سے زائد جن اوشدھی اسٹورس کھولے ہیں۔ آپ کو بتادوں کہ جن اوشدھی اسٹور پروگرام 2008ء میں شروع کیا گیا تھا لیکن 2013ء میں وہ ناکام ہوگیا۔ حکومت کو کاروبار نہیں کرنا چاہئے موقف کے بعد مودی حکومت نے 2015ء میں اس پروگرام کو فرنچائز ماڈل کے تحت از سر نو ترتیب دے کر دوبارہ شروع کیا تاکہ معیاری ادویات مناسب قیمتوں پر فراہم کی جاسکیں۔ بہر حال حکومت کے پروگرامس پوری طرح کامیاب نہیں ہوئے لیکن حکومت کامیابی کے بڑے دعوے کرتی ہے۔

اہلِ بیتِ اطہار کی معنویت

ڈاکٹر جہاں گیر حسن

اسلامی تاریخ اور عقائد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاکیزہ گھرانہ ''اہل بیت'' کو ایک مرکزی اور کلیدی مقام حاصل ہے۔ اہل بیت کی معنویت صرف نسبی تعلق تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ دین کی بقا، علم کی ترویج اور اخلاقی وسماجی اصلاح کا ایک روشن مینار ہیں۔ ذیل میں اُن کی دینی، علمی اور اخلاقی وسماجی معنویت کا ایک مختصر جائزہ پیش ہے، مثلاً: 1۔ دینی معنویت: دینی نقطۂ نظر سے اہل بیت کی محبت اور اتباع کو ''جزوِ ایمان'' قرار دیا گیا ہے۔ چناں چہ قرآن وحدیث میں متعدد مقامات پر اس تعلق سے مختلف آیات و فرمودات موجود ہیں، جیسے: آیتِ تطہیر کی گواہی: قرآن مجید میں ہے: اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمھیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔ (الاحزاب: 33) حضرت عمر بن ابی سلمہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آیت تطہیر نازل ہوئی، تو اُس وقت میں حضرت اُم سلمہ کے خانۂ اقدس پر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ، امام حسن اور امام حسین کو بلایا اور اُن پر اپنی چادر ڈال دی، پھر بارگاہِ الٰہی میں یہ دعا فرمائی: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے نجاست دور فرما اور انھیں خوب پاک فرما۔ (صحیح مسلم، حدیث: 2424) یہ آیت وحدیث اہل بیت کی طہارت، عظمت اور عزت کی واضح دلیل ہیں۔ آیت مودت کی گواہی: قرآن مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت داروں سے محبت کا حکم آیا ہے اور اسے کارِ ثواب بتایا گیا ہے، ارشادِ ربانی ہے: میں تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت داروں (اہل بیت) سے محبت۔ (الشوریٰ: 23) اہل بیت سے شدید محبت پل صراط پر ثباتِ قدمی کی ضمانت ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اَثْبَتُكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ اَشَدُّكُمْ حُبًّا لِاَهْلِ بَيْتِيْ وَلِاَصْحَابِيْ۔ (دیلمی، مسند الفردوس بماثور الخطاب، جلد: ۱، حدیث: ۳۳۱) ترجمہ: پل صراط پر تم میں زیادہ ثابت قدم وہ رہے گا جو میرے اہلِ بیت اور میرے صحابہ سے شدید محبت کرنے والا ہوگا۔ (مسند الفردوس، 1/ 331) یہ آیت وحدیث اِس بات کی علامت ہیں کہ اہل بیت سے محبت دراصل اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے، اور اللہ ورسول سے محبت، عین دین ہے۔ حدیث ثقلین کی گواہی: اہل بیت، رشد وہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر تم اُن دونوں کا دامن تھامے رہوگے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اُن میں سے ایک ''قرآن مجید'' ہے اور دوسرے ''میرے اہل بیت''۔ (مسند احمد، حدیث: 11119) اِس حدیث کی تائید، آیت اعتصام سے بھی ہوتی ہے، ارشادِ ربانی ہے: تم سب کامل طور پر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ (آل عمران: 104) اِس آیت کی تفسیر میں اہل سنت کے جلیل القدر اور معتمد ومعتبر محدث و مفسر امام ثعلبی لکھتے ہیں کہ ''حبل اللہ'' (اللہ کی رسی) سے مراد قرآن مجید اور دین اسلام ہیں، اور امام محمد باقر اور امام محمد جعفر صادق کی روایات کے مطابق ''اہل بیت'' بھی مراد ہیں۔ (تفسیر ثعلبی، زیر آیت مذکور) مزید برآں ''حدیثِ ثقلین'' میں قرآن مجید اور اہل بیت دونوں سے متعلق ''تمسک'' (مضبوطی سے تھامنے) کا حکم آیا ہے، جو اِس آیت کی عملی تفسیر ہے۔ الغرض یہ آیت وحدیث اِس پر شاہد عدل ہیں کہ قرآن کے ساتھ اہل بیت بھی ''حبل اللہ'' میں داخل ہیں اور اُن کا تمسک بھی لازم ہے، یعنی قرآن پاک کی طرح ''اہل بیت اطہار'' بھی اتحاد و اتفاق اور رشد وہدایت کا سرچشمہ اور ضلالت وگمراہیت سے نجات کا اہم ذریعہ ہیں۔ ۲۔ علمی و روحانی معنویت: علمی وروحانی لحاظ سے بھی ''اہل بیت'' اعلیٰ مقام پر فائز ہیں، بلکہ دراصل وہ علمِ نبوی کے اصلی وحقیقی وارث وامین ہیں، جن پر قرآن کریم کی متعدد آیات دلالت کرتی ہیں، مثلاً: قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی ''الراسخون فی العلم''، ''اہل الذکر''، ''صاحبانِ علم الکتاب'' وغیرہ کا ذکر آیا ہے، اُس سے مراد ومصداق ممتاز شخصیات میں ''اہل بیت'' ثریا کی مانند ہیں، اور اس پر دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ مشہور فرمودات ہیں جن میں فرمایا گیا ہے: 1۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کے دروازے ہیں۔ (المستدرک: 4637) 2۔ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ (جامع ترمذی، باب مناقب علی، حدیث: ۳۷۱۳) ترجمہ: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اُس کے مولیٰ ہیں۔ (جامع ترمذی: حدیث: 3713) معلوم ہوا کہ اسلامی عقائد واحکامات، تفسیر وتشریح اور باطنی اَسرار ورموز تک رسائی کے لیے اہل بیت کی دہلیز پر پہنچنا لازمی ہے۔ سیدنا علی، سیدہ فاطمہ زہرا، امام حسن، امام حسین، امام زین العابدین اور امام زید، اور بعد کے علمائے اہل بیت نے جس طرح سے علمِ دین کی حفاظت اور اُس کی ترویج واشاعت فرمائی وہ تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے۔ 3۔ سماجی واخلاقی معنویت: اہل بیت کی سماجی معنویت محض ایک خاندان کی نہیں، بلکہ ایک ''کردار'' کی ہے، جس نے معاشرے کو جینے کا سلیقہ عطا کیا، مثلاً: ایثار اور سخاوت: اہل بیت، فقر وفاقے میں بھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے۔ خود بھوکے رہنا گوارا تو تھا لیکن کوئی بھوکا رہے یہ گوارا نہیں تھا۔ ایک مرتبہ حسنین کریمین بیمار ہوئے تو سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ زہرا نے تین روزے رکھنے کی منت مانی۔ جب افطار کا وقت آیا تو پہلے دن ایک مسکین، دوسرے دن ایک یتیم اور تیسرے دن ایک قیدی نے دروازے پر دستک دی۔ اہل بیت نے تینوں دن اپنے افطار کا کھانا سائل کو دے دیا اور خود صرف پانی سے افطار کیا۔ اہل بیت کے اِس عمل کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے (الدہر: 8-9 میں) فرمایا ہے: وہ اللہ کی محبت میں اپنا کھانا مسکین، یتیم اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو تمھیں صرف اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں، ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔ (تفسیر بسیط) سخاوت صرف مال کی نہیں ہوتی بلکہ جان کی بھی ہوتی ہے۔ ہجرت کی رات جب کفارِ مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے مُحاصر تھے، تو یہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہی تھے جو اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر آرام فرما ہوئے۔ ایسے ہی جاں نثاروں کی تعریف اللہ سبحانہ نے اپنے مقدس کلام میں بیان فرمائی ہے کہ لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو رَضائے الٰہی پانے کے لیے اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں۔ (البقرۃ: 207) پھر ایثار وسخاوت کی معراج تو اُس وقت ہوئی، جب اہل بیت نے کربلا میں دینِ اسلام کی بقا کے لیے اپنا گھر بار، مال واسباب اور جوان بیٹوں سے لے کر چھ ماہ کے علی اصغر تک کی قربانی پیش کردی۔ پیاس کی شدت کے باوجود اہل بیت کا صبر واستقامت اور رَضائے الٰہی پر راضی رہنا رہتی دنیا تک اُن کے ایثار کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ ظلم کے خلاف مزاحمت: اہل بیت نے باطل سے کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔ معرکہ کربلا اس کی سب سے بڑی مثال ہے جہاں سیدنا امام حسین نے حق وناحق کے درمیان محض ایک واضح لکیر نہیں کھینچی بلکہ بقائے دین وملت کی خاطر اپنی اور اپنے خاندان کی قربانی دے کر یہ ثابت کردیا کہ ظلم کا خاتمہ اور انسانیت کی بقا اُصولوں پر قائم رہنے میں ہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ سب سے بہتر جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا ہے۔ (ترمذی، حدیث: 2174) اتحادِ اُمت کا مرکز: جس طرح قرآن تمام مکاتب فکر کے لیے محبت واتحاد کا مرکز ہے اُسی طرح اہل بیت بھی تمام مکاتب فکر کے لیے محبت واتحاد کا مرکز ہیں۔ معاشرتی وحدت اور اُخوت ومروت کی علامت ہیں، جہاں رنگ، نسل اور علاقے کے فرق مٹ جاتے ہیں۔ اس کی واضح دلیل حدیث ثقلین ہے۔ علاوہ ازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تمہارے درمیان میرے اہل بیت کی مثال نوح کی کشتی کی سی ہے، جو اُس میں سوار ہوا اُس نے نجات پائی اور جو اُس سے دور ہوا وہ غرق ہوگیا۔ (مسند الشہاب، حدیث: 1345)

لکھنؤ آتشزدگی: عینی شاہدین کی دردناک داستان

،بایومیٹرک نظام ناکام، کئی طلبہ نے تار کے سہارے بچائی جان، لکھنؤ میں پیش آئے المناک آتشزدگی حادثے سے محفوظ نکلنے والے طالب علم نے بتایا کہ بایومیٹرک نظام ناکام ہونے سے دروازہ نہ کھل سکا اور وہ جان بچانے کیلئے دیگر افراد کے ساتھ بجلی کے تار کے سہارے نیچے اترے

لکھنؤ کے علی گنج علاقے میں ایک تجارتی عمارت میں پیش آئے ہولناک آتشزدگی حادثے میں 15 افراد کی جان چلی گئی، جبکہ اس حادثے میں محفوظ رہنے والے محمد آصف نے اپنی دردناک روداد سناتے ہوئے بتایا کہ دوسری منزل پر قائم اسٹوڈیو کا داخلی دروازہ بایومیٹرک نظام کے باعث بند ہو گیا تھا اور بجلی منقطع ہونے کی وجہ سے اسے کھولنا ممکن نہیں رہا۔ محمد آصف نے بتایا کہ دوپہر کے کھانے کے بعد وہ دوبارہ کام شروع کرنے کی تیاری کر رہے تھے کہ عملے کے بعض افراد نے آ کر اطلاع دی کہ شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگ گئی ہے۔ اس کے بعد تمام لوگ عمارت سے باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگے، لیکن بجلی نہ ہونے کے باعث بایومیٹرک نظام کام نہیں کر رہا تھا اور داخلی دروازہ بند ہو چکا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ کسی طرح وہ دوسرے کمرے تک پہنچے اور ایک دروازے سے باہر نکلنے کی کوشش کی، لیکن اس وقت تک سیڑھیوں میں دھواں بھر چکا تھا۔ شدید دھوئیں کی وجہ سے وہ واپس کمرے میں آ گئے اور تولیوں سے چہرہ

ڈھانپ کر بچنے کی تدبیریں کرنے لگے۔ کھڑکی کے قریب پہنچنے پر مزید دھواں اندر آ رہا تھا، اسی دوران انہیں ایک چھوٹی کھڑکی کے پاس سے گزرتا ہوا بجلی کا تار دکھائی دیا۔ آصف کے مطابق وہ اور چار پانچ دیگر افراد اسی تار کے سہارے نیچے اترنے میں کامیاب ہوئے۔ آصف نے بتایا کہ دم گھٹنے سے بچنے کی کوشش میں بعض لوگوں نے واش روم میں خود کو بند کر لیا تھا، لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔ ان کے ایک ساتھی جینت گپتا نے شیشے کی کھڑکی توڑ کر چھلانگ لگانے کی کوشش کی، تاہم وہ لوہے کی ریلنگ پر جا گرے، جس سے ان کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ وہ تقریباً آدھے گھنٹے تک سڑک پر پڑے رہے، جس کے بعد انہیں ایمبولینس کے ذریعے اسپتال منتقل کیا گیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ فائر بریگیڈ ایک گھنٹے سے زیادہ وقت گزرنے کے بعد موقع پر پہنچی۔ ان کے مطابق آگ کی شدت اس قدر زیادہ تھی کہ تقریباً سو میٹر دور سے بھی جسم پر اس کی تپش محسوس ہو رہی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ فائر الارم کام نہیں کر رہا تھا اور اندر موجود لوگوں کو آگ کی سنگینی کا اندازہ اس وقت تک نہیں ہو سکا، کیونکہ ہر طرف صرف دھواں ہی دھواں تھا۔ حادثے کی عینی شاہد مالا نگم نے بتایا کہ نچلی منزل پر قائم پالتو جانوروں کی دکان سے لوگوں نے جلدی جلدی پنجروں کو باہر نکال کر جانوروں کو بچانے کی کوشش کی۔ ان کے مطابق چند بچے اوپر سے کودنے کے باعث زخمی ہوئے، لیکن بعد میں آگ اس قدر شدید ہو گئی کہ کسی کے لیے عمارت کے اندر جانا ممکن نہ رہا۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر چھت تک رسائی ممکن ہوتی تو شاید مزید بچوں کو بچایا جا سکتا تھا، لیکن چھت کا دروازہ شٹر سے بند تھا اور کئی بچے اندر ہی پھنس گئے۔

مصنوعی ذہانت کے مستقبل پر چند کمپنیوں کی

اجارہ داری قابل قبول نہیں: ستیہ نڈیلا کی تنبیہ

واشنگٹن: مائیکروسافٹ کے چیف ایگزیکٹو افسر ستیہ نڈیلا نے مصنوعی ذہانت کی صنعت میں بڑھتے ہوئے ارتکاز پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ چند بڑی کمپنیاں مل کر اس ٹیکنالوجی کے مستقبل کا فیصلہ نہیں کر سکتیں، جو معیشت، روزگار اور سماجی ڈھانچے میں تیزی سے تبدیلی لا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت کی ترقی زیادہ شفاف، کم خرچ اور عوامی اعتماد پر مبنی ہونی چاہیے۔ ایک انٹرویو کے دوران ستیہ نڈیلا نے کہا کہ مصنوعی ذہانت کے اگلے مرحلے میں صارفین کو زیادہ اختیار اور ٹیکنالوجی تک وسیع رسائی فراہم کرنا ضروری ہے۔ ان کے مطابق ایسا مستقبل قابل قبول نہیں ہوگا جس میں سیکھنے، استعمال اور اس کے فوائد پر صرف چند اداروں کا کنٹرول ہو۔ انہوں نے کہا کہ عوام ایسے نظام کو قبول نہیں کریں گے جس میں طاقت محدود ہاتھوں میں مرتکز ہو جائے۔ انہوں نے اس تصور کو بھی مسترد کیا کہ مصنوعی ذہانت تمام سفید پوش ملازمتوں کا خاتمہ کر دے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ اصل ضرورت ملازمتوں کو ختم کرنے کے بجائے کام کے طریقوں کو ازسرنو منظم کرنے کی ہے۔ ان کے مطابق اس تبدیلی کے نتیجے میں بعض کردار اور ذمہ داریاں تبدیل ہوں گی، لیکن مناسب حکمت عملی کے ذریعے کارکنوں کو نئی صورت حال سے ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے۔ ستیہ نڈیلا نے کہا کہ مصنوعی ذہانت کو ایک 'علمی انجن' کے طور پر دیکھا جانا چاہیے، جو اداروں کو اپنے افرادی وسائل، معلومات اور ٹیکنالوجی کو زیادہ مؤثر انداز میں استعمال کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے اس تصور کی حمایت کی کہ کمپنیاں ایک ہی فراہم کنندہ پر انحصار کرنے کے بجائے مختلف صلاحیتوں اور قیمتوں والے متعدد نمونوں سے فائدہ اٹھائیں۔ مائیکروسافٹ کے سامنے موجود اہم فیصلوں میں چینی مصنوعی ذہانت کمپنی ڈیپ سیک کے کم لاگت والے نمونوں کی میزبانی کا معاملہ بھی شامل ہے۔ اس اقدام سے عالمی سطح پر مقابلے میں اضافہ ہو سکتا ہے اور بڑی مصنوعی ذہانت کمپنیوں پر دباؤ بڑھ سکتا ہے، جو پہلے ہی قیمتوں اور مسابقت کے بڑھتے ہوئے چیلنجوں کا سامنا کر رہی ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ عوامی اعتماد بحال کرنے کے لیے محض دعوے کافی نہیں ہوں گے بلکہ عملی اقدامات ناگزیر ہیں۔ ان کے مطابق ٹیکنالوجی کمپنیوں کو ثابت کرنا ہوگا کہ مصنوعی ذہانت کا استعمال انسانی صلاحیتوں میں اضافہ، روزگار کی نئی شکلوں کی تشکیل اور معاشی ترقی کے لیے کیا جا رہا ہے۔ ستیہ نڈیلا کے یہ بیانات ایسے وقت سامنے آئے ہیں جب امریکہ اور دیگر بڑی معیشتوں میں مصنوعی ذہانت کے اثرات، روزگار، اقتصادی طاقت اور قومی مسابقت کے حوالے سے بحث میں تیزی آ رہی ہے۔

یو جی سی نیٹ: تکنیکی خرابی کی وجہ سے جالندھر سنٹر پر نہیں ہو پایا امتحان

اب ۵/جولائی کو دوبارہ ہوگا انعقاد

این ٹی اے نے بتایا کہ اہل امیدواروں کے لیے نئے ایڈمٹ کارڈ جاری کیے جائیں گے۔ ان ایڈمٹ کارڈ میں امتحان کی تاریخ، وقت، رپورٹنگ کی ہدایات اور دیگر ضروری ہدایات شامل ہوں گی۔ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے یو جی سی نیٹ جون امتحان سے متعلق ایک اہم اطلاع جاری کی ہے۔ ایجنسی نے پنجاب کے جالندھر واقع سٹی گروپ آف انسٹی ٹیوشن امتحان مرکز پر تکنیکی خرابی کے باعث متاثر ہونے والے

امیدواروں کے لیے دوبارہ امتحان منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ این ٹی اے کے مطابق یہ مسئلہ 22 جون 2026 کو منعقدہ امتحان کی پہلی شفٹ کے دوران سامنے آیا تھا۔ تکنیکی خرابی کی وجہ سے کچھ امیدوار امتحان شروع نہیں کر سکے یا امتحان نہیں دے پائے تھے۔ آفیشل نوٹس کے مطابق نظام امتحان کو سنبھالنے والی ایجنسی ٹاٹا کنسلٹنسی سروسز (ٹی سی ایس) نے اس تکنیکی مسئلہ کی اطلاع این ٹی اے کو دی تھی۔ ایجنسی نے واضح کیا کہ یہ مسئلہ صرف جالندھر کے سٹی گروپ آف انسٹی ٹیوشن امتحان مرکز محدود تھا اور ملک کے کسی دیگر مراکز سے ایسی کوئی شکایت نہیں ملی۔ این ٹی اے نے واضح کیا ہے کہ صرف وہی امیدوار دوبارہ امتحان میں شامل ہو سکیں گے جو 22 جون کو سٹی گروپ آف انسٹی ٹیوشن امتحان مرکز پر حاضر تھے، لیکن تکنیکی خرابی کی وجہ سے امتحان نہیں دے پائے یا امتحان مکمل نہیں کر سکے۔ ایجنسی نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ متاثرہ امیدواروں کو منصفانہ موقع فراہم کرنے اور ان کے مفادات کے تحفظ کے لیے لیا گیا ہے۔ این ٹی اے کے مطابق دوبارہ امتحان 5 جولائی 2026 کو دوپہر 3 بجے منعقد کیا جائے گا۔ یہ امتحان اسی سٹی گروپ آف انسٹی ٹیوشن امتحان مرکز جالندھر میں کرایا جائے گا جہاں تکنیکی خرابی سامنے آئی تھی۔ این ٹی اے نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ یو جی سی نیٹ جون 2026 کا امتحان ملک بھر میں منسوخ نہیں کیا گیا ہے۔ تکنیکی خرابی صرف جالندھر کے ایک مرکز پر رپورٹ ہوئی تھی، اس لیے دوبارہ امتحان کا فیصلہ بھی صرف اسی سنٹر کے متاثرہ شفٹ-1 کے امیدواروں تک ہی محدود ہے۔ ایجنسی نے بتایا کہ اہل امیدواروں کے لیے نئے ایڈمٹ کارڈ جاری کیے جائیں گے۔ ان ایڈمٹ کارڈ میں امتحان کی تاریخ، وقت، رپورٹنگ کی ہدایات اور دیگر ضروری ہدایات شامل ہوں گے۔ این ٹی اے نے متاثرہ امیدواروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ایڈمٹ کارڈ اور دیگر اپڈیٹس کے لیے باقاعدگی سے سرکاری ویب سائٹ پر نظر رکھیں۔

دہلی حکومت کا بڑا فیصلہ: یکم جنوری ۲۰۲۵ تک آباد تمام جھگی بستیوں کی ہوگی بازآبادکاری

16 جون کو وزیر داخلہ امت شاہ نے اعلان کیا تھا کہ دہلی سلم اور جھگی جھونپڑی بازآبادکاری اور بحالی پالیسی ۲۰۲۶ کو حتمی شکل دے دی گئی ہے

دہلی حکومت نے آج جھگی والوں کے لیے اہم فیصلہ لیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کی قیادت میں 'ڈی یو ایس آئی بی' کی میٹنگ میں یہ طے کیا گیا کہ یکم جنوری 2025 تک راجدھانی میں بسی تمام جھگی بستیوں کے مکینوں کو بازآبادکاری منصوبہ کا فائدہ دیا جائے گا۔ اس بازآبادکاری منصوبہ کی وجہ سے دہلی میں رہ رہے ہزاروں خاندانوں کو فائدہ مل سکے گا۔ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کی قیادت میں ڈی یو ایس آئی بی بورڈ کی میٹنگ میں بازآبادکاری سے متعلق اہم تجویز منظور کی گئی۔ میٹنگ میں دہلی حکومت نے طے کیا کہ قومی راجدھانی میں یکم جنوری 2025 تک بسی تمام جھگی بستیوں کے رہائشیوں کی بازآبادکاری کی جائے گی۔ حکومت نے اپنے فیصلے میں بازآبادکاری کا دائرہ بھی بڑھایا ہے۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ "دہلی اربن شیلٹر امپرووومنٹ بورڈ (ڈی یو ایس آئی بی) کی 36 ویں بورڈ میٹنگ میں ایک تاریخی فیصلہ لیا گیا، اس میٹنگ کی صدارت وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے کی۔ میٹنگ میں یہ طے کیا گیا کہ دہلی میں یکم جنوری 2025 تک بسی جھگی بستی کے مکینوں کو بازآبادکاری کا فائدہ دیا جائے گا۔" اس سے قبل گزشتہ ہفتہ 16 جون کو مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے اعلان کیا تھا کہ دہلی سلم اور جھگی جھونپڑی بازآبادکاری اور بحالی پالیسی 2026 کو حتمی شکل دے دی گئی ہے، جس سے ایسی جگہوں پر رہنے والے 4 لاکھ خاندانوں کو فائدہ ملے گا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا تھا کہ دہلی حکومت ہر ماہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) ماڈل پر مبنی کم از کم 5 بازآبادکاری منصوبوں کے لیے ٹینڈر جاری کرنی چاہئیں۔ دہلی میں جھگی جھونپڑی والوں کی بازآبادکاری سے متعلق ایک جائزہ میٹنگ کی قیادت کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی اے) اور دہلی اربن شیلٹر امپرووومنٹ بورڈ (ڈی یو ایس آئی بی) کو 45 دنوں کے اندر 5 جھگی بستیوں کے لیے ٹینڈر جاری کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے افسران کو مزید 50 جھگی بستیوں کے لیے پروجیکٹ دستاویزات اور ٹینڈر پروپوزل تیار کرنے کی بھی ہدایت دی۔ اس وقت امت شاہ نے کہا تھا کہ جھگی بستیوں کے لیے اہلیت کی تاریخ یکم جنوری 2025 کے مطابق طے کی جائے۔ اس میٹنگ میں امت شاہ کے علاوہ مرکزی وزیر برائے ہاؤسنگ اور شہری امور منوہر لال کھٹر، دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر ترنجیت سنگھ سندھو، وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا اور دیگر سینئر وزراء اور افسران شامل ہوئے۔ دہلی حکومت کی جانب سے یکم جنوری ۲۰۲۵ء تک آباد ہونے والی تمام جھگی بستیوں کی بازآبادکاری کا فیصلہ ایک انتہائی اہم اور تاریخی قدم ہے۔ دہلی اربن شیلٹر امپرووومنٹ بورڈ (DUSIB) کی ۳۶ویں میٹنگ میں وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کی صدارت میں اس فیصلے کو منظوری دی گئی ہے، جو مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی نگرانی میں تیار کردہ 'دہلی کچی آبادی اور جھگی جھوپڑی بحالی پالیسی ۲۰۲۶' کے عین مطابق ہے۔

بھارت نے سندھ طاس معاہدے پر

پاکستانی وزیر کے 'من گھڑت دعووں' کو مسترد کیا

نئی دہلی: بھارت نے منگل کو پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف کے تبصرہ کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے انہیں اسلام آباد کی اپنی کوتاہیوں اور انسانی حقوق کے ریکارڈ سے توجہ ہٹانے کی کوشش قرار دیا۔ سندھ طاس معاہدے پر آصف کے تبصروں کا جواب دیتے ہوئے، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ پاکستان من گھڑت دعووں" کے ذریعے اپنی ناکامیوں کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جیسوال نے کہا،"ہم نے پاکستانی وزیر دفاع کے تبصروں کے حوالے سے رپورٹیں دیکھی ہیں۔ اس طرح کے تبصرہ پاکستان کی اپنی ناکامیوں کو چھپانے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے توجہ ہٹانے کی مایوس کن کوشش ہیں۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں حالیہ پیش رفت پاکستان کی معاشی استحصال، بنیادی حقوق سے انکار اور اس کے زیر کنٹرول علاقوں میں انتظامی جبر کی دیرینہ پالیسیوں کی وجہ سے ہے۔ جیسوال نے پاکستانی حکام پر شہریوں کے خلاف ضرورت سے زیادہ طاقت استعمال کرنے کا بھی الزام لگایا۔ انہوں نے یہ الزام بھی لگایا کہ ضروری سامان اور ادویات کو روک دیا گیا ہے، انٹرنیٹ خدمات معطل کر دی گئی ہیں اور غیر مسلح مظاہرین کے خلاف مہلک طاقت کا استعمال کیا گیا ہے۔"جیسا کہ آپ جانتے ہیں، اس کے نتیجے میں کئی لوگ اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔ بھارت نے مزید امید ظاہر کی کہ عالمی برادری پاکستان کو اس خطے میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور دیگر کارروائیوں کے لیے جوابدہ ٹھہرائے گی۔

بھارتی بحریہ کے مشرقی بیڑے کے جہاز ادیے

گیری اور کوارتی ہو چی منہ شہر، ویتنام میں پورٹ کال کی

نئی دہلی؛ ہندوستانی بحریہ کے مقامی طور پر ڈیزائن کیے گئے اور تعمیر کیے گئے جنگی جہاز آئی این ایس ادیے گیری اور آئی این ایس کوارتی 22 جون 2026 کو جنوبی مشرقی ایشیا میں اپنی آپریشنل تعیناتی کے دوران، ویتنام کے ہو چی منہ شہر، نہا رانگ پورٹ پہنچے۔ ایسٹرن فلیٹ کے فلیگ آفیسر کمانڈنگ ریئر ایڈمیرل آلوک آنندا کی قیادت میں جہازوں کا ویتنام پیپلز نیوی کے اہلکاروں، ایچ سی ایم سی پیپلز کمیٹی کے نمائندوں اور بندرگاہ کے حکام نے پرتپاک استقبال کیا۔ استقبالیہ دونوں بحری افواج کے درمیان قریبی، دیرینہ تعلقات اور ہندوستان اور ویتنام کے درمیان بڑھتی ہوئی سمندری شراکت کی عکاسی کرتا ہے۔ پورٹ کال کے دوران، ہندوستانی بحریہ اور ویتنام کی عوامی بحریہ پیشہ ورانہ بات چیت، کراس ڈیک ایکسچینج، کھیلوں کے فکسچر اور کمیونٹی آؤٹ ریچ سرگرمیوں کا ایک سلسلہ شروع کریں گے۔ اعلیٰ قیادت کی بات چیت بھی طے شدہ ہے، جو نقطہ نظر کے تبادلے اور دوطرفہ بحری تعاون کو مزید مضبوط کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ یہ تعیناتی ویتنام میں ہندوستانی بحریہ کی پہلی بڑی موجودگی کی نشاندہی کرتی ہے جب سے دوطرفہ تعلقات کو مئی 2026 میں ایک بہتر جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ تک بڑھا دیا گیا تھا۔

ماہ مقدس محرم الحرام کی مناسبت سے

تکیہ بیگوسرائے میں یک روزہ تربیتی ورکشاب کا انعقاد

بیگوسرائے: ماہ مقدس محرم الحرام میں فعال و متحرک نوجوان محمد مبشر عالم و محمد مدثر عالم کی مشترکہ قیادت میں طلبہ وطالبات کے اندر دینی تعلیمی بیداری کے تحت تکیہ بیگوسرائے میں "یک روزہ تربیتی ورکشاب" کا انعقاد ملی وسماجی رہنما جناب ماسٹر انوار احمد رحمانی رکن شوریٰ و عاملہ وٹرسٹی امارت شرعیہ کی صدارت میں کیا گیا۔ جامع مسجد تکیہ بیگوسرائے کے امام وخطیب جناب قاری عابد حسین عرفانی صاحب نے علمی، دینی واخلاقی تربیتی محاضرہ پیش فرمایا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ نوجوان نسل کو علم دین کے زیور سے آراستہ ہونا وقت کی اہم پکار ہے، اور اخلاقی اقدار کو اپنا کر ہی طلبہ وطالبات معاشرے کے اچھے شہری بن سکتے ہیں۔ انہوں نے محرم الحرام کی مناسبت سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ مہینہ ہمیں قربانی، حق گوئی اور باطل کے سامنے سر نہ جھکانے کا درس دیتا ہے، اس لیے نئی نسل کو اس ماہ مقدس کے تاریخی وتربیتی پیغامات کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنا چاہیے۔ ماسٹر انوار احمد رحمانی نے اپنے صدارتی خطاب میں تعلیم وتربیت کی اہمیت، ضرورت، معنویت اور افادیت پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی قوم کی کامیابی کے لیے تعلیم کے ساتھ اچھی تربیت کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ اس لیے والدین اور سرپرست اپنے بچوں کی تعلیمی واخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ محرم الحرام ہمیں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے اور اسلامی اقدار کے تحفظ کا پیغام دیتا ہے اور ہمیں اس نئے اسلامی سال کا آغاز تعلیمی و اصلاحی بیداری اور اپنے کردار وعمل کی درستگی کے پختہ عزم کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اس موقع پر ملی وسماجی کارکنان، خاص ماسٹر غیاث الدین رحمانی، الحاج عبدالربان رحمانی، الحاج نصیر احمد فاروقی، الحاج عبدالجلیل صاحب، محمد مرتضیٰ عالم صاحب سابق سرپنچ محمد شکیل کے علاوہ محلے کے نوجوانان اور خواتین حضرات بڑی تعداد میں موجود تھے۔

وزیر خارجہ جے شنکر کا ہندوستان۔منگولیا

ریفائنری منصوبے کا دورہ۔ کام کی پیش رفت کا جائزہ لیا

اولان باتور: ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے منگل کے روز منگولیا کے اہم موگول ریفائنری منصوبے کا دورہ کیا اور منصوبے پر جاری تعمیراتی کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر ان کے ہمراہ منگولیا کی وزیر خارجہ باتسیتسیگ باتمونخ اور صنعت و کان کنی کے وزیر گونگور دامدین نیام بھی موجود تھے۔ وزیر خارجہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ ہندوستان اور منگولیا کی دوستی کی علامت یہ اہم منصوبہ مسلسل پیش رفت کر رہا ہے۔ انہوں نے منصوبے پر کام کرنے والی مختلف ٹیموں سے ملاقات کی اور جاری کاموں کی صورتحال کا جائزہ لیا۔ انہوں نے منصوبے پر کام کرنے والے ہندوستانی اور منگولیائی کارکنوں سے بھی ملاقات کی اور مشکل حالات میں اس بڑے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ان کی محنت اور عزم کو سراہا۔ اس سے قبل پیر کے روز جے شنکر نے منگولیا میں اعلیٰ سطحی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان تعاون کو مزید فروغ دینے پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے منگولیا کی پارلیمان اسٹیٹ گریٹ خورال کے اسپیکر سنداگ بیامباتسوگت سے ملاقات کی اور ہندوستان۔منگولیا پارلیمانی تبادلوں اور دوستانہ تعلقات کے لیے ان کی حمایت کا خیر مقدم کیا۔ جے شنکر نے منگولیا کے وزیر تعلیم ایل اینخ امرگلان اور سابق صدر این اینخبایار سے بھی ملاقات کی اور ان روابط کو دوطرفہ تعلقات کے فروغ کے لیے اہم قرار دیا۔ اپنے دورے کے دوران انہوں نے منگولیا کے صدر خورلسخ اوخنا سے بھی ملاقات کی اور صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اور وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے نیک تمنائیں پہنچائیں۔ بات چیت کے دوران کان کنی کے شعبے میں تعاون بڑھانے نئی ترقیاتی اسکیموں صاف

توانائی زرعی پروسیسنگ تعلیم سلامتی اور کثیر فریقی فورمز میں اشتراک سمیت مختلف امور پر غور کیا گیا۔ جے شنکر نے تاریخی گندن خانقاہ کا بھی دورہ کیا جہاں انہوں نے چیف ایبٹ خامبا نومن خان گیشے لہارامپا ڈی جاوزاندورج سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ خانقاہ دونوں ممالک کے درمیان ثقافتی اور روحانی روابط کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ وزیر خارجہ 22 سے 25 جون تک منگولیا اور جنوبی کوریا کے چار روزہ دورے پر ہیں۔ وزارت خارجہ کے مطابق وہ دونوں ممالک کی قیادت سے ملاقاتیں کریں گے اور دوطرفہ تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے امکانات پر تبادلہ خیال کریں گے۔

ہندوستان اور چین کیلئے ایک دوسرے کے

بنیادی مفادات کا احترام کرنا ضروری ہے: چینی وزیر خارجہ

نئی دہلی: چین کے وزیر خارجہ وانگ یی نے کہا ہے کہ ہندوستان اور چین کے لیے ایک دوسرے کے بنیادی مفادات" کا احترام کرنا اور دونوں ممالک کے رہنماؤں کے درمیان طے پانے والے اہم اتفاقِ رائے پر عمل درآمد کے لیے ٹھوس اقدامات کرنا ناگزیر ہے۔ وانگ یی برکس ممالک کے قومی سلامتی کے مشیروں کے اجلاس میں شرکت کے لیے نئی دہلی آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پیر کے روز ہندوستان کے قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال کے ساتھ ملاقات کے دوران یہ بات کہی۔ چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی شنہوا کے مطابق، دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات اور تعلقات کو معمول پر لانے کے عمل میں ہونے والی پیش رفت پر تبادلۂ خیال کیا۔ وانگ یی اور اجیت ڈوبھال، دونوں ہی ہندوستان-چین سرحدی تنازع کے حوالے سے اپنے اپنے ممالک کے خصوصی نمائندے بھی ہیں۔ وانگ یی نے کہا کہ ہندوستان چین کا ایک اہم ہمسایہ ملک ہے اور دونوں ممالک کے تعلقات اب بہتری اور بحالی کی راہ پر واپس آ چکے ہیں۔ اجیت ڈوبھال اور وانگ یی کی ملاقات کے بارے میں پیر کی رات جاری ہونے والی ایک سرکاری پریس ریلیز کے مطابق، وانگ یی نے کہا کہ دونوں ممالک کے رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ہندوستان اور چین حریف نہیں بلکہ شراکت دار ہیں۔ ان کے مطابق یہ دونوں ممالک کے درمیان سب سے اہم تزویراتی اتفاقِ رائے ہے، جو دوطرفہ تعلقات کی صحت مند اور مستحکم ترقی کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی سب سے بڑی آبادی رکھنے والے ممالک کی حیثیت سے ہندوستان اور چین کو نہ صرف طویل المدتی نقطۂ نظر سے اپنے تعلقات کو دیکھنا چاہیے بلکہ عالمی تناظر میں بھی باہمی تعاون کو فروغ دینا چاہیے۔ وانگ یی نے کہا کہ ایک دوسرے کے بنیادی مفادات کا احترام کرنا، حساس معاملات کو مناسب انداز میں سنبھالنا اور ہندوستان-چین سرحدی تنازع کو اس کی مناسب حدود میں رکھنا ضروری ہے تاکہ یہ دوطرفہ تعلقات کی مجموعی صورتحال پر اثر انداز نہ ہو۔ شنہوا کی رپورٹ کے مطابق، وانگ یی نے تجارت، مالیات، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور میڈیا جیسے شعبوں میں مکالمے کے نظام کو بحال کرنے اور مختلف سطحوں پر تبادلوں کو فروغ دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

عرس خواجہ غریب نوازؒ کے موقع پر جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام فری میڈیکل کیمپ

درگاہ انتظامیہ کی جانب سے جمعیۃ علماء کی خدمات کا اعتراف، صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے ڈاکٹروں اور رضا کاروں کی خدمات کو سراہا

اجمیر شریف: سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کی خصوصی زیارت (چھوٹا عرس، ماہِ محرم الحرام) کے موقع پر حسب ہدایت صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی اجمیر شریف کائد وشرام استھلی میدان اجمیر میں چھ روزہ فری میڈیکل کیمپ منعقد کیا گیا جس میں دور دراز سے آنے والے زائرینِ خواجہ کو مفت طبی سہولیات اور ادویات فراہم کی گئیں۔ جمعیۃ علماء ضلع اجمیر شریف نگرانی میں یہ کیمپ یکم محرم الحرام 1448ھ مطابق 17 جون 2026 سے 6 محرم الحرام 1448ھ مطابق 22 جون 2026 تک مسلسل جاری رہا۔ ملک کے مختلف صوبوں اور دور افتادہ علاقوں سے آنے والے زائرین میں سے مجموعی طور پر 1415 مریضوں اور زائرین کا طبی معائنہ کیا گیا اور انہیں مفت ادویات بھی فراہم کی گئیں۔ شدید گرمی اور غیر معمولی ہجوم کے باوجود ڈاکٹروں، رضا کاروں اور منتظمین نے خلوص، ایثار اور جذبۂ خدمت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیے۔ اس طبی کیمپ میں ڈاکٹر سلیم احمد (کشن گڑھ)، ڈاکٹر عبدالواجد (اونترا)، ڈاکٹر عبدالقادر (اونترا)، ڈاکٹر رام گری (کشن گڑھ) اور نجمہ بانو (اسسٹنٹ) نے اپنی گراں قدر طبی خدمات پیش کیں۔ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے مولانا علیم الدین اجمیری اور مولانا محمد کامل میرٹھی بطور مشاہد اور قاری قمر الدین خاں صدر جمعیۃ علماء اجمیر شریف سمیت ضلع جمعیۃ کے کارکنان بطور معاون کیمپ کی نگرانی اور انتظامی امور کی انجام دہی میں شریک رہے، جب کہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند مولانا محمد حکیم الدین قاسمی اس دوران منتظمین کے ساتھ رابطے میں رہے۔ زائرین نے جمعیۃ علماء ہند کی اس خدمت کو بے حد سراہا اور کہا کہ عرس کے دوران لاکھوں عقیدت مندوں کی آمد کے پیش نظر یہ طبی سہولت نہایت مفید، ضروری اور وقت کی اہم ضرورت ثابت ہوئی۔ واضح رہے کہ جمعیۃ علماء ہند 1970 سے عرسِ خواجہ غریب نوازؒ کے موقع پر رفاہی اور طبی خدمات انجام دیتی آ رہی ہے۔ اگرچہ بعض وجوہات کی بنا پر درمیان میں یہ سلسلہ متاثر بھی ہوا، لیکن خدمتِ خلق کے اسی دیرینہ جذبے کے تحت اسے دوبارہ بحال کیا گیا۔ جمعیۃ علماء ہند کے بیشتر اکابر کا روحانی سلسلہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ سے وابستہ رہا ہے اور ان کے افکار و تعلیمات سے خصوصی مناسبت پائی جاتی ہے۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا یہ ارشاد کہ "طریقت اور تصوف خدا کی محبت اور اس کے بندوں کی خدمت کے دو عناصر سے وجود میں آتے ہیں، اور اسی کا نام ولایت ہے" دراصل اسی روحانی اور انسانی فکر کا ترجمان ہے جسے جمعیۃ علماء ہند کے اکابر نے اپنی زندگیوں، کردار اور عملی خدمات کے ذریعے زندہ رکھا ہے۔ کیمپ کے اختتام پر درگاہ خواجہ غریب نواز اجمیر شریف کی انتظامیہ اور درگاہ کمیٹی کی جانب سے جمعیۃ علماء اجمیر شریف کی خدمات کو خصوصی طور پر سراہا گیا۔ درگاہ خواجہ صاحب کے ناظم وچیف ایگزیکٹو آفیسر جناب محمد بلال خان نے جمعیۃ علماء کی پوری ٹیم کو اعزازی سند اور توصیفی مکتوب پیش کرتے ہوئے ان کی طبی، سماجی اور رفاہی خدمات کو قابلِ تقلید قرار دیا۔ اس مکتوب میں زائرین کی خدمت، طبی امداد اور انتظامی تعاون کے سلسلے میں جمعیۃ علماء کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اس موقع پر صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے ڈاکٹروں، رضا کاروں، منتظمین اور تمام معاونین کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ خدمتِ خلق جمعیۃ علماء ہند کی زندہ روایت ہے۔ انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا کہ محدود وسائل اور مختصر وقت کے باوجود زائرینِ خواجہ کو بہترین طبی سہولیات فراہم کی گئیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی اسی جذبۂ خدمت اور انسان دوستی کے ساتھ ایسے رفاہی پروگرام جاری رہیں گے۔

وزیر اعظم نے نوجوان سول سرونٹس کو بھارت کے سفر کو

وکست بھارت ۲۰۴۷ کی طرف لے جانے کی کال دی

نئی دہلی: وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے آئی اے ایس 2024 بیچ کے 183 آفیسر ٹرینیز کے ساتھ بات چیت کی جو آج پہلے نئی دہلی میں سیوا تیرتھ میں مختلف وزارتوں اور محکموں میں اسسٹنٹ سکریٹریز کے طور پر منسلک ہیں۔ نوجوان آفیسر ٹرینیز نے اپنی فیلڈ ٹریننگ اور وزارتوں میں اپنی منسلکہ کے تجربات سے آگاہ کیا۔ افسران سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ دو سال کی فیلڈ ایکسپوژر اور انتظام سیکھنے کے بعد اب وہ ایک اہم مرحلے پر کھڑے ہیں جہاں ان کے فیصلے نہ صرف ان کے اپنے کیریئر بلکہ کروڑوں شہریوں کے مستقبل کی تشکیل کریں گے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ عوامی خدمت کا اصل امتحان حقیقی زندگی کے حالات کو دیانتداری، حساسیت اور عزم کے ساتھ سنبھالنے سے شروع ہوتا ہے۔ وزیر اعظم نے نوجوان سرکاری ملازمین پر زور دیا کہ وہ اپنے آپ کو مضبوط مقصد، اختراع اور شہری مرکوز گورننس کے ساتھ قوم کی تعمیر کے لیے وقف کریں۔ انہوں نے افسران پر زور دیا کہ وہ ہر انتظامی فائل کے پیچھے انسانی اثرات کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر فائل ان گنت شہریوں کی امنگوں، خدشات اور زندگی کی نمائندگی کرتی ہے۔ ”ناگرک دیو بھوا“ کے منتر پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے افسران سے مطالبہ کیا کہ وہ شہریوں کو ہر فیصلے کے مرکز میں رکھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ گورننس ہمدرد، جوابدہ اور جامع رہے۔ مکمل حکومتی نقطہ نظر پر زور دیتے ہوئے وزیر اعظم نے زور دیا کہ بڑے ترقیاتی چیلنجز کو سائلو میں حل نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بامعنی اور دیرپا نتائج کے حصول کے لیے تمام محکموں میں موثر ہم آہنگی ضروری ہے۔ وکست بھارت 2047 کے وژن کو اجاگر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ آنے والی دہائیوں میں ہر پالیسی اور انتظامی فیصلے کو ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ آج ہندوستان کی ترجیحات میں آتم نیر بھر بھارت، میک ان انڈیا، مینوفیکچرنگ کی ترقی، توانائی کی حفاظت اور نوجوانوں کے لیے مواقع پیدا کرنا شامل ہیں۔ وزیر اعظم نے گزشتہ دہائی کے دوران گورننس میں تبدیلی پر زور دیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ انتظامیہ عمل پر مبنی ماڈل سے نتیجہ پر مبنی نقطہ نظر کی طرف بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے، شہریوں کو آسانی اور شفافیت کے ساتھ خدمات تک رسائی کے قابل بنانے میں ڈیجیٹل گورننس، مصنوعی ذہانت اور ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے کردار کا حوالہ دیا۔ ڈیٹا پر مبنی حکمرانی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ اعداد و شمار کو محض اعداد کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے بلکہ اسے لاکھوں لوگوں کی اجتماعی زندگیوں، چیلنجوں اور امنگوں کی عکاسی کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے افسران سے کہا کہ وہ باقاعدگی سے اس بات کی تصدیق کریں کہ آیا پالیسیاں مؤثر طریقے سے زمینی نتائج میں ترجمہ کر رہی ہیں۔ وزیر اعظم نے قوم کی تعمیر میں خواتین کے بڑھتے ہوئے کردار پر بھی روشنی ڈالی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ موجودہ بیچ میں 40 فیصد سے زیادہ خواتین افسران پر مشتمل ہیں۔ وزیر اعظم نے نوجوان افسروں پر زور دیا کہ وہ قوم کی تعمیر میں اپنی شراکت کا مسلسل جائزہ لیں اور ان عہدوں سے نہیں بلکہ حاصل کردہ قابل پیمائش نتائج سے اطمینان حاصل کریں۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ان کی توانائی، ہنر اور لگن ہندوستان کی ترقی کے سفر کو نئی بلندیوں تک لے جانے میں اہم رول ادا کرے گی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے نئی دہلی میں IAS 2024 بیچ کے 183 آفیسر ٹرینیز کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے نوجوان سول سرونٹس کو وکست بھارت 2047 کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ملک کے ترقیاتی سفر کی قیادت کرنے کی کال دی ہے۔ یہ نوجوان افسران اس وقت مختلف وزارتوں اور محکموں میں اسسٹنٹ سکریٹریز کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

ہنگامہ خیز دنیا میں برکس کا خصوصی کردار ہے: اجیت ڈوبھال

برکس کو ابھرتی ہوئی معیشتوں کے ایک غیر رسمی گروپ کے طور پر ایک زیادہ کثیر قطبی عالمی نظام کے لیے تصور کیا گیا تھا

نئی دہلی: قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال نے منگل کو برکس گروپ کو ایک انتہائی خاص اتحاد کے طور پر سراہا اور کہا کہ رکن اور شراکت دار معیشتوں کو اس دنیا میں ادا کرنے کے لیے بہت خاص کردار ملا ہے۔ نئی دہلی میں 16 ویں برکس قومی سلامتی کے مشیروں کی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے، ڈوبھال نے کہا کہ یہ میٹنگ جاری جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال“ کے درمیان اہمیت کی حامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم ایک انتہائی ہنگامہ خیز وقت میں ملاقات کر رہے ہیں۔ دنیا فوجی تنازعات اور پیچیدہ سیکورٹی مسائل سے دوچار ہے۔ اسے جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال، اقتصادی تناؤ اور خلل ڈالنے والی ٹیکنالوجی کا سامنا ہے۔ نہ صرف یہ کہ خطرات بڑھ رہے ہیں، بلکہ آلات اور ادارہ جاتی میکانزم تیزی سے خود کو ان تنازعات کو حل کرنے یا کم کرنے کے لیے ناکافی محسوس کر رہے ہیں۔ عالمی نظم و نسق میں برکس کے ابھرتے ہوئے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈوبھال نے کہا کہ اس کا تصور اصل میں ابھرتی ہوئی معیشتوں کو اقتصادی تعاون کو فروغ دینے اور گلوبل ساؤتھ کی آواز کو مضبوط کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بلاک ادارہ جاتی اصلاحات اور بین الاقوامی چیلنجوں کے لیے باہمی تعاون کے لیے وقف ہے۔ برکس کو ابھرتی ہوئی معیشتوں کے ایک غیر رسمی گروپ کے طور پر ایک زیادہ کثیر قطبی عالمی نظام کے لیے تصور کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد اقتصادی تعاون کو آگے بڑھانا اور گلوبل ساؤتھ کی آواز کو مضبوط کرنا تھا۔ اس نے عالمی گورننس اور ادارہ جاتی بہتری میں اصلاحات کا بھی تصور کیا۔ برکس ان ممالک کا ایک بہت خاص اتحاد ہے جو امن، ترقی، ترقی اور تعاون پر یقین رکھتے ہیں،“ انہوں نے کہا کہ میں اس دن کو طاقت حاصل کرنے کے لیے خوشی کا دن ہے۔ موجودہ بین الاقوامی چیلنجوں کے درمیان بلاک کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، ڈوبھال نے مزید کہا، ”ہم یہاں مختلف براعظموں، مختلف علاقوں سے ہیں، اور یہ ایک ایسا گروپ ہے جہاں ہم اپنے ساتھ بہت متنوع تجربات لے کر آتے ہیں۔ ہمیں اس دنیا میں ادا کرنے کے لیے ایک بہت ہی خاص کردار ملا ہے، جو بظاہر ہنگامہ خیز نظر آتی ہے، ایک ایسی دنیا جو بدلتی ہوئی نظر آتی ہے، ایک ایسی دنیا جس میں ہم ممکنہ طور پر تنازعات کے حل میں کردار ادا کر رہے ہیں۔ کھیل سکتے ہیں ایک ایسا معاملہ ہے جس پر غور کرنا ہمارے لیے اہم ہے۔

بھارت نے UNHRC میں آب و ہوا کیلئے لچکدار خوراک کے نظام کو اجاگر کیا

اپنی مداخلت کے دوران، انڈیا واٹر فاؤنڈیشن کے اروند کمار نے زور دیا کہ بنیادی انسانی حقوق کو یقینی بنانے کیلئے خوراک کے نظام کو تبدیل کرنا ضروری ہے

جنیوا: جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل (یو این ایچ آر سی) کے 62 ویں اجلاس میں موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستان نے موسمیاتی لچکدار خوراک کے نظام کی تعمیر اور غذائی تحفظ کو مضبوط بنانے کی اپنی کوششوں کو اجاگر کیا ہے۔ اپنی مداخلت کے دوران، انڈیا واٹر فاؤنڈیشن کے اروند کمار نے زور دیا کہ بنیادی انسانی حقوق کو یقینی بنانے کے لیے خوراک کے نظام کو تبدیل کرنا ضروری ہے، بشمول خوراک، صحت، صاف ماحول، اور عزت کی زندگی کے حقوق۔ کمار نے کہا کہ ہندوستان موسمیاتی تبدیلی اور خوراک کی عدم تحفظ کے درمیان مضبوط ربط کو تسلیم کرتا ہے اور اس نے چیلنج سے نمٹنے کے لیے بہت سے اقدامات کیے ہیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ملک نے 1,900 سے زیادہ موسمیاتی لچکدار فصل کی اقسام تیار کی ہیں جن میں چاول کی ایک قسم بھی شامل ہے جس میں 25 فیصد کم پانی درکار ہوتا ہے۔ ہندوستان نے غذائیت کو بہتر بنانے اور کسانوں کی روزی روٹی کی حفاظت کے لیے 61

فصلوں میں 109 اعلی پیداوار دینے والی بایوفورٹیفائیڈ فصل کی اقسام بھی جاری کی ہیں، خاص طور پر ان کمیونٹیز میں جو آب و ہوا سے متعلق خطرات کا سب سے زیادہ خطرہ ہیں۔ حالیہ پالیسی اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے، کمار نے کہا کہ ہندوستانی کابینہ نے 2024 میں قدرتی کاشتکاری کے قومی مشن کو منظوری دی ہے۔ تقریباً 290 ملین امریکی ڈالر کے اخراجات کے ساتھ مرکزی طور پر اسپانسر شدہ پروگرام کا مقصد ماحولیاتی نظام پر مبنی زرعی طریقوں کو فروغ دینا اور ملک بھر میں تقریباً 10 ملین کسانوں کی مدد کرنا ہے۔ انہوں نے پائیدار اور لچکدار خوراک کے نظام کو آگے بڑھانے میں انڈیا واٹر فاؤنڈیشن کے کردار کا بھی خاکہ پیش کیا۔ یہ تنظیم پالیسی کی وکالت، تحقیق، علم کے اشتراک، صلاحیت کی تعمیر، اور کثیر اسٹیک ہولڈر شراکت کے ذریعے کام کرتی ہے تاکہ موسمیاتی لچکدار زراعت، غذائی تحفظ، پائیدار معاش اور ماحولیاتی نظام کی بحالی کو فروغ دیا جا سکے۔ کمار کے مطابق، فاؤنڈیشن کاشتکاروں، محققین، سول سوسائٹی کی تنظیموں، اور پالیسی سازوں کے ساتھ مل کر خوراک کی حفاظت کو مضبوط بنانے، موسمیاتی تبدیلیوں کے خلاف لچک کو بڑھانے، اور کمزور کمیونٹیز کی فلاح و بہبود کو بہتر بنانے کے لیے کام کرتی ہے۔ اس مداخلت نے ابھرتے ہوئے عالمی چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے پائیدار زرعی طریقوں کو آگے بڑھاتے ہوئے غذائی تحفظ اور انسانی حقوق کے مقاصد کے ساتھ آب و ہوا کی کارروائی کو مربوط کرنے کے ہندوستان کے عزم کی نشاندہی کی۔ اس اہم سیشن کے دوران انڈین واٹر فاؤنڈیشن کے اروند کمار نے بھارت کی نمائندگی کرتے ہوئے واضح کیا کہ خوراک کے نظام میں تبدیلی لانا بنیادی انسانی حقوق، صحت، اور صاف ماحول کو یقینی بنانے کے لیے ناگزیر ہے۔

بھارت نے اقوام متحدہ میں

۲۰۳۰ تک ایڈز کو ختم کرنے کے عزم کا اعادہ کیا

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے ہریش پرواتھینی نے پیر کو (مقامی وقت) اقوام متحدہ میں ایچ آئی وی ایڈز پر اعلیٰ سطحی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے 2030 تک صحت عامہ کے لیے ایڈز کو ختم کرنے کے ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ ایچ آئی وی ایڈز پر 2026 کے سیاسی اعلان پر ہندوستان کا قومی بیان پیش کرتے ہوئے، پارواتھینی نے کہا کہ ہندوستان نے ایڈز کو ختم کرنے کے عالمی عزم کی حمایت کی اور قومی ایڈز اور ایس ٹی ڈی کنٹرول پروگرام کے ذریعے ملک کی کوششوں کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ جیسا کہ ہم 2030 کی آخری تاریخ کے قریب پہنچ رہے ہیں، عالمی ایچ آئی وی ردعمل ایک نازک موڑ پر کھڑا ہے۔ جب کہ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران قابل ذکر پیش رفت ہوئی ہے، مسلسل عدم مساوات، مالیاتی رکاوٹیں، اور ابھرتے ہوئے عالمی چیلنجز ان فوائد کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ اس لیے ہم اعلامیہ کی حمایت کرتے ہیں اور عوامی صحت کے لیے ایڈز کے نئے عزم کی حمایت کرتے ہیں۔ ہندوستان کی گھریلو کوششوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، ایلچی نے کہا، ”قومی سطح پر، ہندوستان قومی ایڈز اور ایس ٹی ڈی کنٹرول پروگرام کے نفاذ کے ذریعے اس مقصد کے لیے مضبوطی سے پرعزم ہے، جس کی رہنمائی شواہد پر مبنی منصوبہ بندی، کمیونٹی کی شمولیت، اور مربوط خدمات کی فراہمی سے ہوتی ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ مسلسل گھریلو سرمایہ کاری نے ہندوستان کو ایچ آئی وی انفیکشن اور ایڈز سے متعلق اموات کو کم کرنے کے قابل بنایا ہے جبکہ روک تھام، جانچ، علاج، دیکھ بھال اور معاون خدمات تک رسائی کو بڑھایا ہے۔ پارواتھینی نے ملک کی ملکیت اور پائیدار فنانسنگ پر اعلامیہ کی توجہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا، طویل مدتی پائیداری کے لیے، قومی ردعمل کی قیادت ممالک کی طرف سے ہونا چاہیے، مقامی وبائی امراض کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے، اور پیش گوئی کے مطابق مالی اعانت اور صحت کے نظام کو مضبوط بنانے کے ذریعے تعاون کیا جانا چاہیے۔ ہندوستانی ایلچی نے اپنی ٹرپل ایلیمینیشن اسٹریٹجی کے ذریعے ماں سے بچے میں بیماریوں کی منتقلی کو ختم کرنے کے لیے ملک کی کوششوں پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ایچ آئی وی اور آتشک کی عمودی منتقلی کو ختم کرنے کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ ہم نے حاملہ خواتین میں ایچ آئی وی، سیفیلس اور ہیپاٹائٹس بی کے لیے ٹرپل خاتمے کی حکمت عملی شروع کی ہے، جو کہ عالمی سطح پر قبل از پیدائش کی اسکریننگ، علاج سے بروقت تعلق، اور بے نقاب بچوں کی پیروی پر مبنی ہے۔

PARVATHANENI HARISH

ارجنٹائن بھارت کے ساتھ گہرے تعلقات کا خواہاں

جیسا کہ ہندوستان ایک عالمی اقتصادی پاور ہاؤس کے طور پر اپنے عروج کو جاری رکھے ہوئے ہے

نئی دہلی: جیسا کہ ہندوستان ایک عالمی اقتصادی پاور ہاؤس کے طور پر اپنے عروج کو جاری رکھے ہوئے ہے، ارجنٹینا توانائی، کان کنی، اور توسیع شدہ علاقائی تجارت میں اسٹریٹجک تعاون پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، جنوبی امریکہ میں اپنے آپ کو ایک اہم شراکت دار کے طور پر متحرک کر رہا ہے۔ نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے ہندوستان میں ارجنٹائن کے سفیر، ماریانو کوکینو نے دوطرفہ تعلقات کی موجودہ حالت کو غیر معمولی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اب ارجنٹائن کا چھٹا سب سے بڑا اقتصادی شراکت دار بن گیا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی حجم پانچ سالوں میں دوگنا سے بھی زیادہ ہو گیا ہے، جو آج تقریباً 2.5 بلین امریکی ڈالر سے بڑھ کر 5.5 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ سفیر کا کینو نے بتایا، ”ارجنٹینا اور ہندوستان کے درمیان تعلقات ایک عظیم مرحلے پر ہیں۔ یہ ہندوستان کی بڑھتی ہوئی اہمیت کا نتیجہ ہے اور دونوں معیشتوں کی تکمیل ہے۔“ خوردنی تیل کے شعبے میں روایتی تعاون سے ہٹ کر، دونوں ممالک توانائی اور کان کنی کے شعبوں میں اعلیٰ سطح پر تعاون کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ سفیر کا کینو نے اس نئے مرحلے کے سنگ بنیاد کے طور پر لیتھیم پر روشنی ڈالی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور صدر زیویئر میلائی کے درمیان حالیہ بات چیت نے اہم معدنی سپلائی چینز کو محفوظ بنانے کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ وہاں لیتھیم اور توانائی میں بھی کچھ سرمایہ کاری کی گئی ہے، سفیر نے نوٹ کیا، اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہ دونوں ممالک ارجنٹائن کے وسائل کی دولت کو ہندوستان کی بڑھتی ہوئی مانگ کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے بہت مثبت راستے پر ہیں۔ بیونس آئرس کا بنیادی مقصد ہندوستان اور مرکوسور بلاک کے درمیان فاصلہ کم کرنا ہے، جو کہ ارجنٹائن، برازیل، پیراگوئے اور یوراگوئے پر مشتمل ایک کسٹم یونین ہے۔ جبکہ ایک ترجیحی تجارتی معاہدہ پہلے سے موجود ہے، سفیر نے دلیل دی کہ یہ فی الحال ہندوستان-جنوبی امریکہ شراکت داری کی مکمل صلاحیت کو حاصل کرنے کیلئے بہت محدود ہے۔ چاروں ممالک ایک اہم حد تک اس بات پر متفق ہیں کہ ہمارے ہندوستان کے ساتھ تجارتی معاہدے کو وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ جلد ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس میں وقت لگتا ہے، لیکن مجھے امید ہے کہ یہ ایک معقول مستقبل میں پورا ہو سکتا ہے۔ 2019 میں اسٹریٹجک پارٹنر شپ میں تعلقات کی بلندی کے بعد سے، نئی دہلی اور بیونس آئرس کے درمیان سفارتی فریم ورک نے ان گہرے ادارہ جاتی روابط کو آگے بڑھانے کیلئے ضروری رفتار فراہم کی ہے۔

حکومت ہندوستان کو عالمی سطح پر مسابقتی

سیاحتی مقام بنانے کیلئے پرعزم ہے: شیخاوت

نئی دہلی: مرکزی وزیر برائے سیاحت و ثقافت گجیندر سنگھ شیخاوت نے پیر کو اصلاحات اور ہندوستان کو عالمی سطح پر مسابقتی سیاحتی مقام بنانے کے لیے حکومت کے عزم پر زور دیا۔ وہ یہاں ایک پروگرام میں کاروبار میں آسانی کے موضوع پر ایک انٹرایکٹو سیشن کے دوران اظہار خیال کر رہے تھے۔ کاروبار کرنے میں آسانی سے متعلق انٹرایکٹو سیشن کا اہتمام وزارت سیاحت نے نئی دہلی میں شیخاوت کی صدارت میں سیاحت اور مہمان نوازی کی صنعت کے نمائندوں کے ساتھ کیا تھا۔ میٹنگ میں صنعت کی سرکردہ انجمنوں فیتھ، ایسوچیم، پی ایچ ڈی سی سی آئی، سی آئی آئی، فکی، اے بی ٹی او، آئی اے اے پی آئی، ڈبلیو ٹی ٹی سی کو اکٹھا کیا گیا تاکہ ہندوستان کے سیاحتی ماحولیاتی نظام کی مکمل ترقی کی صلاحیت کو کھولنے کے لیے درکار اصلاحات پر غور کیا جا سکے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، مرکزی وزیر برائے سیاحت اور ثقافت نے صنعت کے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مسلسل مشغولیت کی اہمیت پر زور دیا تاکہ ریگولیٹری رکاوٹوں کی نشاندہی کی جا سکے اور کاروبار کرنے میں آسانی کے ذریعے پائیدار سیکٹرل ترقی کو آسان بنایا جا سکے۔ سیاحت کی وزارت کے سکریٹری بھونیش کمار نے معائنہ پر مبنی اسیسمنٹ سے سیلف ڈیکلریشن پر مبنی اسیسمنٹ کی طرف منتقل کر کے، ریگولیٹری بوجھ کو کم کرنے کے لیے مقررہ وقت میں چیک لسٹ آئٹمز اور لازمی سرٹیفکیشن کی ضروریات کو کم کر کے ہوٹل کی درجہ بندی کے نظام کو آسان بنانے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ صنعت کے نمائندوں کی طرف سے ان تجاویز کو سراہا گیا۔ وزارت سیاحت نے اپنے اصلاحاتی ایجنڈے پر ایک پریزنٹیشن پیش کی اور پہلے سے شروع کیے گئے کئی اقدامات پر روشنی ڈالی۔ مشاورت نے صنعت کے اسٹیک ہولڈرز کو کلیدی خدشات اور سفارشات پیش کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا جس کا مقصد ملک بھر میں سیاحت اور مہمان نوازی کے کاروبار کے لیے زیادہ قابل، مسابقتی اور سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا ہے۔ سیاحت کی وزارت نے تبادلہ خیال کے دوران موصول ہونے والی وسیع تر تجاویز کا خیر مقدم کیا اور صنعتی انجمنوں، ریاستی حکومتوں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر کام کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا تاکہ ایسی اصلاحات کو آگے بڑھایا جا سکے جو کاروبار کرنے میں آسانی کو بڑھا سکیں اور سیاحت اور مہمان نوازی کے شعبے کی طویل مدتی ترقی میں مدد کریں۔

بھارت، امریکہ دوطرفہ تجارتی معاہدے کو حتمی شکل دینے کی طرف فیصلہ کن طور پر آگے بڑھ رہے ہیں: امریکی سفیر

نئی دہلی: ہندوستان اور امریکہ دوطرفہ تجارتی معاہدے کو حتمی شکل دینے کی طرف فیصلہ کن انداز میں آگے بڑھ رہے ہیں جو نئے اقتصادی مواقع کو کھول سکتا ہے اور دوطرفہ اقتصادی تعلقات کو گہرا کر سکتا ہے، ہندوستان میں امریکی سفیر سرجیو گور نے منگل کو کہا کہ امریکہ کے تجارتی نمائندے (یو ایس ٹی آر) جیمیسن گریر یہاں وزیر تجارت کے ساتھ اہم تجارتی مذاکرات کے لئے یہاں پہنچے ہیں۔ گور نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ہندوستان میں خوش آمدید، سفیر گریر! آپ کو یہاں پا کر خوشی ہوئی جب ہم اپنے پرجوش تجارتی ایجنڈے کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ ہم ایک مضبوط باہمی تجارتی معاہدے کو حتمی شکل دینے کی طرف فیصلہ کن طور پر آگے بڑھ رہے ہیں جو دونوں ممالک کے لیے نئے اقتصادی مواقع کھولے گا اور امریکہ - بھارت اقتصادی شراکت داری کو نمایاں طور پر گہرا کرے گا۔ گریر کا دورہ ہندوستان اور واشنگٹن کے درمیان مجوزہ دوطرفہ تجارتی معاہدے (BTA) پر جاری مذاکرات کے ایک اہم مرحلے پر آیا ہے۔ امریکی تجارتی نمائندہ مرکزی کامرس اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل کے ساتھ بات چیت کے متعدد دور کرنے والا ہے کیونکہ دونوں ممالک تجارتی معاہدے کے پہلے مرحلے کے فریم ورک کو حتمی شکل دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پیر کے روز، گور نے اعلان کیا تھا کہ مجوزہ معاہدے کو آگے بڑھانے کے لیے گریر اور گوئل کے درمیان کئی میٹنگیں ہو رہی ہیں۔ وزارتی سطح کی مصروفیت اس ماہ کے شروع میں یہاں ہونے والے چیف مذاکرات کار کی سطح کی بات چیت کے بعد ہوئی ہے کیونکہ دونوں فریق ایک عبوری تجارتی انتظامات کو ختم کرنے کی طرف کام کر رہے ہیں جس سے وسیع تر دوطرفہ تجارتی معاہدے کی راہ ہموار ہونے کی امید ہے۔

ہندوستان ایشیا کے ڈیٹا سینٹر کی ترقی کی قیادت کرے گا

گولڈ مین سیکس کی ریسرچ رپورٹ کے مطابق، ہندوستان ڈیٹا سینٹر مارکیٹ میں اپنے قدموں کے نشانات کو تیز رفتاری سے پھیلانے کیلئے تیار ہے

نئی دہلی: گولڈ مین سیکس کی ریسرچ رپورٹ کے مطابق، ہندوستان ڈیٹا سینٹر مارکیٹ میں اپنے قدموں کے نشانات کو تیز رفتاری سے پھیلانے کے لیے تیار ہے، جس کا لنگر ”سازگار آبادی، انجینئرنگ ٹیلنٹ کا ایک گہرا تالاب، اور مشرق وسطیٰ سے اسٹریٹجک جغرافیائی قربت ہے“۔ رپورٹ میں ہندوستان، جاپان اور فلپائن کو ایشیائی خطے میں بنیادی ترقی کے انجن کے طور پر اجاگر کیا گیا ہے۔ جب کہ حکومت کی حمایت یافتہ اقدامات جاپان میں جارحانہ توسیع کو آگے بڑھاتے ہیں، اور سرخ فیتے میں کمی فلپائن کی مدد کرتی ہے، ہندوستان اپنے ساختی اور جغرافیائی فوائد کی وجہ سے نمایاں ہے۔ پورے ایشیا میں ڈیٹا سینٹرز کے لیے وسیع تر نقطہ نظر غیر معمولی طور پر مضبوط ہے، جس میں ایک وسیع اور تیز رفتار نمو کی خاصیت ہے۔ روایتی کلاؤڈ ورک بوجھ نئے گرافکس پروسیسنگ یونٹ (GPU) اور مصنوعی ذہانت کی پہلی مانگ کے ساتھ ساتھ بڑھتے رہتے ہیں، جو موجودہ صلاحیت کو تبدیل کرنے کے بجائے کل مارکیٹ کا سائز بڑھاتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ”ایشیا میں ڈیٹا سینٹرز کا نقطہ نظر غیر معمولی طور پر مضبوط ہے، جس کی خصوصیت ایک وسیع اور کھڑی ترقی کے منحنی خطوط سے ہے۔ روایتی کلاؤڈ ورک بوجھ نئے جی پی یو اور اے آئی فرسٹ ڈیمانڈ کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہی جا رہا ہے، جس سے مارکیٹ کے کل سائز کو محض دوبارہ تقسیم کرنے کی بجائے بڑھتا جا رہا ہے۔ تاہم، رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ علاقائی آپریٹرز کو بنیادی ڈھانچے کی اہم رکاوٹوں کا سامنا ہے، خاص طور پر بجلی کی دستیابی کے حوالے سے، جو ایشیا بھر میں تعمیراتی ٹائم لائنز اور ترسیل کی صلاحیتوں کو متاثر کرتی ہے۔ گرڈ انفراسٹرکچر کے مسائل کو حل کرنے کے لیے عام طور پر برسوں یا دہائیوں کی ضرورت ہوتی ہے، جس سے بجلی کو بنیادی رکاوٹ بنتی ہے۔ وسائل کی حدود کو دور کرنے کے لیے، آپریٹرز موزوں علاقائی انداز اپنا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، ممبئی میں، سہولیات پینے کے قابل پانی کے ذرائع سے نکالنے کے بجائے قریبی پیوریفیکیشن پلانٹس سے ٹریٹ شدہ گندے پانی کو سورس کر رہی ہیں، جس سے وہ انتہائی موثر بجلی کے استعمال کی تاثیر کی سطح کو حاصل کرتے ہوئے پانی کی کمی کو متوازن کر سکتے ہیں۔

ہیرا گروپ کی جائیدادوں کو نیلام کر ای ڈی نے جمع کئے ۳۰۰ کروڑ

کلیمنٹ سرمایہ کاروں کی رقم صرف ۵۰ کروڑ، بلا وجہ نیلامی کیوں؟

نئی دہلی رحیدرآباد: ہندستان کا بیدار باشندہ اور خصوصاً میڈیا برادری اس بات سے واقف ہیں کہ ہیرا گروپ آف کمپنیز کا مسئلہ کئی سوالوں میں الجھا ہوا ہے اور آئے دن ایجنسیوں کی منشا پر سوالات مزید گہرے ہوتے چلے جا رہے ہیں، حالیہ 19 جنوری کو ہوئے ہیرا گروپ کی 23 جائیدادوں کی نیلامی میں انفارسمنٹ ڈائرکٹوریٹ (ای ڈی) کی پریس ریلیز سے معلوم ہوا کہ 159 کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے، اس سے قبل ہیرا گروپ کی جائیدادوں کی نیلامی میں لگ بھگ 120 کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا تھا، اس طرح سے کل ملا کر لگ بھگ 300 کروڑ روپے کا انتظام ہو گیا۔ یہاں یہ سوال اٹھ رہا ہے کہ ہیرا گروپ کی نیلامیوں پر نیلامی پیمانے کی بنیاد پر کیا جا رہا ہے، نا تو کسی طرح کی جانچ ہوئی اور نا ہی کوئی ٹرائل شروع ہوا۔ شکایت کنندہ افراد کی تعداد 12000 بتائی جاتی ہے اور ہیرا گروپ اور اس کی سی ای او ڈاکٹر نوہیرا شیخ کا دعوی ہے کہ ایس ایف آئی او کی لسٹ میں شامل افراد کی تعداد بڑھا چڑھا کر دکھانے کیلئے ایک فرد کا نام کئی بار استعمال کیا گیا ہے، اور کمپنی کے دعوے کے مطابق شکایت کنندہ افراد کے رقم کی مقدار صرف پچاس کروڑ روپے ہے۔ جو بھی ہو انفارسمنٹ ڈائرکٹوریٹ کی نیلامی تاریخ میں بار بار تبدیلی اور کمپنی کے دعوی کے مطابق ہیرا گروپ کی جائیدادوں کو مارکیٹ ویلیو سے بہت کم قیمت پر فروخت کیا جا رہا ہے، اس طرح سے کمپنی کو نیلام کر کے برباد کرنے سے ملک کی اکونومی پر بھی اثر پڑے گا، لہذا بہتر قدم یہ ہوگا کہ پہلے جانچ پڑتال مکمل ہو، تاکہ سب کچھ صاف اور واضح ہو جائے، اور کمپنی کی مزید پراپرٹی نیلامی سے بچ جائے کیونکہ کمپنی کے پلیٹ فارم پر اپنے معاہدے کے تحت 75 فیصد سے زیادہ افراد قائم ہیں، ان کا کہنا ہے کہ کمپنی چلے اور ان کو پہلے کی طرح تجارت کے ذریعہ منافع رقم ملتی رہے، کیونکہ سود فری تجارت کا مطلب ہے نفع نقصان میں برابر کی شراکت اور بلا منتخب رقم کے فائدہ حاصل کرنا۔ ای ڈی کے موقف پر سوالیہ نشان اس لئے بھی اٹھنا لازم ہے کیونکہ سپریم کورٹ آف انڈیا نے اپنے آخری حکم میں 16 جائیدادوں کی نیلامی پر مہر لگایا تھا، مگر یہاں 23 جائیدادوں کی نیلامی کہیں نا کہیں سپریم کورٹ کی حکم عدولی اور ای ڈی کی منشا پر سوالیہ نشان کھڑے کرتے ہیں۔ ہندوستان میں مالیاتی لین دین کے الزامات میں ملوث کمپنیوں کی تفتیش اور جائیدادوں کی بازیابی کا معاملہ اکثر پیچیدہ اور متنازعہ ثابت ہوتا ہے۔ ہیرا گروپ آف کمپنیز کا کیس بھی انہی میں سے ایک ہے، جہاں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی کارروائی تیز ہو چکی ہے، مگر کمپنی کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات اور سرمایہ کاروں کے مفادات کی آمیزش نے صورتحال کو مزید الجھا دیا ہے۔ 19 جون 2026 کو ای ڈی کے حیدرآباد زونل آفس نے 23 منسلک (اٹیچڈ) جائیدادوں کی نیلامی مکمل کی، جس سے تقریباً 159 کروڑ روپے کا انتظام ہوا۔ اس سے قبل کی نیلامیوں میں تقریباً 120-140 کروڑ روپے کا اضافہ ہو چکا تھا، جس کے نتیجے میں کل وصولی 300 کروڑ روپے کے قریب پہنچ گئی ہے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

آئرلینڈ روانگی سے پہلے جذباتی ہوئے ویبھو سوریہ ونشی

ٹیم انڈیا کی جرسی ملنے پر نہیں رہا خوشی کا ٹھکانہ

آئرلینڈ کے لیے آج ہندوستانی ٹیم چنئی روانہ ہوئی ہے۔ٹیم کے ساتھ ویبھو سوریہ ونشی بھی آئرلینڈ دورے کے لیے روانہ ہوئے ہیں۔ ہندوستان اور آئرلینڈ کے درمیان پہلا ٹی-20 میچ 26 جون کو کھیلا جائے گا۔انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) 2026 میں دھماکہ کرنے کے بعد ویبھو سوریہ ونشی ٹیم انڈیا میں اپنا ڈیبیو کرنے کے لیے تیار ہیں۔ٹیم انڈیا کے سب سے کم عمر کھلاڑی ویبھو سوریہ ونشی آج ٹیم انڈیا کے ساتھ آئرلینڈ دورے کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔سوریہ ونشی کے روانہ ہونے سے پہلے بی سی سی آئی نے اپنے 'ایکس' ہینڈل پر ایک ویڈیو شیئر کیا جس میں ان کو قومی ٹیم کی کٹ دی گئی۔کٹ میں ویبھو سوریہ ونشی کی جرسی تھی جس کو دیکھ کر ان کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا۔اس کے ساتھ ہی ویبھو اپنے انٹرنیشنل مقابلے میں کتنے نمبر کی جرسی پہنیں گے، اس کا بھی انکشاف ہوگیا۔ویبھو سوریہ ونشی نمبر 3 کی جرسی پہن کر اپنے انٹرنیشنل پہلے مقابلے میں نظر آئیں گے۔اس ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ویبھو سوریہ ونشی نے جب اپنا کٹ بیگ کھولا، تو ان کی نظریں سب سے پہلے اپنی جرسی پر پڑیں۔وہ جرسی کو دیکھ کر جذباتی ہوگئے اور کہا کہ ”میرے پاس الفاظ نہیں ہیں، اس لمحے کو بیان کرنے کے لیے، اس کے لئے ہی پہلے دن سے میں نے بیٹ پکڑی تھی۔وہ خواب آج پورا ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔“ ویبھو سوریہ ونشی نے مزید کہا کہ ”ٹی شرٹ کو دیکھ کر میں بے حد خوش تھا، میرے لئے یہ ایک خواب جیسا تھا، میں اس کو بیان نہیں کر پا رہا تھا۔“ آئرلینڈ دورے کے لیے منگل کو ہندوستانی ٹیم چنئی روانہ ہوئی ہے۔ٹیم کے ساتھ ویبھو سوریہ ونشی بھی آئرلینڈ دورے کے لیے روانہ ہوئے ہیں۔۔ہندوستان اور آئرلینڈ کے درمیان پہلا ٹی 20 میچ 26 جون کو کھیلا جائے گا جبکہ دوسرا مقابلہ 28 جون کو کھیلا جائے گا۔ہندوستانی ٹیم کو آئرلینڈ پہنچنے سے پہلے ایک بڑا جھٹکا بھی لگا ہے۔دراصل ہندوستانی ٹیم کے آل راؤنڈر نتیش کمار ریڈی ران میں چوٹ کی وجہ سے ٹیم سے باہر ہو چکے ہیں۔ ہندوستانی ٹیم کے لیے یہ دوسرا جھٹکا ہے کیونکہ مشہور ہندوستانی آل راؤنڈر ہاردک پانڈیا پہلے ہی چوٹ کی وجہ سے ٹیم سے باہر ہیں۔ذرائع مطابق سوریانش شیڈ گے کو ہندوستانی ٹیم میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

فیفا عالمی کپ میں میسی نے بنایا نیا ریکارڈ

آسٹریا پر جیت کے ساتھ ارجنٹائنا نے ناک آؤٹ میں بنائی جگہ

لیونل میسی نے ڈلاس میں آسٹریا کے خلاف میچ کے دوران عالمی کپ کی تاریخ کا سب سے بڑا ریکارڈ اپنے نام کرلیا۔ارجنٹائنا کے کپتان نے اس میچ میں 2 گول کیے اور میروسلاو کلوسے کو پیچھے چھوڑتے ہوئے عالمی کپ میں سب سے زیادہ گول کرنے والے کھلاڑی بن گئے ہیں۔اگرچہ میچ کے آغاز میں میسی ایک پینلٹی ضائع کر بیٹھے تھے،لیکن اس کے بعد انہوں نے شاندار واپسی کرتے ہوئے ٹیم کو 2-0 سے فتح دلائی اور ارجنٹائنا کو ناک آؤٹ مرحلے میں پہنچا دیا۔ڈلاس میں ہونے والے اس مقابلے میں ارجنٹائنا کا سامنا آسٹریا سے تھا۔اس میچ سے قبل میسی پہلے ہی ورلڈ کپ میں 16 گول کر چکے تھے اور میروسلاو کلوسے کے ریکارڈ کے برابر کھڑے تھے۔ چند دن قبل ہی انہوں نے الجزائر کے خلاف اپنے کیریئر کی پہلی عالمی کپ ہیٹ ٹرک بھی بنائی تھی۔اس میچ میں میسی کو صرف ایک گول درکار تھا جس کے ساتھ وہ ٹورنامنٹ کے سب سے بڑے گول اسکورر بن جاتے۔ایسے میں سب کی نظریں انہی پر مرکوز تھیں۔میچ کے آغاز میں ہی ارجنٹائنا کو پینلٹی مل گئی۔لاوتارو مارٹینیز کو باکس کے اندر فاؤل کیا گیا تھا اور ریفری نے پینلٹی دے دی۔اسٹیڈیم میں موجود 70 ہزار سے زائد تماشائی یہ مان کر بیٹھے تھے کہ اب میسی ریکارڈ بنا ہی لیں گے۔ لیکن میسی کی کک گول پوسٹ کے دائیں جانب باہر چلی گئی۔ یہ دیکھ کر سب حیران رہ گئے۔آسٹریا کے کھلاڑیوں نے اس موقع پر راحت کی سانس لی، جبکہ ارجنٹائنا کے شائقین کو کچھ مایوسی ہوئی۔لیکن میسی جیسے کھلاڑی کے ساتھ ایک لمحہ کبھی پوری کہانی نہیں ہوتا۔آسٹریا کی ٹیم نے بہت نظم وضبط کے ساتھ دفاع کیا اور ارجنٹائنا کے لیے مشکلات پیدا کیں،لیکن ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ضائع ہونے والی پینلٹی نے صرف کہانی کو تھوڑا مؤخر کیا ہے، بدلا نہیں ہے۔ہاف ٹائم ختم ہونے سے عین قبل میسی نے ایک بار پھر موقع بنایا۔ باکس کے کنارے سے گیند حاصل کر کے انہوں نے تھوڑی سی جگہ بنائی اور ایک شاندار کک کے ذریعے گیند کو گول کیپر کے اوپر سے جال کے کونے میں پہنچا دیا۔ یہ وہی انداز تھا جو میسی کے کیریئر کے بڑے لمحات میں ہمیشہ نظر آتا رہا ہے۔اسی گول کے ساتھ میسی نے کلوسے کو پیچھے چھوڑ دیا اور عالمی کپ میں سب سے زیادہ گول کرنے والے واحد کھلاڑی بن گئے۔میسی کا یہ ریکارڈ بہت خاص انداز میں قائم ہوا۔یہ کوئی آسان پینلٹی گول نہیں تھا بلکہ اوپن پلے میں کیا گیا ایک شاندار گول تھا جس میں میسی کی پوری مہارت جھلک رہی تھی۔یہ عالمی کپ میں ان کا 17 واں گول تھا۔اس کے ساتھ ہی میسی صرف تیسرے ایسے کھلاڑی بن گئے جنہوں نے مسلسل 6 عالمی کپ میچوں میں گول کیا ہو۔ان سے پہلے فرانس کے جسٹ فونٹین اور برازیل کے جائرزینھو ہی یہ کارنامہ انجام دے سکے تھے۔ہاف ٹائم کے بعد آسٹریا نے واپسی کی کوشش جاری رکھی۔ سبیٹزر نے فری کک کے ذریعے ارجنٹائنا کے گول کیپر ایمیلیانو مارٹینیز کو آزمایا، اور مارکو آرناؤٹووچ کے میدان میں آنے سے آسٹریا کے حملے میں مزید طاقت بھی آ گئی۔لیکن ارجنٹائنا کی ٹیم کبھی گھبرائی ہوئی نظر نہیں آئی۔میچ ختم ہونے سے عین قبل اسٹاپج ٹائم میں میسی نے دوسرا گول بھی کر دیا۔انہوں نے دائیں جانب سے گیند لے کر اندر کی طرف پیش قدمی کی اور گیند جولیان آلواریز کی جانب بڑھائی۔ آلواریز گیند کو درست انداز میں گول میں نہ پہنچا سکے،لیکن میسی اپنی دوڑ جاری رکھے ہوئے تھے۔ جیسے ہی گیند بے قابو ہوئی، میسی نے موقع بھانپتے ہوئے اسے جال میں پہنچا دیا۔ یہ عالمی کپ میں ان کا 18 واں گول تھا اور اس ٹورنامنٹ میں ان کا پانچواں گول بھی۔اس گول کے ساتھ ہی اسٹیڈیم میں موجود شائقین نے میسی کے نام کے نعرے لگانے شروع کر دیے۔میچ کے اختتام کے ساتھ ہی ارجنٹائنا کی 'گروپ جے' میں مسلسل دوسری فتح بھی یقینی ہوگئی، جس کے باعث ٹیم بغیر کوئی میچ ہارے ناک آؤٹ مرحلے میں پہنچ گئی۔اس فتح نے یہ بھی واضح کر دیا کہ دفاعی چمپئن ارجنٹائنا اب بھی اس عالمی کپ کو جیتنے کے سب سے بڑے دعوے داروں میں شامل ہے۔ ارجنٹائنا اب اپنا آخری گروپ میچ 27 جون کو اردن کے خلاف کھیلے گا۔

نیوزی لینڈ کے خلاف تیسرے ٹیسٹ کیلئے اسٹوکس اور ای ٹکنسن کی واپسی

انگلینڈ نے نیوزی لینڈ کے خلاف تیسرے اور فیصلہ کن ٹیسٹ میچ کے لیے بین اسٹوکس اور گس ایٹکنسن کو ٹیم میں واپس بلایا ہے۔

انگلینڈ نے نیوزی لینڈ کے خلاف تیسرے اور فیصلہ کن ٹیسٹ میچ کے لیے بین اسٹوکس اور گس ایٹکنسن کو ٹیم میں واپس بلایا ہے۔ انگلینڈ نے اسٹوکس اور ایٹکنسن کے ۱۵/ رکنی اسکواڈ میں لوٹنے کے بعد سونی بیکر، جیمز ریو اور ہنری کروکومبے کو ریلیز کر دیا ہے۔بیکر اور ریو نے دی اوول میں اپنا ٹیسٹ آغاز کیا تھا، جہاں انگلینڈ کو ۲۵۳/ رن سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ دونوں ہی اثر چھوڑنے میں ناکام رہے تھے۔بیکر نے ۱۶۱/ رن دے کر ۳/ وکٹ لیے جبکہ ریو نے بھی ۲۴/ رن اور ۱۵/ رن بنائے اور وکٹ کیپنگ میں بھی دشواری کا سامنا کیا۔ٹیم میں جارڈن کاکس کو برقرار رکھا گیا ہے۔برینڈن میکولم نے دوسرے ٹیسٹ کے بعد تصدیق کر دی تھی کہ اسٹوکس تیسرے ٹیسٹ میں ٹیم کی کپتانی کرنے کے لیے لوٹیں گے۔ اسٹوکس اور ایٹکنسن کو دی اوول ٹیسٹ کے لیے انتخاب کے اہل نہیں مانا گیا تھا، کیونکہ لارڈز میں پہلے ٹیسٹ کی جیت کے بعد دونوں نے ٹیم پروٹوکول کی خلاف ورزی کی تھی۔ای سی بی کی جانچ میں اب یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اسٹوکس اس واقعہ میں ملوث نہیں تھے“ اور ”انہوں نے نائٹ کلب کے واقعے کو دیکھا بھی نہیں تھا“ جبکہ ایٹکنسن ”بغیر کسی اکساوے کے ہوئے حملوں کے شکار تھے اور انہوں نے کسی طرح کا ردِ عمل نہیں دیا۔“ الگ سے کرکٹ ریگولیٹر نے بھی پایا کہ دونوں کھلاڑیوں کے خلاف کوئی معاملہ نہیں بنتا۔ای سی بی کے بیان میں کہا گیا ”نائٹ کلب میں ہوئے پرتشدد واقعہ کے لیے کھلاڑیوں کو قصوروار نہیں ٹھہرایا جانا چاہیے۔ اسٹوکس کسی بھی جھگڑے میں ملوث نہیں تھے اور انہوں نے کسی واقعہ کو دیکھا بھی نہیں تھا۔ای سی بی کے پاس موجود شواہد بتاتے ہیں کہ ایٹکنسن بغیر کسی اکساوے کے ہوئے حملوں کے شکار تھے اور انہوں نے دونوں مواقع پر جوابی ردِ عمل نہیں دیا۔ فیصلہ کن تیسرے ٹیسٹ کے لیے انگلینڈ کا اسکواڈ تقریباً وہی ہے، جو لارڈز ٹیسٹ کے لیے تھا، بس ریو کی جگہ کاکس ٹیم میں شامل ہیں۔جیمی اسمتھ اپنے دوسرے بچے کی پیدائش کے بعد پیٹرنٹی لیو سے لوٹ آئے ہیں، جبکہ اولی رابنسن بھی فٹ ہیں۔ دی اوول ٹیسٹ میں پانچ تبدیلیاں کرنے کے بعد انگلینڈ ناٹنگھم میں انہی تبدیلیوں کو الٹ سکتا ہے۔اسٹوکس آل راؤنڈر کے طور پر ٹیم کا توازن بنائیں گے، جبکہ شعیب بشیر اہم اسپنر کا کردار ادا کریں گے۔تیسرے ٹیسٹ کے لیے انگلینڈ کی ٹیم اس طرح ہے: بین اسٹوکس (کپتان)، ریحان احمد، جوفرا آرچر، گس ایٹکنسن، شعیب بشیر، جیکب بیتھل، ہیری بروک، جارڈن کاکس، بین ڈکٹ، میتھیو فشر، ایمیلیو گے، اولی رابنسن، جو روٹ، جیمی اسمتھ، جوش ٹنگ۔

ایف آئی ایچ پرو لیگ: شاندار واپسی کے بعد

ہندوستان نے پاکستان کو دی ۴-۳ سے شکست

لندن: ایف آئی ایچ پرو لیگ کے لندن مرحلے میں ہندوستان نے ایک گول سے پیچھے رہنے کے باوجود زبردست واپسی کرتے ہوئے پاکستان کو 3-4 سے شکست دی۔اس کامیابی کے ساتھ ہندوستان نے مسلسل تیسری فتح حاصل کی۔ایف آئی ایچ پرو لیگ 2025-26 کے لندن مرحلے کے اپنے پہلے مقابلے میں ہندوستان نے ایک گول کے خسارے سے نکلتے ہوئے پاکستان کو سنسنی خیز مقابلے میں 3-4 سے شکست دے دی۔ ہندوستان کی جانب سے ابھیشیک، نیلا کانتا شرما، سکھجیت سنگھ اور راجندر سنگھ نے ایک ایک گول کیا، جبکہ پاکستان کے تینوں گول ندیم احمد، ابو محمود اور معین شکیل نے کیے۔لی ویلی ہاکی اور ٹینس سینٹر میں کھیلے گئے اس مقابلے میں پاکستان نے آٹھویں منٹ میں ندیم احمد کے ذریعے برتری حاصل کر لی تھی، لیکن دوسرے کوارٹر میں ہندوستانی ٹیم نے زبردست واپسی کرتے ہوئے دو گول داغ دیے۔تیسرے اور چوتھے کوارٹر میں ایک ایک مزید گول کے ساتھ ہندوستان نے اپنی برتری مضبوط کر لی۔اگرچہ آخری لمحات میں دفاعی غلطیوں کی وجہ سے پاکستان نے دو گول کر کے مقابلہ دلچسپ بنا دیا، لیکن ہندوستان اپنی برتری برقرار رکھنے میں کامیاب رہا۔ کپتان ہرمن پریت سنگھ کی قیادت میں کھیلنے والی ٹیم ہر شعبے میں حریف پر حاوی رہی۔ ہندوستان نے مجموعی طور پر 30 مرتبہ حریف کے سرکل میں داخلہ حاصل کیا، جبکہ پاکستان صرف نو مرتبہ ایسا کر سکا۔ ہندوستان کو 11 پنالٹی کارنر ملے، جن میں سے دو کو گول میں تبدیل کیا گیا، جبکہ پاکستان نے اپنے تینوں گول پنالٹی کارنر کے ذریعے کیے۔ یہ ایف آئی ایچ پرو لیگ میں ہندوستان کی مسلسل تیسری کامیابی ہے۔ 13 میچوں کے بعد ٹیم کے 13 پوائنٹس ہو گئے ہیں اور وہ نو ٹیموں کی جدول میں ساتویں مقام پر پہنچ گئی ہے۔ دوسری جانب پاکستان اب تک اپنے تمام 13 مقابلوں میں شکست سے دوچار ہوا ہے اور صفر پوائنٹس کے ساتھ آخری مقام پر موجود ہے۔ ہندوستان نے اس کامیابی کے ساتھ پاکستان کے خلاف اپنی برتری کا سلسلہ بھی برقرار رکھا۔ 2016 کے بعد سے سینئر اور جونیئر سطح پر پاکستان کی کوئی ٹیم ہندوستان کو شکست نہیں دے سکی ہے۔ ہندوستانی ٹیم اب اپنے اگلے مقابلے میں میزبان انگلینڈ کا سامنا کرے گی، جبکہ 26 جون کو ایک بار پھر پاکستان کے خلاف میدان میں اترے گی۔

وجے امرت راج، مموٹی اور الکا یاگنک کو پدم بھوشن سے نوازا گیا

صدرِ ہند نے ملک کے مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی ۶۵/ ممتاز شخصیات کو پدم ایوارڈز سے نوازا

صدرِ ہند نے ملک کے مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی ۶۵/ ممتاز شخصیات کو پدم ایوارڈز سے نوازا۔ اس فہرست میں ٹینس اسٹار وجے امرت راج، اداکار مموٹی اور گلوکارہ الکا یاگنک سمیت کئی معروف نام شامل ہیں۔ٹینس کے عظیم کھلاڑی وجے امرت راج، معروف اداکار مموٹی اور مشہور پلے بیک گلوکارہ الکا یاگنک اُن ۶۵/ ممتاز شخصیات میں شامل تھے جنہیں صدر دروپدی مرمو نے منگل (۲۳/ جون ۲۰۲۶ء) کو باوقار پدم ایوارڈز سے نوازا۔ راشٹرپتی بھون کے گنتنتر منڈپ میں منعقدہ دوسری سول انویسٹیچر تقریب میں صدرِ جمہوریہ نے سابق سپریم کورٹ جج ٹی کے تھامس کو عوامی امور کے شعبے میں خدمات کے اعتراف میں اور ممتاز ملیالم صحافی پی نارائن کو ادب و تعلیم کے میدان میں نمایاں خدمات پر پدم وبھوشن سے نوازا۔ الکا یاگنک، مموٹی، امریکی ماہرِ سرطان دتاتریڈو نوری، ٹینس کھلاڑی وجے امرت راج، صنعت کار ایس کے ایم میلانندھن اور سماجی کارکن و ماہرِ تعلیم ویلیلی ناٹیسن کو صدرِ ہند نے تقریب کے دوران پدم بھوشن ایوارڈ عطا کیا۔ روپی سورین نے جھارکھنڈ مکتی مورچہ (JMM) کے بانی آنجہانی شیبو سورین کی جانب سے پدم بھوشن ایوارڈ وصول کیا۔ یومِ جمہوریہ کی شام حکومت نے ۲۰۲۶ء کیلئے مجموعی طور پر ۱۳۱/ پدم ایوارڈز کا اعلان کیا تھا جن میں پانچ پدم وبھوشن ایوارڈ بھی شامل تھے۔ اس سے قبل ۲۵/ مئی کو منعقدہ پہلی سول انویسٹیچر تقریب میں صدرِ جمہوریہ ۶۵/ پدم ایوارڈز عطا کر چکی تھیں، جن میں ۲/ پدم وبھوشن، ۶/ پدم بھوشن اور ۵۷/ پدم شری ایوارڈ شامل تھے۔

ٹوائے اسٹوری ۵“ کی ۳۱۲/ ملین ڈالر کیساتھ تاریخ رقم، ۲۰۲۶ء کی سب سے بڑی اوپننگ

ڈزنی اور پکسر کی نئی اینی میٹڈ فلم ”ٹوائے اسٹوری ۵“ نے ریلیز کے پہلے ہی ویک اینڈ میں عالمی باکس آفس پر شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا

ڈزنی اور پکسر کی نئی اینی میٹڈ فلم ”ٹوائے اسٹوری ۵“ نے ریلیز کے پہلے ہی ویک اینڈ میں عالمی باکس آفس پر شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۳۱۲/ ملین ڈالر کی کمائی کر لی ہے۔فلم نے نہ صرف ۲۰۲۶ء کی سب سے بڑی اوپننگ کا ریکارڈ قائم کیا بلکہ ٹوائے اسٹوری فرنچائز کی تاریخ کا سب سے بڑا افتتاحی ویک اینڈ بھی اپنے نام کر لیا۔ڈزنی اور پکسر کی مقبول اینی میٹڈ فرنچائز ٹوائے اسٹوری نے ایک بار پھر عالمی باکس آفس پر اپنی طاقت کا مظاہرہ کر دیا ہے۔”ٹوائے اسٹوری ۵“ نے ریلیز کے پہلے ویک اینڈ میں دنیا بھر سے ۳۱۲/ ملین ڈالر کی کمائی کرتے ہوئے ۲۰۲۶ء کی سب سے بڑی باکس آفس اوپننگ کا اعزاز حاصل کر لیا ہے۔ اسٹوڈیو کے ابتدائی تخمینوں کے مطابق فلم نے امریکہ اور کنیڈا میں ۱۶۰/ ملین ڈالر کی شاندار کمائی کی، جبکہ بین الاقوامی مارکیٹوں سے مزید ۱۵۲/ ملین ڈالر حاصل کیے۔ یوں فلم کی عالمی افتتاحی کمائی ۳۱۲/ ملین ڈالر تک پہنچ گئی، جو فرنچائز کی تاریخ کا نیا ریکارڈ ہے۔ اس کامیابی کے ساتھ ”ٹوائے اسٹوری ۵“ نے ”ٹوائے اسٹوری ۴“ کے ۱۲۰/ ملین ڈالر کے افتتاحی ویک اینڈ کے ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ فلم نے اینی میٹڈ سنیما کی تاریخ میں بھی دوسری سب سے بڑی اوپننگ درج کی ہے۔ اس فہرست میں اب بھی سرفہرست The Incredibles 2 ہے، جس نے شمالی امریکہ میں اپنے افتتاحی ویک اینڈ کے دوران ۱۸۲.۷/ ملین ڈالر کمائے تھے۔ ۱۹۹۵ء میں ریلیز ہونے والی پہلی ٹوائے اسٹوری فلم کے ۳۱/ سال بعد آنے والی اس نئی قسط نے ایک بار پھر ثابت کیا ہے کہ ووڈی، بز لائٹ ایئر اور دیگر محبوب کردار آج بھی دنیا بھر کے ناظرین میں غیر معمولی مقبولیت رکھتے ہیں۔فلم کی شاندار شروعات کے بعد باکس آفس ماہرین کا ماننا ہے کہ ”ٹوائے اسٹوری ۵“ کے لیے عالمی سطح پر ایک ارب ڈالر سے زیادہ کمائی کا ہدف حاصل کرنا ممکن دکھائی دیتا ہے۔ٹوائے اسٹوری فرنچائز پہلے ہی اینی میشن کی تاریخ کی کامیاب ترین سیریز میں شمار ہوتی ہے۔اس سیریز کی پہلی چار فلمیں مجموعی طور پر دنیا بھر میں ۳/ ارب ڈالر سے زائد کمائی کر چکی ہیں۔ ناقدین کی جانب سے بھی فرنچائز کو مسلسل پذیرائی حاصل ہوتی رہی ہے۔اب تک ٹوائے اسٹوری فلموں کو ۱۱/ اکیڈمی ایوارڈ نامزدگیاں مل چکی ہیں، جبکہ سیریز تین آسکر ایوارڈز جیت چکی ہے، جن میں بہترین اینی میٹڈ فیچر کے دو اعزازات بھی شامل ہیں۔ پکسر اینی میشن اسٹوڈیوز کی تیار کردہ اور ڈزنی کی جانب سے جاری کی گئی ٹوائے اسٹوری سیریز کو عالمی سنیما کی تاریخ کی سب سے بااثر اور کامیاب اینی میٹڈ فرنچائزز میں شمار کیا جاتا ہے۔ تازہ ترین باکس آفس نتائج اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ تین دہائیوں بعد بھی اس کے کردار اور کہانیاں ناظرین کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہیں۔

ویلکم ٹو دی جنگل: ۱۸/ کٹ کے بعد سینسر بورڈ نے یو اے ۱۶/ پلس سرٹیفکیٹ دیا

اکشے کمار کی طویل عرصے سے زیرِ انتظار کامیڈی فلم ’ویلکم ٹو دی جنگل‘ ریلیز سے قبل سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (سی بی ایف سی) کی جانچ سے گزر چکی ہے۔

اکشے کمار کی طویل عرصے سے زیرِ انتظار کامیڈی فلم ”ویلکم ٹو دی جنگل“ ریلیز سے قبل سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (سی بی ایف سی) کی جانچ سے گزر چکی ہے۔ بورڈ نے فلم کو یو اے ۱۶/ پلس سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہوئے ۱۸/ ترامیم اور کٹوتیوں کی ہدایت دی ہے، جن میں بعض مکالموں، فوجی حوالوں، جنسی نوعیت کے مناظر اور بصری مواد میں تبدیلیاں شامل ہیں۔ اکشے کمار کی کثیر ستاروں سے سجی کامیڈی فلم ”ویلکم ٹو دی جنگل“ بالآخر طویل تاخیر کے بعد ریلیز کے لیے تیار ہے، تاہم سنیما گھروں تک پہنچنے سے پہلے فلم کو سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (سی بی ایف سی) کی جانب سے متعدد ترامیم کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ رپورٹس کے مطابق سی بی ایف سی نے فلم کو یو اے ۱۶/ پلس سرٹیفکیٹ جاری کیا ہے اور ساتھ ہی ۱۸/ مختلف تبدیلیوں اور کٹوتیوں کی ہدایت دی ہے۔ ان ترامیم میں بعض مکالموں، جنسی نوعیت کے بصری مناظر، فوجی حوالوں اور بعض حساس اصطلاحات کو تبدیل یا حذف کرنا شامل ہے۔ فلم کا حتمی رن ٹائم ۱۶۴/ منٹ ۵۰/ سیکنڈ (۲/ گھنٹے ۴۴/ منٹ ۵۰/ سیکنڈ) مقرر کیا گیا ہے، جبکہ مجموعی طور پر تقریباً ۱۰/ سیکنڈ کا مواد حذف کیا گیا ہے۔ سی بی ایف سی کی ہدایات کے مطابق متعدد مکالموں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ ”کشمیر کے پانی“ پر مشتمل ایک مکالمہ مکمل طور پر حذف کر دیا گیا، جبکہ ”دیش کی تائی“ جیسا جملہ بھی فلم سے نکال دیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک اور مکالمہ ”کالا اداہوا...... کوئلہ ہے“ کو تبدیل کر کے ”سادہ اداہوا...... نمونہ ہوا ہے“ کر دیا گیا ہے۔ لفظ ”اندھا“ (نابینا) کو بھی خاموش کر کے اس کی جگہ ”ڈھیلا“ استعمال کیا گیا ہے۔ فوجی حوالوں کے سلسلے میں بھی بورڈ نے تبدیلیوں کی سفارش کی۔ فلم میں استعمال ہونے والا ”گورکھا رجمنٹ“ کا حوالہ تبدیل کر کے ”تم آرمی سے ہو؟“ کر دیا گیا، جبکہ لفظ ”جنرل“ کو بعض مقامات پر ”افسر“ یا ”سر“ سے تبدیل کیا گیا ہے۔ بصری مواد کے حوالے سے بھی کئی ترامیم کی گئی ہیں۔ وندو دارا سنگھ کے ایک کلوز اپ شاٹ میں دکھائے گئے نازیبا ہاتھ کے اشارے کو تبدیل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دشا پٹانی اور جیکلین فرنانڈیز پر فلمائے گئے بعض بکنی شاٹس، جسمانی حرکات کے کلوز اپ مناظر اور دیگر حساس بصری مناظر کو مختصر یا حذف کیا گیا ہے۔ سی بی ایف سی نے فلم سازوں کو ہدایت دی ہے کہ جہاں بھی شراب نوشی کے مناظر موجود ہوں وہاں اسکرین پر مناسب انتباہی پیغامات اور شراب نوشی کے خلاف ڈسکلیمر بھی شامل کیے جائیں۔ ہدایت کار احمد خان کی اس فلم میں بالی ووڈ کے کئی بڑے نام ایک ساتھ نظر آئیں گے۔ فلم کی کاسٹ میں اکشے کمار، سنیل شیٹی، دشا پٹانی، جیکلین فرنانڈیز، پریش راول، ارشد وارثی، جیکی شروف، راجپال یادو، روینہ ٹنڈن، لارا دتہ، فریدہ جلال، جانی لیور، شریاس تلپڑے اور تشار کپور شامل ہیں۔ فلم کی کہانی ایک فلمی شوٹنگ کے پس منظر میں آگے بڑھتی ہے جہاں ایک گمشدہ سابق سپر اسٹار کی تلاش کے دوران مزاحیہ اور افراتفری سے بھرپور واقعات رونما ہوتے ہیں۔ ٹریلر کے مطابق فلم فرنچائز کے روایتی مزاح، غلط فہمیوں اور پاگل پن سے بھرپور انداز کو برقرار رکھتی ہے۔ فلم کی ایک اور خاص بات اکشے کمار اور روینہ ٹنڈن کی دوبارہ جوڑی ہے، جو تقریباً ۲۲/ سال بعد ایک فلم میں اکٹھے نظر آئیں گے۔ یہ فلم ۲۶/ جون کو دنیا بھر کے سنیما گھروں میں ریلیز ہوگی۔

سیامی کھیر نے ۲۰۰/ سال پرانے

درخت کے کٹنے پر اپنے غصے اور غم کا اظہار کیا

اداکارہ اور ماحولیاتی کارکن سیامی کھیر نے ناسک میں اپنے خاندانی گھر سے تقریباً ۵۰۰/ میٹر کے فاصلے پر واقع ۲۰۰/ سال پرانے درخت کے گرنے پر اپنے گہرے دکھ اور مایوسی کا اظہار کیا۔ اداکارہ اور ماحولیاتی کارکن سیامی کھیر نے ناسک میں اپنے خاندانی گھر سے تقریباً ۵۰۰/ میٹر کے فاصلے پر واقع ۲۰۰/ سال پرانے درخت کے گرنے پر اپنے گہرے دکھ اور مایوسی کا اظہار کیا۔ سیامی نے سوشل میڈیا پر ایک جذباتی پوسٹ شیئر کرتے ہوئے اس ستم ظریفی پر سوال اٹھایا کہ ہمیں اسکول میں ماحول اور درختوں کی اہمیت کے بارے میں بچپن میں پڑھایا جاتا ہے، لیکن بڑوں کے طور پر ہم ان قدروں کو بھول جاتے ہیں۔ ان کی پوسٹ تیزی سے بحث کا موضوع بن گئی، بہت سے لوگوں نے شہروں اور قصبوں میں مسلسل کم ہوتے ہوئے سبز احاطہ کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ اپنے پوسٹ میں سیامی نے لکھا کہ ”یاد رکھیں جب ہم بچپن میں تھے تو ہمارے اساتذہ نے ہمیں درختوں کی اہمیت پر مضامین لکھنے پر مجبور کیا تھا۔ ہم نے ماحولیات کا دن منایا۔ بظاہر، یہ بالغوں کے نصاب کا حصہ نہیں تھا۔ تو آیئے کچھ کرتے ہیں۔ وہ بالغ لوگ جو ۲۰۰/ سال پرانے درختوں کو کاٹنا اچھا خیال سمجھتے ہیں، وہ اپنے دفاتر وہیں کیوں نہیں بناتے جہاں یہ درخت کاٹے گئے تھے۔ نہ سایہ ہوگا، نہ ایئر کنڈیشن ہوگا۔ صرف ایک میز اور ایک جھلسا دینے والی ۵۰/ ڈگری دوپہر۔ ان درختوں نے ۲۰۰/ گرمیاں برداشت کیں، لیکن وہ ہمیں برداشت نہ کر سکے۔“ اس واقعہ کے بارے میں مزید بات کرتے ہوئے سیامی کھیر نے کہا کہ میرے گھر کے راستے میں تین بہت بڑے اور پرانے درخت تھے، بے شمار لوگوں نے گرمیوں میں ان کے سائے میں سکون پایا ہوگا اور بارش شروع ہوتے ہوئے پر ان کے نیچے پناہ لی ہوگی، لیکن اب وہ ختم ہو چکے ہیں، ترقی کے نام پر انہیں کاٹ دیا گیا، مجھے سب سے زیادہ پریشان کرنے والی بات یہ ہے کہ اس طرح کے فیصلے عام ہوتے جا رہے ہیں، درجہ حرارت میں تبدیلی کی وجہ سے ہم پانی کی کمی کا چرچا کر رہے ہیں اور ہوا کا معیار بگڑ رہا ہے، پھر بھی ہم ان قدرتی نظاموں کو تباہ کر رہے ہیں جو ہمیں ان مسائل سے بچاتے ہیں۔“ انہوں نے مزید کہا ”مجھے سب سے زیادہ مایوس کن بات یہ ہے کہ ہم نے قبول کیا ہے کہ ترقی اور ماحولیاتی تحفظ ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے۔ ۲۰۰/ سال پرانے درخت کو بچانا ایک ترجیح کے بجائے مسئلہ کیوں سمجھا جاتا ہے؟ ایک درخت جو دو صدیوں سے کھڑا ہے وہ صرف لکڑی اور پتوں کا ڈھیر نہیں ہے۔ اس میں تاریخ، حیاتیاتی تنوع، اور ایک چھوٹا سا پودا لگا کر ماحولیاتی دولت کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔“ سیامی نے مزید کہا ”ہر موسم گرما میں ہمیں بڑھتی ہوئی گرمی کی شکایت ہوتی ہے، پھر بھی ہم قدرتی سایہ دار اور ہریالی کو تباہ کرتے رہتے ہیں۔